میرا نصیب میرے آنگن کی روشنی ہو تم

از قلم جے نکہت

Novelistan

مکمل ناول

سارا ہی شہر اسکے جنازہ میں تھا شریک

تنہائیوں کے ڈر سے جو شخص مر گیا۔

رات کے تین بجے وہ اس سنساں سڑک پر بنا کسی منزل کا طعئین کئے بس چلے جا رہی تھی۔آج رات اسنے روزانہ کے مقابل ایک سلیپینگ پل زیادہ لی تھی شائد اس امید پر کی اپنے اندر کے اس بے چینی اور اضطراب کو کم کر سکے جو ڈھائی سال سے اسے مضطرب کئے ہوئے ہیں۔لیکن لاحاصل نیند اسے پھر بھی نہیں آئی تھی اور جو کچھ پل کے لئے آنکھ لگی تھی وہ اس خوف ناک

خواب نے چھین لی تھی۔وہ خواب جو صرف کہنے کو خواب تھا۔اصل میں وہ اسکی زندگی کی بھیانک حقیقت تھی جس سے پیچھا چھوڑانے کے لئے اسنے اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ دیا گھر رشتہ ماں باپ یہاں تک کے اپنے ملک تک کو چھوڑ دیا تھا۔لیکن جسے پیچھے چھوڑنا تھا وہی اسکا ساتھ ہولیا تھا۔

آج اسکے اندرکی بے چینی اس حد تک بڑھ گئ تھی کے وہ اپنے فلیٹ سے یوں ہی نکل پڑی پشت پر کمر تک اتے سنہرے بال کھلے تھے دوپٹہ ادھے سے زیادہ سڑک پر تھا۔اوراسکا دماغ اور سوچ نجانے کہاں تھا۔وہ بس ناک کے سیدھے میں چلے جارہی تھی۔شائد اس آس پر کے اسے اس کی منزل سکون مل جائے۔لیکن یہ اسے کون بتائے گا کی بنا مقصد چلنے سے تو سرائے تک نہیں ملتا منزل کیا میلے گی۔

ابھی وہ ایک موڑ لینے ہی والی تھی کے اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔پلٹ کر دیکھنے پراسے اپنی جان ٹانگوں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی۔جہاں تین لڑکے ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے مشکل سے لڑکھڑاتے ہوئے چل رہے تھے۔اسکے پلٹ کے دیکھنے پر تینوں ہاتھ پے ہاتھ مار کرخباثت سے ہنسے خوف سے وہ حل بھی نہیں پارہی تھی۔ وہ لوگ اپنے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کافی قریب آچکے تھے وہ اپنی پورا زور لگا رہی تھی کے بھاگے لیکن ڈر نے اسکے پاؤں جکڑ لئے تھے۔اس سے پہلے کی وہ لوگ بچے چند قدم کا فاصلہ بھی مٹاکر اس تک پہونچتے تیزی سے ایک بلیک کاراسکے بلکل پاس اکے رکی۔

مس ابراز جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں۔فرنٹ ڈور کھلنے کے ساتھ آئی شناسی آواز پر وہ بنا ایک پل گوائے فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی

شفی آج گھر چل رہی ہونا۔دادو تمہیں بہت مس کر رہی ہے۔اور ہماری پلٹن بھی۔الینہ نے شفق سے کہا جو کلاس ختم ہونے پر اپنابیاگ پیک کر رہی تھی۔

میں بھی دادو کو بہت مس کر رہی ہوں اور پلٹن کو بھی لیکن میں آ نہیں سکتی۔وہ بیاگ کو زپ لگاتی بولی پھر کاندھے پر بیاگ لگاتی باہر نکل گئی الینہ نے بھی اسکی تقلید کی۔

لیکن کیوں یار میڈٹرمس تو ابھی ختم ہوئے ہیں۔بلکہ آج اسکے بعد کی پہلی کلاس ہے کام کچھ نہیں دیا ہے پروفیسرس نے ۔جو نا کرو تو تمہاری ٹاپر کے عہدے پر حرف آ جائے گا۔الینہ منہ چڑاکے بولی۔

ایک تو تم مجھے یہ ٹاپر کہ کر نا پکارا کرو۔مجھے سخت چڑ ہے اس سے۔

اب ٹاپر کو میں لوزر تو کہنے سے رہی۔ویلے

ہمیشہ ٹاپ کرکے تم تھک نہیں جاتی۔ کبھی میری جیسی نالائق سٹوڈنٹ کی طرح بوڈر مارکس سے پاس ہوکے دیکھو یا پھر مکمل زیرو مارکس سے فیئل ہوکر۔ قسم سے بہت انجونے کروگی۔وہ کیا لائن تھی

کبھی زیرو کبھی ون کبھی اس سے بھی کم

کبھی فیل ہو کے آیا کرو

الینہ اسکے لال ہوتے چہرے کی پرواہ کئے بغیر دونو ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے حسرت سے بولی جیسے پتانہیں کتنے مزے کی بات ہو ۔

عالی !۔شفق نے چڑ کے اسے پکارا۔جو اس سے دو قدم آگے ہوگئی تھی۔

جی عالی کی جان۔الینہ لوفرآنا انداز میں دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اڑیوں کے بل پلٹی۔

اب پٹوگی مجھ سے۔

ہائے۔

اسکاغصہ اتناپیارا ہے تو

!پیار کتنا پیارا ہوگا غالب

انداز سو فیصد لوفرانا تھا۔

عالی اب تم سچ مُچ میں پیٹوگی مجھ سے۔شفق انگلی اٹھا کے وارننگ دینے کے انداز میں بولی۔وہ لوگ اب یونی گراؤنڈ میں پہونچ چکے تھے۔

شوق سے جان من۔الینہ باز نہیں ائی۔

شرم کرو۔لڑکی ہوکر اس طرح کے بیہودہ الفاظ استعمال کر رہی ہو وہ بھی ایک لڑکی کے لئے۔شفق نے اسے شرم دلائی۔

اسے فلرٹ کرنا کہتے ہے جانِ جگر۔اور کونسی کتاب میں لکھا ہے۔لڑکی ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتی یا خوبصورت لڑکی سے فلرٹ نہیں کر سکتی۔الینہ اپنا بیاگ دوسرے کاندھے پر منتقل کرتے ہوئے ایسے بولی جیسے سچ میں اس کتاب کو پڑھنا ہو۔

اگر بتا بھی دوں تو کیا فائدہ کورس کی کتابیں ہی تم جان پے پڑھتی ہو یہ کتاب کیا خاک پڑھوگی۔پتا نہیں کیا بنے گا ثاقب بھائی کا۔شفق نے افسوس سے الینہ کے منگیتر پلس کزن کا نام لیا۔

چوں چوں کا مربہ بنے گاتمہارے ثاقب بھائی کا اب یہ بتاؤ تم چل رہی ہوکے نہیں.الینہ چڑ کے بولی یہی تو ایک نام تھا جہاں اسکی بولتی بند ہوتی تھی۔

نہیں!

کیوں؟

ہر کیوں کا جواب ضروری ہے؟

میرے لئے تو ہے۔الینہ گیٹ سے نکلتے ہوئے بولی۔

یارچھٹیوں میں آفس اورکمپیوٹر کلاسیس کی وجہ سے گھر نہیں جاسکی ۔اب ماما خود یہاں آرہی ہیں۔

توکس نے کہا تھا کی اِتّوسی عمر میں بھیا کا آفس جوائن کرلو۔یار یہ عمر انجوئیمنٹ کی ہوتی ہے۔وہ کیا لائن تھی

ایک بار جو جائے جوانی پھر نا آے۔

میں کام سیکھ رہی ہوں کر نہیں رہی۔شفق نے آس پاس دیکھتے ہوئے اسے گھورا۔جبکہ الینہ کی آواز بہت دھیمی تھی۔

بے فکر رہو کسی نے نہیں سنا۔اچھا بتاؤ کب آرہی ہے انٹی؟

کل !وہ بیاگ سے اپنی سکوٹی کی چابی نکالتے ہوئے مصروف انداز میں بولی۔

تو آج چلنے میں کیا موت پر رہی ہے تمہیں۔الینہ اسکے ہاتھ سے چابی چھینتے ہوئے بولی۔

یار کچھ پنیڈنگ ورکس ہیں آج ختم کردونگی تو ماما کے ساتھ زیادہ ٹائم سپنڈ کرنے کو میلے گا۔شفق نے چابی واپس لئے۔

پکّا یہی وجہ ہے ناانے سے انکار کی؟۔الینہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

اور کیا ہوگی؟ شفق اسکے انداز پر چڑ کے بولی۔

میرے پیارے راج دلارے آنکھوں کے تارے بھیّا جن سے تمہارے چھتیس سینتس کاآکڑا ہے۔الینہ بولنے کے ساتھ بھاگی بھی۔

تم روکو ابھی بتاتی ہوں۔شفق اپنی سکوٹی لیکر اسکے طرف بڑھی لیکن وہ اپنی گاڑی جو ڈرائیور لیکر آیا تھااس میں بیٹھ چکی تھی۔ ساتھ شیشے سے زبان نکال کے اسے چڑہایا۔شفق اسے تھپڑ دکھاتی ہولے سے مسکراکر اپنی گاڑی پارکنگ سے نکالی۔

شفق اور الینہ کی دوستی پانچ سال پرانی تھی ان دونو کو ملاقات انٹرکالج میں ہوئی تھیں ۔

الینہ شہر کے مشہور رئیس خاندان سے تعلق رکھتی تھی جنکا بزنس پورے ملک میں حیدر انڈسٹریس کے نام پھیلا ہوا تھا۔الینہ نہایت ہی صاف دل کی شوق سی لڑکی تھی شفق سے دوستی میں بھی زیادہ ہاتھ اسی کا تھا۔

Novelistan

اسی سال الینہ اپنے برتھ ڈے پرزبردستی اسے اپنے گھر لے گئی تھی۔جہاں پھونچ کر اسے معلوم ہوا تھاکی الینہ ہی نہیں اسکی پوری فیملی ہی بہت ملنساراور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہیں دولت کا کوئی گھمنڈ نہیں ۔یہاں تک کی انکی فیملی اس نفسانفسی کے دور میں بھی جوئنٹ فیملی ہے۔جس میں سب سے زیادہ ہاتھ دادو کا تھا۔الینہ کی پوری فیملی کویہ پیاری سی اسکارف والی لڑکی بہت پسند ائی ماسوائے اسکے بھائی کے ۔اس گھر کے بڑے شہزادے عاقب حیدر کے

جن کا پورے گھر پر راج چلتا تھا پوری کزن پلٹن میں دہشت تھی۔جسے اس چھوٹی آفت سے خار تھی یہ اور بات ہیں کی اسکی بھی کچھ وجوہات ہے۔

خیر انکی ناپسندی کو گنتی میں لایا ہی کس نے دادی نے تو اسے صاف کہدیا تھا کی اسے یہاں اتے جاتے رہنا ہے۔ساتھ پلٹن کی بھی دھمکی تھی۔اس طرح پچھلے پانچ سالوں سے شفق مہینے میں کم از کم دو تین چکر وہاں لگالیا کرتی تھی۔ان پانچ سالوں میں وہ حیدرویلا میں ایک فرد کا سا مقام رکھنے لگی تھی اسکے کچھ دن نا جانے پر دادو اور کزن پلٹن کے ساتھ سب کی شکایتیں آنی شروع ہوجاتی تھی۔اس دوران عاقب سے اسکے پنگے ویسے ہی تھے۔کزن پلٹن میں اسکی بہت چلتی تھی وجہ تھی اسکی ہٹلر سے دو شمنی جو انھیں عاقب کے عتاب سے بچاتی تھی۔عاقب اسے تقریباً دس گیارہ سال بڑا ایک کامیاب بزنس ٹائیکون تھا۔لیکن جب یہ دونو آمنے سامنے ہوتے جوابی کروائی میں شفق اسکی بھی استاد تھی۔

اسلام علیکم بھابھی۔ بھیّا اگئے۔شفق گھر میں داخل ہوتے سلام کرکے اپنے بھیّا کی آمد کا دریافت کیا۔

نہیں !آج انھیں کچھ زیادہ کام ہے تو وہ کچھ لیٹ آئیں گے۔کیوں کوئی ضروری کام تھا۔کہیں جانا ہے تو میں لے چلتی ہوں۔بھابھی اسے پانی کا گلاس تھماتی ہوئی بولی۔

نہیں !لیکن بھیّا نے آج ہم سب کوڈنر پر لے جانے کا کہا تھا۔اور اب تک آئے نہیں۔وہ پانی کا گلاس رکھتی منہ بنا کر بولی۔

اچھا !ایسا کہا تھا۔بھابھی ہنسی دباتی ہوئی بولی۔

ہاں اور نہیں تو کیا لیکن اب آئے تو کہہ دیجیئے گا کی مجھے ان سے بات نہیں کرنی۔شفق بیاگ اٹھاتی ہوئی بولی۔منہ ہنوز بنا ہوا تھا۔

بلکل مت کرنا بلکہ میں اورراحم بھی نہیں کرینگے۔بھابھی نے اپنے بیٹے کا نام لیا۔

کیوں ورغلہ رہی ہو میری بہن کو۔گڑیا میں کب کاآچکا ہوں۔کمرے میں آرام کر رہاتھا۔بڑے بھیّا راحم کو اٹھاکر اتے ہوئے بولے۔بھابھی اب کھل کر ہنس رہی تھی۔

اسلام علیکم۔ بھیّا۔وہ فوراّ انکے پاس پہونچی۔انھیوں نے اسکے سر کا بوسہ لیا۔

کیسارہادن ؟

بھیا شفق ہمیشہ کی طرح ہاتھ کی مدد سے اشارہ کرتی ہوئی چہک کے بولی ۔.A1

ویلے ڈنرکس خوشی میں باہر کیا جارہا ہے۔کل ہی ہم نے لنچ باہر کیاتھا۔اور جہاں تک مجھے یاد ہے آپ ہوٹلینگ کے سخت خلاف ہیں۔بھابھی راحم کو لیتیں ہوئیں بولی۔

ہاں زیادہ باہر کا کھانے سے صحت پر مضراثرات ہوتے ہیں لیکن میری گڑیا نے جو اتنے دن محنت کرکے پرزینٹیشن بنائی تھی وہ الموسٹ پرفیکٹ بنی ہے۔سو ڈنر ڈن ہے۔

تو اس خوشی میں صرف ڈنر ہی نہیں شوپینگ بھی بنتی ہے۔شفی تم ہمیشہ بیوقوف ہی رہنا۔بھابھی شفق کو چپت لگاتی ہوئی بولیں۔

اب تم پھر میری بہن کو۔

اچھااچھا آپ لوگ بحث بند کریں شفق انکی تکرار شروع ہوتا دیکھ کر بیچ میں ای۔

اچھا اب جاؤ جاکر فریش ہوکے آٹھ بجےتک ریڈی ہوجاؤ ہم پھر چلتے ہیں۔وہ جی کہتی راحم کو پیار کرتی اپنا بیاگ اٹھا کر چلدی۔

شفی جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔ کچھ کھالو پھر تیاّر ہونا۔پیچھے سے بھابھی نے آواز لگائی۔

شفق کی دنیا زیادہ بڑی نہیں تھی ماما بابا اور دو بھائی اب ایک بھابھی اور بھتیجا۔سب ہی اس پر جان چھڑکتے تھے۔ بڑے بھیّاپانچ سال پہلے شفق کے ساتھ ہی باباکی کمپنی کا دوسرا براچ کھول کر یہاں شفٹ ہوئے تھے۔جس کی خالص وجہ شفق کی تعلیم تھی۔چھوٹے بھیّا ماما بابا پرانے شہر میں رہایش پذیر تھے جہاں ماما ایک سرکاری انٹر کالج میں پرنسپل کے عہدے پر فائز ہیں۔بابا کا اصل برنس بھی وہیں تھاجسے چھوٹے بھیّااور بابا مل کردیکھتے ہیں ۔

شفی آج پوری فیملی باہر ڈنر کررہے ہیں۔الینہ کینٹین میں سموسہ سے انصاف کرتی ہوئی بولی۔

تو ؟

توکیا تم بھی چلو ماما نے کہا تھاکی میں تمہیں بھی لیکر آؤں ۔شفق کو گھورتے ہوئے بولی۔

اور میں کب تمہارے فیملی گیدرنگس اٹینڈکرتی ہوں جو انٹی نے ایسا کہا۔وہ عالی بیٹاآپ اپنا یہ چھوٹا سادماغ کم استعمال کرتے ہوئےاصل مدعے پر اؤ۔شفق اسکے ہاتھ سے سموسہ واپس پلیٹ میں رکھتی ہوئی بولی۔

یار تم نہیں آتی ہو ورنہ ہر بار اتنے پیار سے سب تمہیں انوائٹ کرتے ہیں۔شفق منہ بسور کر بولی۔

عالی تمہاری فیملی کا مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن ہر کسی کو اپنے فیملی سپس ملنی چاہئے اس لئے اس بات پر تم کوئی ضد نہیں کروگی۔شفق سنجیدگی سے بولی۔

یار ٹھیک ہے لیکن آج اجاؤ پلز۔الینہ ہاتھ جوڑکر منت بھرے انداز میں بولی۔

نہیں مطلب نہیں۔

ایک بار آجاؤگی توکونسی قیامت برپاہوجاے گی پلز آجاؤ۔

اچھا اس بار اتنا منت کرنے کی وجہ ۔ویلے ڈنر ہے کس خوشی میں۔شفق کوک اٹھاتے ہوئے بولیں۔

بھائی نے ایک نیا شوروم کھولا ہے اس خوشی میں سبھی رشتہ دار انوائٹیڈ ہیں۔اور

بس اب تو میں مرکر بھی ناآؤں۔شفق اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ کر بولی۔

لیکن

لیکن کچھ نہیں تمہارے بھائی کو دیکھتے ہی میراپاراہائی ہوتا ہے اور پھر ہماری بحث ہوتی ہے۔اور تم سب کسی فلم کی شوٹنگ کی طرح دیکھ دیکھ کر انجوے کرتے ہو۔

یار تم دونو اپنی مرضی سے الجھ تے ہو ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کی الجھا جائے۔

ہاں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔شفق اسکی نقل اتارتی ہوئی بولی یہی ایک ٹوپیک تھا جہاں یہ اپس میں الجھ تے تھے۔

چلو میں ایک بار پھرتمہیں اس ہٹلر کے کارنامہ بتا دوں۔

پہلی ملاقات

اپنی لمبی چوڑی گاڑی کو جہاز سمجھ کر اڑاتے ہوئے میری معصوم نازک سی گاڑی کا پہلے ہی دن سائیڈ مرر توڑدیا۔اس پرڈھٹائی سے گاڑی سے نکلے بغیرگلاس ہٹاکراحسان کرنے کے انداز میں پیسے دیرہے جیسے میں نے خود گاڑی ماری ہو۔

ہاں اسکے بعد تم نے بھائی کا آدھا گھنٹہ برباد کیا جس کی وجہ سے انکی ڈھائی کروڑ کی ڈیل کینسل ہوگئی۔الینہ سموسہ کھاتے ہوئے لقمہ دیا۔

ہاں پھر وہ انکل نے وہ ڈیل کی نا۔

اور تمہاری گاڑی ابھی تک ٹوٹی ہوئی ہے۔ ہے نا۔

اچھا جو میرے وائیٹ اسکارف پر جان بوجھ سٹروبیری جوس گرایا تھا۔

اور تم نے ٹھیٹھرتی سردی میں ان پرائیس کیوب والا پانی کا پورا جگ غلطی سے کہکر انڈل دیا تھا

جب کہ وہ تمہارا بدلہ تھا۔

وہ غلطی

اچھا غلطی میڈم اتنی سردی میں ٹھنڈا پانی کون پیتا ہے۔الینہ کی بات پر اسنے منہ بنایا۔

اور

بس تم دونو کے ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر سنگ نکل اتے ہیں۔اب تم نخرے نا کرو اور

میرے ساتھ چلوآئ پرومیس میں تمہیں جلدی بھجوادونگی۔

لیکن مجھے اتنا پریشرائز کرنے کی نوبت کیوں آرہی ہے۔شفق کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

بولی۔پہلے بھی وہ ضد کرتی تھی لیکن الینہ اسے زیادہ ضد نہیں کرتی تھی۔

کیونکہ وہ وفا کی بچی آرہی ہے۔اور جانتی تو ہو وہ بھیا کے آس پاس کیسے منڈراتی ہے تم رہوگی تو کم

ازکم بھیاتم سے لڑلینگے اس پرکٹی سے تومحفوظ رہنگے۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ویلے۔۔ویلے۔اس ہٹلر کی پرفیکٹ میچ ہے مس وفا۔ اب تو میں کسی قیمت پر ناؤں۔جورتے رشتوں کو توڑنے والوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔شفق معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی۔

رشتہ مائی فٹ۔تم اپنے دانت اندر کرو۔ساتھ مجھ سے بات ناکرو۔میں اپنے بھائی کو اس بلا سے خود پروٹیکٹ کرونگی۔الینہ اس پر برس کے بیاگ اٹھاتی چل دی۔

اللہ کیا زمانہ آگیا ہے۔سب یہاں ان دونو کو ملانے کے لئے اتنے پاپڑ بیل رہے ہیں اور یہ اپنے ہاتھوں سے انہیں کسی اور کو سونپ رہے ہے۔الینہ بربڑاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی اتنی مشکل سے جو پلان بنایا تھا اس پر توشفق پورا کا پورا دریا بہاچکی تھی۔جبکہ شفق ابھی بھی ہنسے جارہی تھی۔

شفی آج تم میرے ساتھ گھر چل رہی ہو انٹی جا چکی ہیں۔اسائمینٹ تم جمع کرا چکی ہو۔سر س نے کوئی ورک دیا نہیں ہے۔اور کل سے پانچ دن تک کالج میں گیمس ہے جس میں تم نے حصہ نہیں لیا ہے۔اور

بس میری ماں بس کرجا۔آرہی ہوں میں تمہارے ساتھ کہو تو دیوار پر بڑے بڑے حرفوں میں لکھ دیتی ہوں۔شفق کانو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی۔

یہ ہوئی نا بات۔چلو پھر دیر کس بات کی ۔میں پلٹن کو فون کردیتی ہوں کی پارٹی کی تیاری پکڑے اور تم یہ گاڑی کی چابھی پکڑو۔ڈرائیور تمہاری گاڑی پہونچادیگا

الینہ نان اسٹاپ شروع ہوئی ۔اکثر جب بھی شفق انکے گھر جاتی تھی گاڑی وہی ڈرائیو کرتی تھی اور اسکی گاڑی ڈرائیور پہونچادیا کرتا تھا۔

ابھی تین بج رہے میں چھ بجے سے پہلے مجھے گھر ڈراپ کروا دینا۔

کیوں سات بجے بھائی آجاتے ہیں اس لئے؟الینہ رازداری سے بولی۔

کتنی بار کہا ہے اپنے سڑے ہوئے بھائی کا ذکر میرے پاس مت کرو۔شفق نے پھار کھانے کے انداز میں بولی۔

دیکھو تم میرے منہ پر میرے بھائی کو سڑا ہواکہہ رہی ہو۔الینہ نے مصنوعی غصہ سے بولی۔

وہ تو میں تمہارے بھائی کے منہ پر بھی کہہ سکتی ہوں اس میں کیا ہے۔شفق بے نیازی سے کاندھے اچکائے۔

یار میرے بھائی اتنے ہینڈسم سمارٹ ہے لڑکیاں مرتی ہے ان پر اور ایک تم ہو۔

پہلے دونو تعاریفی لفظ کو اگنور کرتے ہوئے تمہارے بھائی جتنے ہیبتناک اور دہشت ناک ہیں نازک دل لڑکیاں بے چاری مر ہی سکتی ہیں۔وہ تو مجھ جیسی محفوظ ہے۔شفق مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے بولی۔

ہاں ہاں یار تم توجھانسی کی رانی ہو۔اور ویلے سیانے کہتے ہیں کی۔

تم سیانی ہو نہیں نا تو چپ رہو۔اس سے پہلے کی الینہ کوئی بکواس کرتی شفق اسکی بات کاٹ کر بولی۔

میں بولونگی۔الینہ ہٹ دھرمی سے بولی۔اور سیانے کہتے ہیں۔ساتھ تاریخ گواہ ہے جو لوگ جتنا زیادہ ایک دوسرے سے الجھ تے ہیں ان کی ڈور ایک ساتھ بندھی ہوتی ہے۔الینہ بزرگانا انداز میں گو یا ہوئی۔

استغفراللہ تمہارا بھائی مجھ سے کتنا بڑا ہیں۔اور تم فضول بول رہی ہو۔شفق نے فوراً کان کو ہاتھ لگائے کہیں یہ سچ نا ہوجاے۔

کتنا بڑا ہے یار تم مجھ سے ایک سال چھوٹی ہو اور بھائی مجھے نو سال بڑے ہیں اس حساب سے تم بھائی سے پورے دس سال چھوٹی ہو۔اس سے کیاہوتا ہے ویسے بھی یہ ٹرینڈ ہے۔سوچو تم میری بھابھی بن کرآؤگی اور ہم ہمیشہ ساتھ رہنگے۔الینہ لگی خیالی پلاؤ پکانے۔

بس کر جاؤعالی کیوں اپنی ہی ایک لوتی دوست کو بددعا دے رہی ہو۔تمہارا بھائی مجھ سے ایک منٹ برداشت نہیں ہوتا۔اس سب سے اہم مجھے ابھی پڑھنا ہے اپنا کرئیر بنانا ہے۔۔شفق سنجیدگی سے بولی۔

یار گریجوئیشن تمہارا دو مہینے میں ختم ہونے والا ہے جیسا تمہارا ریکارڈ ہے تم ماسٹرس بھی بہترین یونی میں ہی کروگی۔اُپر سے تم بھیا سے افس کا سارا کام تقریباً سیکھ چکی ہو اس طرح تو تمہارا کرئیر بنا بنایا ہے پھر ٹینشن کیا ہے۔الینہ کو اسکی سنجیدگی عجیب لگی وہ ہمیشہ سے شفق کو اپنے بھابھی کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی۔جس کا اسنے بارہا اسکے اور اپنے کزنس کے اگے اظہار بھی کیاتھا۔

تم نہیں سمجھوگی ایک لڑکی کا خود مختار ہونا کتنا ضروری ہوتا ہےاور صرف کام سیکھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ماما کالج میں پرنسپل ہے بابا اور دونو بھائی بزنس مینس ہیں بھابھی بھیا کے بزنس میں سپورٹ کرتی ہیں۔کیا ان سارے لائق فائق لوگوں میں میں نالائق اچھی لگونگی۔ اور یہ ریکارڈ

ڈگری صرف دیکھنے کی ہوتی ہے جب جاب کرنے جاؤ تو پتا چلتا ہے۔بڑے بڑے ڈگری والے لوگ سڑکوں پر ٹھوکریں کھاتے گھومتے ہیں۔

وہ مجھے نہیں پتا اور کرنا بھی نہیں ہے۔مجھے تو بس اتنا پتا ہے کی تم میری بھابھی بنجاؤ تو بات بن جائے۔

اب ایک بار اور اگر تم نے اس بکواس ٹوپک پے بات کی ناائی سوئیرمیں گاڑی یہیں روک کر پیدل گھر چلی جاؤنگی۔دھمکی سیریس تھی سو کام کر گئی۔الینہ نے خاموشی سے میوزک پلئیر چلادیا۔لیکن بات ختم تو نہیں ہوئی۔

گاڑی ایک خوبصورت سفید محل نما کے اگے کی جس کے باہر خوبصورتی سے حیدر مینشن لکھا تھا۔چوکیدار نے دوڑکر بڑے سے گیٹ کو کھولا۔حیدر مینشن باہر سے جتنا خوبصورت تھا اندر سے اس سے کئیں زیادہ خوبصورت تھا۔اور اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے تھے یہاں پر رہنے والے لوگ۔جن کے رشتوں میں محبت اورخوبصورتی اس مینشن کی خوبصورتی سے کہیں زیادہ تھی۔

حیدر مینشن کی سربراہ ہے حمیدہ بیگم جنہیں سب دادو کہتے ہیں۔ ان کی تین بیٹے ہیں پہلے عزرار صاحب جن کے تین بچے عاقب حیدر راغب حیدر اورالیینہ حیدر۔دوسرے نمبر پر ہیں اشفار صاحب انکے بھی تین بچے ہیں ثاقب حیدرالفشہ حیدر اور المزہ حیدر پھر ہیں ابرار صاحب انکے بھی تین ہی اولاد ہے راحب حیدر راعب حیدر اور زوفشہ حیدر۔ان سبھی کے نسبت ایک دوسرے سے بچپن ہی میں حمیدہ بیگم نے تۓ کر رکھے ہیں ماسوائے عاقب کے۔کیوں کہ جناب کو بھنیں بنانے کا بہت شوق تھا۔

وہ دونو مالی کاکا اورچوکیدار چاچاکو سلام کرتی خیرخیریت پوچھتی اندر داخل ہوئی جہاں سارے کزنس دادو کو گھیرے بیٹھے تھے۔

اسلام علیکم۔دونو نے باآواز بلند سلام کیا۔جس کا جواب کچھ یوں آیا۔

وعلیکم السلام۔

!جیتی رہو

!خوش رہو

!آباد رہو

!جگ جگ جیو

!صدا سہاگن رہو

!دودھو نہاؤ پوتو پھلو

سب نے ہنستے ہوئے ایک ایک فقرا ادا کیا۔جس پر وہ ہنستی ہوئی دادو کے پاس پہونچ کر انکے گلے لگتے ہوئے انکے سر کا بوسہ لیا۔اور ہمیشہ کی طرح دادو نہال ہوگئی۔

دیکھیں دادو میں لے آئی آپ کی بے وفا پوتی کو جسے آپ اتنا یاد کرتی ہیں اور محترمہ کو آپ کی پرواہ ہی نہیں ہے۔الینہ راحب کے ہاتھ سے چپس لیتی ہوئی بولی۔

عالی چھوٹ تو نابولو اینڈ دادو آپ جانتی تو ہیں میں آپ کو کتنا مس کرتی ہوں بس کچھ مصروفیات تھی اس لئے۔شفق دادو کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے ہی بولی۔

دادو یہ بٹرنگ کر رہی ہے۔آواز راحب کی تھی۔

راحب بھائی کیا ہے۔شفق نے احتجاج کیا۔

چپس ہے چاہیئے۔راحب نے چپس کی طرف اشارہ کیا۔

الفشہ آپی انھیں سمجھائیں۔شفق نے راحب کی منگتر کو مخاتب کیا۔

میں کیا سمجھاوں۔الفشہ ہڑبرا کے بولی۔جس پر سب کا فلک شگاف قہقہ حال میں گونجا۔کیونکہ الفشہ گھر میں سب سے بڑی بیٹی تھی اور کافی شرمیلی بھی۔

یار نا ستاو۔میری بیچاری سی منگتر کو۔

آپ تو رہنے ہی دیں بھائی۔یہ آوازالمزہ کی تھی۔جو بہن کے مقابل کافی شرارتی تھی لیکن راغب کے دخل نا کرنے تک۔

ہاں میں رہنے دیتا ہوں راغب ایسا کر تو بول یار۔راحب نے پاس بیٹھے راغب کو کہا۔اور یہیں المزہ کی بولتی بند۔

سب چھوڑیں تم بتاؤ ظالم لڑکی اتنے دن کیوں نہیں ائی۔یہ تھی زوفشہ۔

ہاں جی اب باری ہے لیٹ لطیف صاھبہ کی۔آواز راعب کی تھی جن کی آپس میں کبھی نہیں بنی بد قسمتی سے دونو منگنی شدہ ہیں۔

اور تم کیا ہو موٹو۔زوفیشہ جل کے بولی۔

ہینڈسم سوپر اسمارٹ لڑکاجس پر لڑکیاں مرتی ہیں۔راعب اترا کے بولا۔

اللہ یہ منہ اور مسور کی دال۔

اللہ کا شکر ہے جلی ہوئی دال تو نہیں ہے نا۔راعب نے اسکے گندمی رنگت پے چوٹ کیا۔

دادوووو۔اب دادو کی انٹری ضروری تھی۔

بھئی مجھے تو معاف ہی رکھو تم دونو۔شفی بیٹا ثاقب نہیں آیا۔دادو نے ثاقب کا پوچھا جو انکے ہی یونی میں پروفسر تھا۔

نہیں دادو انھیں کچھ کام تھا۔

اسٹاپ گائز اسٹاپ۔راغب ،کھڑے ہوکر دونو ہاتھ اٹھا کے اعلان کرنے کے انداز میں بولا۔

بیٹھ جا میرے بھائی بتا کیا ہوا کیوں تجھے ٹرافک پولیس بننے کے دورے پر رہے ہیں؟راعب نے اسکا ہاتھ سے کھینچ کر اسے واپس بٹھایا۔

ہماری بحث میں ہم اصل ٹوپک تو بھول ہی گئے ۔

کونسی بات بھئی۔راحب نے پوچھا

وہی اس شفق کے بچی کے نا انے والی وہ بھی ایک مہینے تک چھٹیوں کے باوجود جو کے نا قابل فراموش ہے دادو۔

دادو میں نے بتایا نا سچ میں۔

کیا سچ میں غیر حاضری کی سزا تو میلے گی۔اور اسکی سزاہم کابینی اجلآس کے بعدطئے کرئینگے۔ابھی داداواپنی طرف سے تمہاری سزا تجویز کریں گی۔دادو معافی بلکل بھی نہیں ملنی چاہیئے۔راحب کی بات پر سب نے تائید میں ٹیبل بجائے جیسے پارلیمنٹ میں ہوں۔

اوکے دادو دیں مجھے سب منظور ہے۔آپ سے بڑھ کے تو کچھ نہیں ہے۔شفق انھیں محبت سے دیکھتی ہوئی بولی۔

ٹھیک ہے پھر مجھ سے ایک وعدہ کروکی وقت انے پر میں تم سے جو بھی مانگونگی تم دوگی۔دادو سنجیدگی سے بولی۔شائد انھیں اسی وقت کا انتظار تھا۔

جان مانگ لیئں دادو یہ وعدہ کیا چیز ہے۔وہ انکے نہیف ہاتھوں پر اپنا مومی ہاتھ رکھتی محبت سے بولی۔لیکن اسے نہیں پتا تھاکی دادو اس سے کیا مانگیںگی معلوم ہوتا تو جان دیتی لیکن وعدہ نا دیتی۔

چلیں دادو میں آپ کو کتاب پڑھا کے سنادوں بہت وقت ہوگیا ہے ہینا۔شفق دادو کے ہاتھو کو پکڑ کر انھیں اٹھاتی ہوئی بولی۔گھر میں کسی کو اردو پڑھنی نہیں آتی تھی اس لئے جب بھی وہ آتی دادو کے پاس موجود کتاب میں سے انبیاء یاصحابیوں کے قصہ سنایا کرتی تھی۔

جلدی آنا۔پیچھے سے کزن پلٹن کی آواز آئی وہ سر کو جمبش دیتی دادو کے کمرے میں چلی گئی۔کیوں کہ وہ جانتی تھی کچھ دیر بعد وہ سب وہیں ہونگے۔

-----،----------------------------

مس ابراز آپ یہاں بیٹھیں میں ابھی اتا ہوں۔وہ اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔تبھی اسے ہونش آیا۔

مم ---مس-- مسٹر صمد آپ یہاں کیا--- کر ہرے ہیں۔وہ فوراً اپنا کاندھے پر ڈھلکا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی گھبراہٹ سے اسکا برا حال تھا۔رات کے اس پہر وہ بھی ایک ایلیے انسان کے ساتھ جس سے مشکل سے سلام دعا ہوتی ہو۔تب ٹینشن میں اسنے دھیان نہیں دیا تھا پھر گاڑی میں بھی وہ اسی خوف کے زیراثر تھی لیکن اب اسے احساس ہوا کی وہ کہاں ہے۔اس سے پہلے کی وہ فلیٹ کے داخلی دروازے کی طرف بھاگتی۔مسٹر صمد بول اٹھے۔

ریلیکس مس ابراز آپ میری بہنوں جیسی ہیں۔میں آپ کو کوئی نقصان پہونچانے کے غرض سے ہرگزنہیں لایا۔بلیئومی۔انکی بات پر وہ تھوڑی پرسکون ہوئی۔

آپ ایسا کریں ادھر واش روم ہے وہاں جاکر فریش ہوجائیں۔میں تب تک کافی لیکر اتاہوں اپنی بہن کے لئے۔اینڈ آپ کی تسلّی کے لئے فلیٹ کا ڈور کھولا رہنے دیں۔اوکے۔مسٹر صمد اسکی گھبراہٹ سمجھتے ہوئے ارام سے بولے۔جس پر وہ اپنے آپ ہی شرمندہ ہوئی۔انھیں سوری کرتی سائیڈ پر بنے واشروم کی طرف چل دی۔

ایسا کریں آپ یہ کافی بنائیں میں کچھ اور کھانے کا لیکر اتا ہوں۔اسکے واشروم سے نکلتے ہی وہ ٹیبل پر کافی کا سارا سامان رکھتے ہوئے بولے۔جس پر وہ اور شرمندہ ہوئی۔یقیناً انھیں لگا ہوگا کی وہ انکی بنائی کافی نہیں پیئے گی اس لئے وہ اسے سب دیگیئے۔وہ خاموشی سے کافی بنانے لگی۔

اب بتائیں آپ اتنی رات گئے اکیلے وہ بھی اس حالت میں سڑک پر کیا کر رہی تھیں۔کافی ختم ہوتے ہی مسٹر صمد خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسکی طرف مٹا متوجہ ہوئے۔وہ خاموشی سے کافی کے کپ کو دیکھ رہی تھی۔

کوئی پروبلم ہے؟خاموشی

کسی نے کچھ کہا ہے؟کمپنی میں کوئی پروبلم ہوئی ہے؟وہ دونو ایک ہی سوفٹ ویئر کمپنی میں جاب کرتے تھے وہ بڑی پوسٹ پر تھے جبکہ انکے مقابل وہ سٹوڈنٹ ہونے کی وجہ سے ان سے نیچے کی پوسٹ پر تھی۔

نہیں!وہ کافی دیر بعد بولی آواز اتنی دھیمی تھی کے وہ بمشکل سن پائے تھے۔

اچھا!آپ کی عمر کیا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔پھر انھیں سنجیدہ دیکھ کرگویا ہوئی۔

Twenty three running.

Are u serious?

اسنے عجیب نظروں سے انھیں دیکھا۔

وہ اس لئے کی جتنی سنجیدہ آپ لگتی ہیں۔اس حساب سے آپ کی عمر تیس چالس سال تو ہونی چاہیئے تھی۔وہ ہنس کر بولے۔

ویسے ایک بات میں دعوئے کے ساتھ کہ سکتا ہوں آپ ہمیشہ سے ایسی نہیں ہیں۔اب کے وہ سنجیدگی سے بولے۔اسنے حیران نظروں سے انھیں دیکھا۔

حیران نا ہوں میں نے سائیکالوجی سٹڈی کی ہے--اور سائیکالوجی کے مطابق ہنسی مذاق قہقہ بے وجہ بھی ہوسکتے ہیں۔لیکن خاموشی سنجیدگی اور خود سے بے پرواہی کی ٹھوس وجہ ضرور ہوتی ہے۔انکی کھوجتی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ جذبزہوئی۔

خیر اس ٹوپک کو ہم پھر کبھی ڈسکس کرتے ہیں فجر کی اذان میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے۔آپ ایسا کریں میری کزن اس روم میں سوتی ہے میں اسے جگا دیتا ہوں آپ بھی آرام کرلیں۔ابھی آپ اپنی فلیٹ پر تو جا نہیں سکتی۔اینڈ صبح اپ مجھے اپنا بھائی ہونے کا حق دیں تو میں آپ کے لئے اسپیشل بریکفاسٹ بنا کر اس کافی کا حساب برابر کر سکتا ہوں۔ انھیوں نے مسکراکے شفقت سے اس کے سر پراپنا دایاں ہاتھ رکھا اور اپنی کزن کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔اسے شدت سے اپنے بھیّا یاد آئے ساتھ دو آنسو بھی۔وہ آنسو پوچھتی ان کے بتائے کمرے میں چلی گئی جہاں پہلے سے ایک لڑکی سوئی ہوئی تھی۔وہ بھی خاموشی سے دروازہ لاک کرتی لیٹ گئی۔

باآدب باملاحضہ ہوشیار شہزادے عاقب حیدر کی سواری بادِبہاری تشریف لارہی ہیں۔حاضرین سے گزارش ہے کی وہ اپنے دل گردے یا جگہ سمبھالنے کے بجائے خود سمبھل کر بیٹھ جائیں ورنہ بن موسم برسات ہونے کے پورے اماکانات ہیں۔۔

عاقب کو کھڑکی سے اتے ہوئے دیکھ کر راعب کھڑا ہو چکا تھا۔

اور ایک اہم بات آج کے مہمان خاص کے لئے خاص سے گزارش ہے کی وہ زیادہ احتیاط کریں کیوں طویل مدت کے بعد ملاقات کا شرف مل رہا ہے کہیں گولہ باری ناہوجائے۔یہ اعلان خاص جس کے لئے تھا اسنے صرف منہ ٹیڑھا کیا تھا۔

اسلام علیکم دادو ۔عاقب کمرے میں داخل ہوتے اسے گھورتے ہوئےدادو کے پاس اکر انکے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ اسکا روز کا معمول تھا آفس سے اکر فریش ہونے کے بعدہی سب سے ملتا۔

وعلیکم سلام میرے بچے۔میں بلکل ٹھیک ہوں اب تو اور بھی ٹھیک لگ رہی آج میری بچی جواتنے دنو بعد مجھ سے ملنے ائی ہے۔دادو عاقب کے لئے جگہ بناتی ہوئی بولی جن کے اک جانب شفق بیٹھی تھی۔انکی بات پر اسنے ایک نظر اس چھوٹی آفت کو دیکھا۔عاقب کی نظر شفق پر دیکھ کر راحب شرارتی رگ فرکی۔

ویسے دادو ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی ناانصافی ہمارے ساتھ ہوئی ہے یا بھائی کے ساتھ۔راحب پرسوچ انداز میں بولا۔جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

کونسی نا انصافی ہوئی ہے میرے بچوں کے ساتھ مجھے بھی تو معلوم ہو۔دادو نے فوراً کڑک آواز میں استفسار کیا۔

یہی دادو کے ہم لوگ سکول بعد میں گئے منگنی پہلے کرلی اور ایک ہمارے بھائی صاحب ہے اتنے بڑے بزنس ٹائیکون ہیں اور ابھی تک ویسے گھوم رہی ہیں۔بات کنفیوزن کی تو ہے نا۔

تمہاری کنفیوزن تو میں دور کرتا ہوں۔روکوا بھی۔عاقب سب کو ہنستا دیکھ کر اسکی طرف بڑھا لیکن راحب چلاکی سے شفق کے پیچھے ہوگیا۔

شفی بچاؤ اپنے بھائی پلس بہنوئی کو۔راحب کی بات پر عاقب نے اپنے دانت کچکچائے۔

دیکھیں آپ نے میرے بھائی کو کچھ کہا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔شفق نے اسکا بڑھتا ہاتھ دیکھ کر اسے خبر دار کیا۔

آپ کے بھائی کی تو۔باقی کے الفاظ اسکی گھوری نے ادا کئے تھے۔

بیٹا ویسے بات تو سہی کہ رہا ہے بچہ۔تیس کے ہو چکے ہو تین مہینے بعد ایک سال اور بڑھ جائنگے اور کب کرو گے شادی تمہارے عمر کے بچوں کے آج دو دو بچے ہیں۔دادو اپنے پسندہ ٹوپک پر شروع ہوچکی تھیں اور وہ راحب کو خونخوار نظروں سے گھور رہاتھا آخر وہی تو ساری فساد کی جڑ تھا۔

کرلونگا دادو کیا جلدی ہے۔پہلے الفشہ اور الینہ کی تو ہوجانے دیں۔اسنے ہمیشہ کی طرح بات کو ٹالا۔

کیا کرلونگا بیٹا۔اور ثاقب راحب تم سے چھوٹے ہیں کیسے انکی تم سے پہلے کر سکتے ہیں۔ تم ایک بار اپنی پسند تو بتاؤ ہم سب کو تمہاری چاند سی دلہن لائینگے ہم دیکھنا۔دادو محبت سے اسکی چوڑی پیشانی چوم کر بولی۔

ہاں ہاں بھائی بتائیں آپ کو کیسی لڑکی چاہیئے۔سب ایک زبان ہوئے آخر دادو ان کی طرف تھی۔عاقب نے سب کواپنی مخصوص انداز میں گھورا کیونکہ بول ابھی انکے کوٹ میں تھا سو کچھ کہنابیکار تھا۔البتہ شفق صرف خاموشی سے مسکرارہی تھی۔آخر ہٹلر کی واٹ لگی تھی۔

مجھے پتا ہے اسے کیسی لڑکی چاہیئے۔ثاقب اندر داخل ہوتا ہوا بولا۔ثاقب اور اسکی عمر میں زیادہ فرق نا ہونے کی وجہ سے دونوکی اپس میں بہت جمتی تھی۔

اب توکوئی بکواس نا کرنا۔ میں بتا رہاہوں۔ثاقب کے دادو کے اگے جھکتے ہی اسنے وارن کیا۔

بتائیں نا بھائی کو کیسی لڑکی چاہیئے؟ راعب نے سب کے سوال اور اشتیاق کو زبان دی۔

ایسی لڑکی جو اسکو فل اؤن ٹکر دے۔ اسکے اس سڑے ہوئے مزاج اس عاقب حیدر والی لک اور اسکی اس خوبصورتی سے مرعوب ہوئے بغیر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کونفڈینٹ سے بات کرے۔ایسی لڑکی چاہیئے جناب کو جو ابھی تک انکی نظروں سے نہیں گزری۔بات کے اختتام پر ثاقب کی نظر دادو کے قریب مسکراتی ہوئی شفق پر ٹھہری۔عاقب خاموش تھا کیونکہ بولنا بیکار تھا۔

تھوڑا مشکل ہے۔ لیکن میری نظر میں ایسی ایک لڑکی ہے۔ایسا مجھے احساس ہورہا ہے۔راعب شفق کو دیکھتا مصنوعی سوچنے کے سے انداز میں بولا۔باقی سب بھی متوجہ ہوئے اور اسکا مطلب بھی سمجھ گئے دادو ہولے سے مسکرائی۔

راعب بھائی یہیں بریک پر پیر رکھ دیں کیوں ساری زندگی ایک معصوم کی بددعاوائیں لینا ہیں آپ کو۔شفق ان سب کے نظروں سے انجان ہنس کر بولی۔

میں بھی سوچوں کے چھوٹی آفت صاحبہ ابھی تک خاموش کیسے ہیں۔۔عاقب اس چھوٹی آفت کو گھور کے بولا وہ یوں ہی اسے چھوٹی آفت تو نہیں کہتا تھا۔جہاں سب کی بولتی بند ہوتی وہیں سے محترمہ کی شروع ہوتی۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے سچ کڑوا ہوتا ہیں کیوں راحب ہے۔شفق بے نیازی سے بولی۔

تم۔ابھی وہ کچھ بولتا کی دادو نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا تو وہ بس اسے گھور کے رہگیا۔

بھئی عاقب کی پسند تو ثاقب نے بتا دیا۔اب ہمیں یہ جاننا ہے کی ہماری شفق کی پسند کیا ہے؟

دادو کے سوال پر شفق بوکھلائی اسے دادو سے اس سوال کی بلکل بھی امید نہیں تھی۔

دادو محترمہ کے فیوچر پلان میں شادی کہیں نہیں ہے۔بلکہ انھیں اپنی پہچان بنانی ہے۔اپنا کرئیر بنانا ہیں وغیرہ وغیرہ۔جواب الینہ کی طرف سے تھا۔جو ابھی تازہ تازہ اسکے خیالات سے فیضیاب ہو کر ائی تھی۔

واہ محترمہ کی سوچ تو بڑی اچھی ہے۔صرف زبان کینئچی کی طرح تیز ہے۔عاقب دل ہی دل اسکی سوچ سے متاثر ہوا۔

پھر بھی۔سب نے زور دیا۔

Come on gys

میں ابھی بچی ہوں اور اتنا فضول سوچنے کی مجھے نا فرصت ہیں نا ضرورت۔شفق کاندھے اچکاکے بولی۔

بچی سیریسلی بچی۔موقع اب عاقب کے ہاتھ میں تھا۔

بلکل بچی ہوں اس میں تو کوئی شک نہیں۔کیوں دادو کیا میں بچی نہیں ہوں؟ شفق نے دادو کی طرف دیکھ کر معصوم شکل بنائی۔

جی جی اپ تو چھوٹی سی بے بی ہو سو بے بی جی آپ کی فیڈر کہاں ہے۔اینڈ اپ لوری تو سنتی ہی ہونگی ہے نا۔عاقب نے اسکا مذاق اڑایا۔

اب جب اپ نے مجھے فیڈر کی یاد دلا ہی دیا ہے تو ایسا کریں اپ ہی بنا دیں۔آخر میں اپ کے گھر مہمان ہوں۔اینڈ لوری والا مسئلہ میں سمبھال لونگی۔وہ کہاں اپنے پروں پر پانی پڑنے دینے والی تھی۔

میں کیوں بناؤں میں نے تھوڑی نا آپ کو بچی کہا ہے یہ اپ کے ہی ارشادات تھے۔عاقب سب کی ہنسی پر جل کے بولا۔

ٹھیک ہے آپ کی بات پر میں اپنے ارشادات بدل لیتی ہوں میں بچی نہیں ٹین ایجر ہوں۔وہ الگ بات ہے کی لوگ ادھے ریٹائیر مینٹ کی ایج کو پہونچ چکے ہیں آسان الفاظ میں بوڑھا پے کی جانب رواں دواں ہیں۔کیوں گائز؟ ، شفق نے سب کی تائید چاہی۔بیچارے سب ہنسی روکنے میں

بے حال ہورہے تھے کیوں کہ جس کے دانت باہر نکلے وہ پھر عاقب کے ہاتھوں ہی اندر جانے تھے۔اور جس کی شان میں گستاخی ہوئی تھی وہ بیچارہ تو صدمہ میں ہی چلاگیا تھا۔

میں۔۔میں۔بوڑھا ہورہا ہوں۔چھوٹی آفت تمہارے پاس آنکھیں ہے کی نہیں ابھی تو پاپا بھی جوان لگتے ہیں۔عاقب خود کو سمبھالتا اسے کھاجانے والے نظروں سے گھور کے بولا۔

میں نے کب کہا انکل بوڑھے ہورہے ہیں۔میرے ارشادات تو آپ کے لئے تھے۔شفق بے نیازی سے بولی۔

تمہارے کہے ہی میں وہ ہوگیا۔عاقب نے ناک سے مکھی اڑائی۔

بوڑھا۔شفق فون کھولتی ہوئی مزے سے بولی۔عاقب پھر تلملایا۔

اچھا بھئی آج کے لئے تم دونو کی اتنی بحث کافی ہے۔

Novelistan

کیا کافی ہے دادو یہ آپ کے اتنے خوبرو ہینڈسم ڈیشینگ پوتے کو آپ کے منہ پر وہ کہہ رہی ہے۔عاقب نے بوڑھا کہنے سے اجتناب کیا۔

بوڑھا۔مسٹر ہٹلر۔شفق نے پھر سے ٹکرا لگایا۔

تم۔اس سے پہلے کی مزید بحث ہوتی دادو نے عاقب کو چپ کرایا۔

اچھا شفق میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

دادو آپ کے سوال کا میرے پاس جواب ہوتا میں ضرور دیتی۔

اور جواب کیوں نہیں ہے۔

دادو ہم انسان بہت مطلبی اور عجیب ہوتے ہیں۔اگر کوئی چیز ہمیں بن مانگے مل جاتی ہے شکر تو ادا نہیں کرتے لیکن کم از کم خوش ہوتے ہیں اسکے ساتھ۔لیکن جب ہم خدا سے کوئی چیز شدد سے مانگتے ہیں۔اور جب وہ چیز ہمیں ملتی ہے اگر اس میں ایک بھی کمی ہو نا تو ہم شکایت کرتے نہیں تھکتے۔تو کونسا آپشن اچھا ہے بن مانگے یا مانگ نے والا۔اور پھر زندگی گزارنے کے لئے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔کسی مشین کی نہیں جس میں سارے سیسٹم ہمارے مطابق فیٹ ہو۔اور سب سے اہم دنیاں میں کچھ بھی ہنڈریڈ پرسینٹ پرفیکٹ نہیں ہوتاانسان تو انسان میشنری

تک نہیں۔ ہاں قصہ کہانیوں میں ہوتا ہے ایسا لیکن قصہ کہانیاں تو محظ دل بہلائی کے لئے ہوتا ہے۔ ہے نا؟۔ شفق کی عادت تھی جب بولنے پر آتی بہت گہری باتیں کر جاتی تھی۔ جو لوگوں کو حیران کر کے رکھ دیتا۔ ابھی بھی ہمیشہ کی طرح سب کے منہ کھل گئے تھے۔ صرف دادو تھیں جو مسکراکر اسباب میں سر ہلارہی تھیں۔

تمہاری بات تو بلکل درست ہے لیکن بیٹا ہر لڑکی کچھ نا کچھ سوچتی ہے اپنے مستقبل کو لیکر۔ اور یہ ہم عورتوں کے خون میں ہوتا ہے۔ اس حساب سے کچھ تو آپ کی پسند ہوگی۔ مطلب کیا کہتے ہو آپ لوگ ائیڈی ائیڈی جیسا کچھ بولتے ہونا۔

آئیڈیل دادو۔ المزہ نے انکے ائیڈی کو درست کیا۔

آئیڈیل۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔ شفق نے ہلکا سا قہقہ لگایا۔ دادو میں ایک عام سی لڑکی ہوں اتنی عام کی میری تیس سیکنڈ کی محنت سے بنی پنسل کی نوک ٹوٹ جائے نا میرا وہ ملال تک نہیں جاتا۔ اتنے سالوں سے سوچ سوچ کر بنایا گیا آئیڈیل نامی خیالی بت کے ٹوٹنے کا درد میں کیا خاک سہ

پاؤنگی۔میں حقیقت پسند ہوں حقیقت کے میں جیتی ہوں خوابوں خیالوں میں نہیں۔اور اگر خواب دیکھنا بھی ہو تو ایسے دیکھتی ہوں جس کی تکمیل میری اپنی ذات پر منحصر ہوناکہ دوسروں سے جوڑے ہوں۔اس لئے میں ایسی ہی ٹھیک ہوں ماما بابا نے کبھی میری خواہشوں اور پسند پر اعتراض نہیں کیا۔سو مجھے انکے پسند پر اعتبار ہے بات ختم۔شفق سنجیدگی سے بولی اچانک کمرے میں مکمل خاموشی چھاگئ۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا محظ بیس سال کی چھوٹی سی لڑکی اتنا گہرا سوچ سکتی ہے۔کم از کم عاقب تو بلکل بھی نہیں۔

اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے۔دادو اسے ساتھ لگاتی بولی۔

دادو نصیب خود اچھے نہیں ہوتے اسکے لئے ہمیں جدو جہد کرنی ہوتی ہے ساتھ آپ جیسے بزرگوں کی بے لوث دعاوں کی۔آپ بس اتنا دعا کریں کی میری فورن یونیورسٹی میں داخلہ ہوجاے بس۔

اللہ تمہیں کامیاب کرے۔امین۔دادو اسکی صبیح پیشانی چوم کر بولی۔سب نے صدق دل سے امین کہا۔یہ لڑکی ان سبھی کو بہت عزیز تھیں۔جبکہ انکا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے نا خون کا نا محلہ داری کا۔لیکن بہت گہرا رشتہ تھا دل کا۔جو ہر رشتہ سے اونچا اور خاص ہوتا ہے۔

ناشتہ کے بعدتینوں بھائی افس جانے بجائے بڑے سے حال میں آکر بیٹھ گئے تھے جنہیں کچھ ضروری بات کا کہکر روکا گیا تھا۔گھرکی تینوں خواتین دادو کے ساتھ موجود تھیں ۔عاقب اور راحب آفس جاچکے تھے۔ثاقب اور باقی سب یونیورسٹیزماسواے الینہ کے جس کا ڈرائیور آج لیٹ انے والا تھا۔

اماں اب بتائیں کیاضروری بات کرنی تھی آپ لوگوں کو۔عزرار صاحب نے دادو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا جو بچوں کی شادی کا ارادہ رکھتے ہو اس پر بھوؤں کو کچھ مشور کرنا تھا آپ لوگوں سے۔دادو تینوں بھوں کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولیں

اماں اس پر مشورہ کرنے جیسا ہے کیا۔کونسا ہم باہر رشتہ کر رہے ہیں۔آپ لوگ اپنی تیاریاں کریں جیسے ہی الینہ اور باقی سبھی بچوں کے امتحانات ہوتے ہیں۔فنکشنس رکھ لینگے۔

لیکن اماں اس سے پہلے عاقب کا تو کچھ سوچنا پڑے گانا۔جسے بھی شادی کا بتاتے ہیں اگے سے جھٹ سوال ہوتا ہے۔عاقب کا ہوگیاکیا۔اماں اور کب تک یہ لڑکا اس لڑکی کا روگ لگائے بیٹھے گا جو دنیاں سے جاچکی ہیں۔نہیں کونسا ثمر سے اسکا رشتہ ہوا تھا جو یہ ملال ہی نہیں جارہا۔میں تو سخت تنگ ہوں۔عاقب کی ماماپھٹ پڑیں۔عاقب کی ایک کلاس فیلو تھی جسے وہ پسند کرتاتھا لیکن یونیورسٹی کے آخری سال میں اس لڑکی کا روڈ اکسیڈینٹ میں انتقال ہوچکاتھاتب سے عاقب ایسا سنجیدہ ہوگیاتھا۔

اماں وہ نہیں کرناچاہتا تو ہم کیاایک بچہ کے لئے دوسرے بچوں کی خوشیاں روک دیں۔عزرار صاحب جھلاکر بولے۔

تو بیٹا اس سے بات کرو سمجھاویہی عمر ہے شادی کی نہیں تو اور کب کرے گا شادی۔دادو بولیں۔

اماں چھوٹا بچہ تو نہیں ہے وہ جو میں سمجھاوں بیگم بات کرچکی ہیں۔ثاقب سمجھاچکا ہے۔جناب کا جواب وہی ہے۔ابھی نہیں کرنا۔نہیں کرنا نا کرے جب مرضی آے کرلے کونسا ہماری بات ماننا ہے انہیں ۔عزارصاحب تنگ آکر بولےاس حادثہ کے بعد سے عاقب ایسا ہو ہوگیاتھا۔دادو کے علاوہ ناکسی کو سننا بات کرنا۔

بڑی بہو تم نے بات کی تھی؟

جی اماں جی۔پوچھا بھی کوئی پسند ہے تو بتادو۔وہی ہمیشہ کے الفاظ کرلونگاماما ۔جلدی کیاہے میں تو تنگ آگئی ہوں اس بچہ سے۔میں نے سوچاان سے بات کرونگی تو یہ بھی بیٹے کی زبان بول رہے ہیں۔

اچھاتوکوئی لڑکی ہے تمہاری نظرمیں؟

اماں بڑی آپا وفا کے لئے پوچھ چکی ہیں لیکن وفا ہمارے ماحول میں ارجیسٹ نہیں کرپائےگی۔اور آپ سے یہ بات چھپی تو نہیں ہے کی ہم سبھی نے شفق کو سوچ رکھاہے۔اچھی لڑکی ہے گھرانا بھی شریف ہے پھر ہمارے گھر کے طورطریقہ بھی جانتی ہے۔اور دونو ساتھ میں اچھے بھی لگیں گے۔لیکن یہ بیٹا ہی ہاتھ نہیں اتا۔انھوں نے تینوں خواتین کی رائے بتائی۔

ہمممم۔سوچا تو خیر میں نے بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

لیکن اماں ان دونو کی ایک منٹ نہیں بنتی ادھر دونو لے ادھر نوک جھونک شروع بچوں کی طرح تکرار کرتے ہیں دونو بس یہی وجہ سے ہم بات نہیں نکال رہے۔ورنہ اس بچی کو اس گھر میں دیکھنے کی اتنی خواہش ہے ہم تینوں کی کیا بتائیں۔راحب کی ماما جو شفق کی دیوانی تھی فوراً بولیں۔

ہاں وہ بھی ہے۔دادو پرسوچ انداز میں بولیں۔

لیکن پھر بھی میں ایک بار عاقب سے آج بات کرونگی اگر وہ شفق کے لئے معن گیا تو ٹھیک ہے۔ورنہ شادی کے لئے تو میں منا کر ہی رہوں گی۔آخر کب تک یہ لڑکا ایلے گھومے گا۔دادو اپنی

جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئیں پر عزم ہوئی۔اور ڈرائینگ روم میں بیٹھی الینہ پھولے نہیں سمارہی تھی شفق کا نام سن کر اب اسے جلد از یونی پہوچنا تھا۔

ارے بھئی میں نے تو آپ دونو کا تعارف ہی نہیں کرایا۔خیر اب کرا دیتا ہوں۔ صبح ان دونو کے ڈائینگ ٹیبل پر اتے ہی مسٹر صمد اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔دونوخاموشی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں۔

تو یہ ہیں میری من۔۔۔۔میرا مطلب ہے میری کزن الشبہ اور الشبہ یہ ہے میری پیاری سی بہن اور کلیگ جسے آپ ابراز کہہ سکتی ہیں۔مسٹر صمد نے دونو کا آپس میں تعارف کرایا۔لیکن جو بات عجیب تھی وہ یہ کی مسٹر صمد کے ساتھ انکی کزن کا ہونا۔خیر اسنے اپنے سر کو جھٹکا اسے کیا کوئی بھی ہو۔

ارے آپ دونو ناشتہ سٹارٹ کریں باتیں میرے جانے کے بعد کے لیجئے گا۔اینڈ ابراز آپ آج آرہی ہیں آفس؟ میرے خیال میں آپ آج چھوٹّی کرلیں۔کل سے جوائن کر لیجئیے گا۔مسٹر صمد کی بات پر اسنے صرف اسباب میں سر کو جمبش دی۔

مسٹر صمد اگر آپ کو تکلیف نا ہو تو آپ مجھے میرے فلیٹ پر ڈراپ کردینگے ۔ناشتہ ختم ہوتے ہی اسنے انھیں مخاطب کیا۔

اگر آپ مجھے مسٹر صمد کی جگہ بھائی کہتیں تو زیادہ بہتر ہوتا۔اینڈ میں آپ کو ڈراپ کردونگاآپ آجائیں۔

جی بھائی۔اس بار اس نے بھائی نا کہنے والی غلطی نہیں دھرائی جب سامنے والے اتنے مخلص ہوں تو ہمیں بھی انکے خلوص کا پاس رکھنا پڑتا ہے۔

Thats like my sister.

وہ اسکے سر پے شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولے۔تو وہ بھی ہولے سے مسکرادی۔شائد انکے اس شفقت بھرے ہاتھوں کے لمس کی وجہ سے جس کے لئے وہ ڈھائی سال سے ترس رہی تھیں۔

شفق یونی گارڈن کے نرم گھانس پر بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی ۔یہ گراؤنڈ کے ایک ایسا حصہ تھا جہاں پڑھاکو طلبہ ہی پاۓ جاتے تھےآج الینہ نے لیٹ آنا تھا سیکنڈ پیریئڈ خالی ہونے کی وجہ سے وہ ادھر اگئی تھیں۔ابھی وہ دوتین پوئنٹ ہی نوٹ کر پائی تھی کے۔الینہ آدھمکی ایک ہاتھ سے بیاگ اور دوسرے ہاتھ سے سموسہ کولڈرنک دونو چیزوں کو وہ بمشکل کیری کر رہی تھی۔

شفی مجھے تمہیں بھتہ ضروری بات بتانی ہے یہ سب ہاتوں جلدی۔وہ عجلت میں بولتی ہوئی بیاگ بکس کوہٹاکر سموسہ اور کوک کے لئے جگہ بناچکی تھی۔

پوچھوگی نہیں کیا؟

نہیں!

ایسا کونسا کام کر رہی ہو جو میری طرف دھیان ہی نہیں دے رہی۔الینہ اسے غیر متوجہ دیکھ کرپوچھا۔

مریخ کا ویزا لگا ہے وہاں جانے کے لئے پیکنگ کر رہی ہوں خوش ۔اب فوراً اپنا یہ کیٹین ہٹاؤ مجھے نوٹس بنا نے ہیں۔ شفق بکس دوبارہ اگے کرتی ہوئی بولی۔

میری بات سن لو بہت امپو۔ٹینٹ ہے پھر چلی جانا۔بکس دوبارہ سائیڈ پر کرتی ہوئی بولیں۔

عالی تمہاری امپورٹنٹ بات بعد میں بھی ہو سکتی ہے ابھی مجھے نوٹس بنانے زیادہ ضروری ہیں۔ تین مہینے بعد ہمارے فائنل امتحان ہیں اگر تمہیں یاد ہوتو۔شفق یاد دہانی کرائی۔

سن لو نا بہت ضروری ہے۔الینہ اب منت پر اترائی ایک تو اسے خوشی برداشت نہیں ہورہی تھی جلد سے جلد شفق کو بتاناتھا پھراس کے تاسیرات دیکھنا تھا۔

اچھا بکوبغیر بولے توتم مجھے بخشوگی نہیں۔اب شفق بھی متوجہ ہوئی۔

واہ کافی سمجھدار ہو۔

کاش تم بھی ہوتی۔شفق نے ایک سرداہ بھری ۔ خیر بولو۔

تمہیں پتا ہیں آج کل گھر میں کونسامدعازیر بحث ہے۔الینہ رازداری سے بولی۔

نہیں !اور اگرگھر میں زیر بحث ہے تواسے گھر میں ہی رہنے دیتے ہیں۔شفق بے زاری سے بولی۔

ارے پاگل لڑکی بھیاکی شادی کوگھر میں اس بار سب نے بہت سیریس لیا ہوا ہے صبح سارے بڑے بیٹھ کر ڈسکس کر رہے تھے۔اب کچھ بھی ہوجائے بھائی گھوری چڑھ کر رہیں گے۔الینہ چہک کر بولی۔

لوجی کھودا پہاڑ نکلاچوہا۔وہ بھی مرا ہوا۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ کی میری پاگل عالی اگر گھر میں ہٹلر کی شادی کی بات چل رہی ہے تو اس میں انوکھا کیا۔اصولاً تو یہ بات کم از کم چار پانچ سال پہلے چلنی چاہئے تھی۔خیر دیر آے درست آے۔اب تم میرے نوٹس واپس کرو اور خود بھی اپنے نوٹس بناؤ۔مفت میں دس منٹ برباد کردیے۔

نوٹس گئے بھاڑ میں۔اور کیا دس منٹ برباد کردے۔تم شوک نہیں ہو؟تمہیں توشوک ہوناچاہیئے تھا؟الینہ صدمہ سے بولیں بے چاری نے کیا کیا سوچ رکھا تھا۔

نہیں بلکہ ہارٹ اٹیک آنا چاہیئے تھا۔

ہاں۔الینہ نے زور زور سے اسباب میں سر ہلایا۔

لیکن مجھے نہیں اس لڑکی کو جس کے نصیب اس ہٹلر سے پھوٹنے والے ہیں۔شفق اطمینان سے بولی۔

کیا مطلب؟

مطلب کا تم چھوڑویہ بتاؤ مجھے شوک ہونا کیوں چاہیئے تھا؟

یار بھائی کے شادی کی بات چلی ہے تمہارے ہٹلر کے۔الینہ ایک ایک لفظ پر زور ڈالتی ہوئی بولیں۔جیسے شفق کو کچھ سمجھاناچاہ رہی ہو۔

ہاں تو؟شفق اسکے انداز پر حیران ہوتی ہوئی پوچھا۔

یار تم نے فلموں ڈراموں اور نوولس میں نہیں دیکھا کیا۔شروع میں ہیرو ہیروئن لڑتے ہیں جیسے تم اور بھائی ۔پھر اچانک دونو میں سے کسی ایک کی زندگی میں کوئی اور آجاتا ہے یا انکی بات ہوتی ہے تب انہیں اپنے فیلنگس کا احساس ہوتا۔الینہ کہانی بتاتے ہوئے بولی۔

اور پھر وہ لوگ اپنے بلا بلا انداز میں اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں پھر ہیپی ینڈنگ ہوجاتی ہے۔ہے نا؟شفق نے باقی کی سٹوری بتائی۔

ہاں!

پہلی بات یہ اصل زندگی ہے۔دوسری بات تمہارا بھائی ہیرو نہیں ولن ہے۔تیسری بات تمہارے آے مجھے کیاہاں انسانیت کے ناتے اس معصوم سے xyzبھائی کے زندگی میں میری بلاسے جو دلی ہمدردی ہوگی۔شفق نہوست سے بولی۔

چوتھی اینڈ موسٹ امپورٹنٹ بات اگرجو تمہارے لئے بہت ضروری ہے۔اب اگر دو منٹ کے اندر اندر تم یہ کیٹین بند کرکے میرے ساتھ نوٹس بناناسٹارٹ نہیں کیا۔تو میرا یقین مانو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔شفق وارن کرتی ہوئی بولی۔

یار پہلے ہی تمہارے ٹھنڈے ریکشن کی وجہ سے میں صدمہ میں ہوں۔اُپر سے نوٹس تم دوست ہو کی دشمن۔الینہ منہ بنا کے بولی۔

تمہارے صدمہ کی تو ایسی کی تیسی۔اور میں تمہاری دوست ہوں تبھی ایسا کہہ رہی ہو سچا دوست وہی ہوتا ہے جو آپ کو آپ کی بھلائی کی طرف راغب کرے۔اور سوچو اگر ابھی تم نے نوٹس بنا کر پریپئر نہیں کیا تو تین مہینے بعد جو تین سال کی محنت کا ثمر دینے والے امتحانات ہیں اس میں کیا کرو گی۔ایک ساتھ تو سارے نوٹس کوئی لیجنٹ بھی نہیں پڑھ سکتا۔شفق نے الینہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے سمجھایا۔

یار کبھی کبھی سوچتی ہوں اگر انٹر میں تم میری دوست نہیں بنتی تو میٹرک طرح انٹر بھی شائد مجھے دو سال کرنے پڑتے۔تھنک یو یار مجھے پانچ سال سے نا صرف زبردستی پڑھانے کے لئے بلکہ پاس کرانا کے لئے بھی ایم ویری لکی ٹو ہیو یو۔الینہ اسکے گلے لگتی ہوئی بولی۔

زیادہ مسکے نا لگاؤں اور نوٹس بناؤ۔شفق اسے ڈپٹتی ہوئی بولی۔

اچھا ایک آخری سوال۔

اللہ لڑکی تمہارا کیا ہوگا۔شفق تاسف سے سر ہلاتی ہوئی بولی پھر اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے اجازت دی۔پوچھو!

کیا تمہیں سچ میں کچھ فیل نہیں ہوا۔الینہ دوڑہوتی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔پھر کیا تھا شفق نے بوک اٹھایا اور لگی الینہ کواپنے فیلنگس بتانے۔

عاقب بھائی آپ کو دادی نے یاد کیا ہے ابھی۔عاقب آفس کا کام کررہا تھا کی ملازم نے اکر اطلاع دی۔

ابھی !عاقب نے حیرانگی سے پوچھا کیوں کہ ابھی ڈنر پے وہ دادو سے مل چکا تھا تب تو دادو نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔خیر وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اسلام علیکم دادو۔

دادو آپ نے مجھے بلایا تھا؟ عاقب انکا ہاتھ چوم کر پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔انھوں نے اسباب میں سر ہلایا۔

ہاں بچے کچھ ضروری کام کر رہے تھے کیا؟

نہیں دادو بس آفس کا کچھ کام کر رہا تھا۔آپ کو کوئی ضروری بات کرنی ہے۔عاقب انکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں کرنی تو تھی پتا نہیں تم کیسا برتاؤ کرو گے میری بات پر۔دادو پرسوچ انداز میں بولیں۔

آپ بتائیں تو دادو۔ری ایکٹ تو میں بعد میں کرونگا۔

وہ۔۔۔وہ میں نے نا تمہارے لئے شفق کو سوچا ہے۔اچھی بچی ہے۔خوبصورت سمجھ دار پڑھی لکھی پھر گھر میں بھی سب سے گھلی ملی ہوئی ہے اور۔دادو کی بات ابھی درمیان میں ہی تھی کے عاقب اچھل کے بیڈ سے کھڑا ہوا۔

واٹ!

Dadu are u kidding?

مطلب میں اور وہ چھوٹی آفت اچھا مذاق ہے۔عاقب حیرانگی سے انھیں دیکھتے ہوئے بولا۔

کیوں بھئی اس میں مذاق والی کیا بات ہے؟ جو تم ایسے اچھل رہے ہو۔نہیں بچی میں کمی کیا ہے آخر۔دادو تھوڑا رعب سے بولی۔

دادو میں نے نا تو اسے کبھی اتنے غور سے دیکھا ہے جو میں آپ کو اسکی خوبی یا خامی بتا سکوں میں صرف اتنا کہنا چاہرہا ہوں کے میرا اور اسکا کوئی کپل ہی نہیں ہے۔

کیوں کپل نہیں ہے میاں؟

دادو ہم دونو بہت الگ ہیں۔ بہت الگ آپ سمجھنے کی کوشش کریں پلز۔وہ تھوڑا جھنجھلا کے بولا۔

سمجھ گئی بیٹا لیکن بہت افسوس ہوا جان کر کے تم بھی ان باتوں کو مانتے ہو۔مانا کے وہ ہمارے برابر نہیں لیکن ماشاءاللہ سے کافی اچھا گھرانا پڑھے لکھے لوگ ہیں۔دادو تاسف سے بولی۔

دادو آپ کے خیال میں میں ہائی سوسائٹی کے ٹپیکل لوگوں کی طرح سٹیٹس کونشئیں ہوں۔

تو پھر؟دادو نے حیرانگی سے پوچھا۔انکے خیال میں اور کیا جواز ہو سکتاہے۔

Come on dadu

اتنی چھوٹی سوچ نہیں ہے میری ۔میں ایسا صرف اس لیئے کہرہا ہوں کیوں کہ وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔ اینڈ کافی امیچور بھی جبکہ میں ایک میچوربندہ ہوں اور مجھے اپنا لائف پارٹنر بھی اپنی طرح میچور چاہئے۔عاقب نے انکا ہاتھ پکڑ کر رسان سمجھا یا۔

بیٹا یہ چھوٹی کیا ہوتا ویسے تو ثاقب بھی الینہ سے سات سال بڑا ہے۔اور رہی بات میچور اور امیچور کی تو پہلے لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں شادی کے بعد اپنے آپ ٹھیک ہوجاتیں ہیں۔،اور دوسرے لڑکیوں کے مقابل شفق کافی سمجھدار ہے یہ بات تم بھی جانتے ہو۔

سوری دادو کی میں آپ کو اس طرح انکار کررہا ہوں۔بٹ میں شفق سے شادی نہیں کرسکتا۔عاقب نے اب سیدھا انکار کیا۔

ٹھیک ہے پھر اگر تم اپنے لئے کوئی لڑکی دیکھی ہوئی ہے تو اپنی ماں کو بتا دو یا پھر وہ خود ڈھونڈ لینگی کوئی میچور لڑکی تمہارے لئے۔دادو میچور پر دباو ڈالتی ہوئی اداسی سے بولی۔

دادو لیکن کیاجلدی ہے کرلونگانا۔عاقب تنگ آکر بولا۔کل ماما پھر ثاقب اب دادوسب کی وہی رٹ تھی شادی کرلو۔ہاں دادو نے توگیے ہاتھوں ایک نام بھی لے ڈالاتھا۔

کیاکرلونگا۔کسی کے جانے سے زندگی نہیں رک جاتی۔اور ایک تو تم شفق کے لئے صاف لفظوں میں انکار کرکے میرا دل دکھاچکے ہواب اور بحث ناکرو تو ہی اچھاہے۔دادو ڈپٹتے ہوئے بولیں۔

دادو اب ایک معمولی سی لڑکی کے لیئے آپ مجھ سے ناراض ہونگی۔عاقب کو اس وقت شفق پر تاؤ آیا۔اسکی وجہ سے دادو ناراض ہورہی تھی اس سے ۔

عاقب پہلی بات وہ معمولی نہیں ہے۔بہت خاص ہے وہ میرے لئے۔اور رہی بات شادی کی تو سب الیںنہ کے امتحانات کے بعد گھر میں شادیاں رکھنا چاہتے ہیں البشہ تو پہلے سے ھی فارغ ہے اور ثاقب راحب دونو ہی تم سے چھوٹے ہیں سو پہلے تمہاری شادی ہوگی۔اب مرضی ہے تمہاری تم اپنے مرضی کی لڑکی لاؤ یا گھر والوں کی لیکن شادی تو تمہیں کرنی ہی ہےاس بار تمہاری بلکل نہیں چلے گی یہ سمجھ لو تم ۔دادو نے تو بات ہی ختم کردی۔

جو بھی جواب ہے اپنی ماں کوبتا دینا۔دادو بستر پر لیٹ تے ہوئے بولی۔وہ عاقب کو بولنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھیں۔ورنہ وہ ضرور انہیں کسی نا کسی طرح منا کرشادی کی بات ٹال جاتا۔

جی دادو۔دادو آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہے نا۔عاقب پلنگ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

بلکل نہیں بچے تم شادی کے لئے معن گئے ہواب کیسی ناراضگی۔دادو محبت سے بولیں۔

تھنکس دادو۔عاقب دوبارہ انکی پیشانی چوم کر خوشی سے بولا۔

جیتے رہو۔وہ مسکراکربولی تو وہ بھی سرشاری سے انکے کمرے سے نکل گیا۔

تمہاری دلہن تو شفق ہی بنے گی۔دادو اسکی پشت دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔کیوں کہ دادو نے بھی سوچ لیا تھا کی اس اونٹ کو کیسے پہاڑ کے نیچے لانا ہے۔

ہاں تو بچہ دے دیا جواب آپ نے اپنی ماما کو۔عاقب نے ابھی آدھا ناشتہ ہی ختم کیا تھا کی دادو نے سوال کیا۔سپون پر اسکی انگلیوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔پھر خود کو قدرے ریلکس کرتے ہوئے گویا ہوا۔

کیسا جواب دادو؟انجان بننے کی بھرپور کوشش تھی یہ جانتے ہوئے بھی کی دادو کے ساتھ سبھی کی نظریں ابھی اسی پر مرکوز ہے۔وہ تو شکر تھا کی عزرار صاحب لوگ پہلے ہی آفس کے نکل چکے تھے ورنہ وہ بھی شروع ہوجاتے۔

بیٹا میں آپ کی دادو ہوں آپ میرے دادا بننے کی کوشش نا کریں۔چار دن ہوگے ہیں اپ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔دادو رعب سے بولیں۔

دادو یارآخر جلدی ہی کیا ہے۔آپ ہی کہتی ہیں نا تقدیر میں جوجب لکھا ہوتا ہےتب ہی ہوتاہے۔میری قسمت میں بھی جب ہونا ہوگا ہوجاے گا۔عاقب دوبارہ پلیٹ پر نظر گاھرتے ہوئے بولا۔جس پر سب کی ہنسی نکل گئی۔پھر دادو کی گھوری پر فوراً سمٹ بھی گئی تھی۔

واہ بیٹا شاباش ہے تم پر میری بات مجھے ہی لوٹا رہے ہو۔لیکن بات پوری توکھو میں نے تو یہ بھی کہا تھاکی تقدیر کے ساتھ ساتھ تدبیر بھی کرنی پڑتی ہے۔جو ہم انسان کرتے ہیں۔اور تم کیا کر رہے ہوکبھی بات کوگھماکر تو کبھی غصہ کرکے صرف ٹالے جارہے ہو۔

دادو میں ٹال تو نہیں رہا۔صرف کہہ رہا ہوں کی وقت انے پر ہوجاے گی۔عاقب دادو کا غصہ دیکھ کر بیچارگی سے بولا۔

نہیں ٹال رہے تو اچھی بات ہے۔تمہاری ماں بتارہی تھی کی تمہاری خالہ نے وفا کے لئے تمہیں پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔دادو تو قدرے آرام سے بول کر عاقب کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔باقی سب دادو کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے دادو نے خدا ناخواستہ وفا کی جگہ وباء کہا ہو۔

دادو وفاآپی وہ ہمیں دیکھ کر اپنے بالوں کو ایسے جھٹکا دیتی ہیں جیسے ہمیں پٹک رہی ہو۔دادو پلز میری شفی کو میری بھابھی بنا دیں نا بھائی پلز۔الینہ دادو کے بعد عاقب کو دیکھ کر منت بھرے انداز میں بولی۔

کیا پاگل پن ہے عالی۔اینڈ دادو وفا کے بارے میں آپ لوگ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟پہلے الینہ کو خاموش کرتا پھر دادو سے سوال کیا۔

کیوں بھئی کیوں نہیں سوچ سکتے ایک وہی لڑکی تو ہے جسے تم اپنے آس پاس ہماوقت منڈرانے دیتے ہو۔جانتی ہوں شفق سے تو تمہاری سات پشتوں کی دشمنی ہے۔شفق کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے تھاوفا کے بارے میں تو ہمیں بہت پہلے سوچ لیناچاہئے تھا۔

ایک تو میرا دل کرتا ہے کی میرے پاس ایک جادو کی چھری ہو اور میں اسے گھماکر اس چھوٹی آفت کو یا توغائب کردوں یاآپ لوگوں کے دماغ سے نکال دوں۔عاقب بار بار اسکے ذکرسے ذچ ہوکر بولا۔

بھائی ایساکریں محبت کی چھڑی گھمایں اسی دل میں شفی کو بسائیں اور اپنی دل کی دنیاں میں اسے غائب کردیں۔

اور ہاں اس کے دماغ سے کچھ وقت کے لیئے ہمیں نکال کے لیئے شادی کرکے ہنی مون پر نکل جائیں۔راعب نے راغب کی ادھی بات مکمل کی اب دونوکے نازک گردن زبان کے گستاخی کی سزابھگت رہے تھے۔

چھوڑو دونو کو کونسا غلط کہا۔ایک تو وہ بھلی مانس بچی ہوناہو تمہیں اسے گھسیٹنا ضرور ہوتا ہے۔

دادو ایک تو بھلا لفظ کو آپ اس آفت کے لیئے استعمال کر کے توہین نا کریں پلز۔عاقب فوراً دونو کو چھوڑتا عاجزی سے بولا۔

ٹھیک ہے پھر شفق نہیں وفا نہیں تو پھر کل تمہارے ماما بابا کی شادی کی سالگرہ میں ہمیشہ کی طرح بہت سے بزنس مین کی فیملیاں آئینگی اس میں سے کوئی لڑکی پسند کرلینا۔دادو نے ایک اور فرمان جاری کیا۔عاقب کا منہ جو فوک کے لیئے کھولا تھا دادو کی بات پر کھولا کا کھولا رہ گیا کچھ ایسا ہی حال باقی سب کا تھا۔

دادو یہ آپ ہی ہے نا جو پارٹی میں موجود لڑکیوں کو دیکھتے ہی استغفراللہ کا ورد شروع کر دیتی تھیں اور اب اپنے راج دولارے پوتے کو انھیں پسند کرنے کو کہہ ہی ہیں۔راحب صدمہ سے بولا۔

ہاں بھئی اب میں نے ایسی کیا انوکھی بات کردی ہے۔صاحب زادے کو میچور لڑکی چاہیئے ساتھ اٹھائیس انتیس کی ہو یا انکی ہم عمر ہواب ایسی لڑکیاں تو ایسی ہو ہونگی پرکٹی۔ ۔دادو نے اس میچور اور عمروالی بات کو پکڑ ہی لیا تھا۔

میری تو سمجھ نہیں آرہاہے یہ اینورسری پارٹی ہے یا بھائی کا سوئیمبر۔ہائے ایساچانس کاش مجھے ملتابھائی میں نے تومر کر بھی مس نہیں کرناتھااور ایک آپ ہیں جو ناک منہ بنارہے ہیں۔راعب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔

اچھادادو ویلے کل کشمالہ انٹی کس سلسلہ میں این تھیں۔ثاقب نے جان بوجھ کربات نکالی۔

وہ انھوں نے اپنے گھر شفق کو اتے دیکھا تھا بہت تعارفیں کر رہی تھی بچی کی اور گے ہاتھوں گھر کا اڈریس بھی مانگ رہی تھی۔دادو عاقب کو دیکھتے ہوئے ثاقب سے مخاتب تھیں۔

ان کے گھر کا اڈریس لیکر کیا کرناتھاکیا وہاں بھی جاکر آپ کی بچی کی شان میں قصیدہ پڑھنے تھے۔عاقب نے غیر ارادی ،طور پر پوچھ تو لیا لیکن سب کی نظر محسوس کرتے ہی بات بدل دی۔

شفق کا رشتہ مانگنے اور کس لیئے۔ویلے تمہیں اس سے کیا تم جاؤ آفس کام کرو لڑکی تو تمہیں تین دن بعد پسند کرنی ہے نا۔

ہاں مجھے کیا اچھا اللہ حافظ۔عاقب بھی سر جھٹکتا سب کو وہاں سے نکل گیا۔

دادو یہ کیا اپنے کشمالہ انٹی کو سچ میں۔ثاقب صدمہ سے اپنے الفاظ بھی پورے نہیں کرپایا۔

بیٹا عمر میری ہورہی ہے اور سنائی کم تم لوگوں کو دینے لگا ہے۔میں نے کہا کشمالہ نے نمبر منگا تھا۔لیکن یہ تو نہیں کہا کی میں نے دیا بھی۔

اب اس کا کیا مطلب ہے دادو؟

اتنی بڑی یونیورسٹی کے پروفسر بن گئے ہو عقل ابھی بھی گھٹنوں میں ہی ہے۔دادو نے ثاقب کو گھورا۔

دادو آپ بھائی کو چھوڑیں اور بتائیں نا آپ نے کیا کہا؟ الینہ بے صبری اٹھ کر دادو کے چیر کے پاس آئی۔

بھئی کہنا کیا تھا میں نے سیدھے کہدیا کی شفق ہمارے عاقب کی منگیتر ہے اور ایک ہفتہ میں سادگی سے دونو کا نکاح ہے۔شادی شائد ابھی نا ہو کیوں کہ بچی پڑھ رہی ہے۔دادو نے ایسے بتایا جیسے کوئی پرانی خبر ہو۔

دادو سچی میں۔الینہ حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتی ہوئی بولی۔

اب کیا اس عمر میں میں جھوٹ بولونگی۔دادو سب کو گھور کر بولی۔

جھوٹ تو آپ نے بولا ہے۔وہ بھی ناممکن والا۔راعب نے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

شرم کرو لڑکے اپنی دادی کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔

اچھا تو دادو بچپن میں ہمارے ساتھ بھائی کی منگنی کی بھی ہوئی تھی ۔جوہمارے ناقص دماغ میں فٹ نہیں۔راعب نے ہار نہیں مانی۔

بیٹاجب تم لوگوں کو اپنی یاد نہیں تو بھائی کاکیا خاک یاد رکھتے اور میں تم لوگوں کو بتادوں کے دو سال پہلے ہی میں شفق کے والدین سے اسکاہاتھ مانگ چکی ہوں۔تم لوگوں کو اس لیئے نہیں بتایاکہ تم لوگ ہلکے پیٹ کے مالک ہو۔اور تمہارے اس بھائی صاحب کو بتانادو۔یہ بات گھر میں سبھی بڑے جانتے ہیں۔اب کوئی سوال نہیں چپ چاپ اپنے اپنے کام پر نکلواور ہاں عاقب کو معلوم ہوا تو تم لوگوں لی خیر نہیں ہے ۔دادو انکے اپر اتنابڑاانکشاف کا بم پھوڑکر انہیں ٹل جانے کوکہ رہی تھی۔

اچھانہیں پوچھتے لیکن یہ تو بتائیں کی اگے سب کیسے کرینگی۔مطلب بھائی کوکیسے منائینگی وہ بھی ایک ہفتہ میں نکاح کی بات بھی کرڈالی اپنے۔راحب نے کشمالہ انٹی والے بات کاحوالادیا۔دادو آرام سے اپنے جگہ سے کھڑی ہوئیں۔پھر سب پر ایک نظر ڈال کر آرام سے گویا ہوئیں۔

بیٹا میں تم لوگوں کی باپ کی ماں ہوں اگر تمہارے بھائی سیر ہے تو میں دوسیر ہوں۔اور ثاقب رات کو سونے سے پہلے تم میرے کمرے میں آنا۔ تم سے کچھ ضروری کام ہے۔دادو انہیں حیران چھوڑکر ملازمہ کے ساتھ ڈائنگ حال سے نکل گئیں۔

بھائی آپ کے خیال میں دادو کیسے منائینگی بھائی کو۔راحب ثاقب سے مخطاب تھا۔ثاقب نے کاندھے اچکاکر لاعلمی کا اظہار کیا۔

Hi miss shfaq

صارم جو شفق کا کلاس فیلو تھاشفق کے کلاس سے نکلتے ہی اسکے پیچھے ہوا۔

Hi.

شفق سپاٹ انداز میں کہتی اگے بڑھی۔کیوں کہ اسے صارم کی گہری نظریں اور انداز تخاتب سے سخت کوفت ہوتی تھی۔صارم شہباز ایک امیر باپ کا بگڑا ہوا شہزادہ جس کے آس پاس ہماوقت لڑکے لڑکیوں کی بھیر ہوا کرتی تھی وجہ اسکے پاپا کا ڈین ہوناتھا۔پرشفق کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

How are u?

وہ ان سے دو قدم اگے چل رہاتھا۔

Fine!

شفق الینہ کا ہاتھ پکڑتی مین گیٹ سے باہر نکل گئی۔ صارم وہیں کھڑا اسکے نظروں سے اجھل ہونے تک اسکی پشت دیکھتا رہا۔اسکے نظروں کی تپش شفق اپنے پیٹھ پر محسوس کر رہی تھی اس لئے جلدی سائیڈ پر ہوئی۔

یار کیا ہے بے چارا صرف حال احوال ہی تو پوچھتا ہے۔اس میں بھی تم ایسے بھاگتی ہو جیسے بارہ گاؤں کی پولیس پیچھے پڑی ہو۔الینہ ہاتھ چھوڑا کر ہانپتے ہوئے بولی۔جو تیز تیز چلنے کی وجہ سے سانس پھول گئی تھی۔

مجھے نہیں پسند اور یہ بات میں اس بندے کو پچھلے تین سال سے جتا جتا کر تھک گئی ہوں لیکن ڈھیٹ بندے کے دماغ میں ہی نہیں بھیٹتا۔شفق غصہ سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

کس کے دماغ میں کیا نہیں بیٹھتا بھئی۔پیچھے سے ثاقب کی آواز ای تو دونو نارمل ہوئی۔

کوئی نہیں بھائی ہم یوں ہی بات کر رہے تھے۔

اچھا ثاقب سنیں۔

ہاں جی سنائیں۔ثاقب الینہ کی طرف جھکتے ہوئے شوق انداز بولا۔

سینس پلز۔شفق نے اپنی ہنسی روکی الینہ کا رنگ ثاقب کے انداز پر سرخ ہوچکا تھا۔الینہ یوں تو بہت بولڈ تھی لیکن ثاقب کے بولتے ہی اسکی بولتی بند ہو جاتی۔

ابھی تک وہی کرتے آرہا ہوں پیاری بہنا۔خیر اب یہ نہیں بولیں گی۔تم گاڑی میں بیٹھو تمہاری گاڑی ڈرائیور پھونچا دیگا۔عاقب کے ماما بابا کی نیکسٹ ڈے انیورسری تھی سو وہ لوگ آج شوپنگ پر جارہے تھے اور سب کی سختی سے اوڈرس تھے کی شفق کو بھی لازمی آنا ہے۔جس کی پرمیشن وہ دادو کی مدد سے شفق کے بھیا سے لے چکے تھے۔

ہائے بے مروت لوگ اتنی دیر سے آئے تب سے ہم یہاں انتظار کر رہے ہیں بھوک سے الگ برا حال ہے ۔انکے مال میں داخل ہوتے ہی المزہ نے دہائی دی۔وہ لوگ ابھی فرسٹ فلور پر ہی انکا انتظار کررہے تھے۔اور خلاف معمامول پہلی بار عاقب بھی انکے ساتھ تھا۔جس کی شکل پر دوپہر کے ساڑھے تین بجے بھی بارہ بج رہے تھے۔

سوری المزہ آپی بس ٹرافک میں پھس گئے تھے آپ تو جانتی ہیں حیدرآباد کی ٹرافک ۔شفق نے معذرت کے ساتھ وجہ بھی بتائی جو درست بھی تھی۔

ہاں ایک آپ لوگوں کو ٹرافک ملی باقی سب تو بائی ایئر آئیں ہیں نا۔عاقب نے اسے گھور کر کہا آخر سب کو انتظار کرانے والا خود آج انتظار کا مزہ چکھا تھا غصہ تو آنا ہی تھا۔

باقی سب کا پتا نہیں لیکن آپ کی گرم دماغ کو دیکھ کے لگ رہا ہے کی آپ سورج کے کافی قریب سے آئیں ہیں۔جواب حاضر تھا شفق کی طرف سے۔

مزاج کی بات توآپ ناہی کریں چھوٹی آفت صاحبہ جس طرح سے آپ آج کل میرے مزاج پر اثر اندازہورہیں ہیں۔دل کرتا ہیں کی آپ کو پلوٹو پر چھوڑاؤں۔عاقب دانت پیس کر بولا۔

پہلے آپ کوئی سمندر پی کر ٹھنڈے ہوجائیں پھر مجھے چھوڑ آیئے گا۔شفق نے اتنے آرام سے کہا جیسے سچ میں عاقب اسے وہاں چھوڑنے کا ارداہ رکھتاہو۔

تم۔ابھی عاقب کی بات درمیان میں ہی تھی کے ثاقب نے روکدیا۔

اچھا اچھا آپ دونو ہوائی اور زمینی سفر کے مزاج پر ہونے والے اثرات پر بعد میں تفصیلی تبصرہ کرلے نا۔پہلے جس کام کے لئے آے ہیں وہ کر لیتے ہیں یعنی شوپینگ۔ثاقب نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا ورنہ انہیں تو روکنا نہیں تھاکیونکہ دونو کا ایک دوسرے سے خدا واستہ کا بیر تھا۔

پتا نہیں دادو کا پلان کام کرے گا کی نہیں۔ثاقب نے انہیں ایک دوسرے کو گھورتادیکھ سوچا۔

دونو نےایک دوسرے کو دیکھا پھر ہونہ کرتے لڑکے جینس سائیڈ اور لڑکیاں لیڈیز سائیڈ پر چلی گیئں۔

اب بس بھی کردو یار اور کتنا پسند کرنا ہیں۔ تمہیم کے حساب سے نیوی بلیو کلر تم لوگوں کے سامنے ہے کوئی بھی اٹھاؤ اور چلو۔ایک گھنٹے سے صرف دکان کے کپڑے جمع کے ہیں خریدا کچھ نہیں۔اس لئے میں لڑکیوں کے ساتھ انے کے خلاف تھا۔راعب نے جھنجھلا تے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے کے اندر سبھی لڑکے اپنی خریداری کر کے آچکے تھے اور لڑکیوں نے ایک کپڑا تک نہیں خریدے تھے تب ہر پانچ منٹ پر کوئی نا کوئی اپنا جلا بھونا فقرا کس رہا تھا جس کا لڑکیاں کوئی اثر نہیں لے رہی تھی کیوں کہ بات یہاں شوپنگ کی تھی۔

عالی تم سب پسند کرو میں بک سیکشن سے آتی ہوں۔شفق الینہ کو کہتی اٹھی۔

لیکن تم نے بھی تو شوپنگ نہیں کی ہے۔الفشہ بولی۔

آپی آپ لوگ لیئں میں ابھی پانچ منٹ میں آئی۔وہ کہتی تھرڈ فلور کی طرف گئی۔

اب یہ چھوٹی آفت کہاں گئی؟عاقب جو ابھی فون پر بات کر کے کے لوٹا تھا اسے جاتا دیکھ کے پوچھا۔

بھائی آپ سے اس نام سے نا بلائیں اسے سخت چڑ ہے اس سے۔

ہاں تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں۔آفت کو آفت ہی کہتے ہیں۔اور جلدی ختم کرو تم سب یہ گھر میں مہمان آنا شروع ہوچکے ہیں۔اب سب جلدی جلدی شوپنگ کر رہے تھے۔کیوں کہ عاقب جان پے کھڑا تھا۔سارے لڑکوں نے سکھ کی سانس لی۔

شفی یہ ڈریس دیکھو تم پر بہت سوٹ کرے گا۔دیکھو کتنا خوبصورت کام ہے اس پر۔شفق کے اتے ہی الینہ نے اسے نیوی بلیو کلر کا خوبصورت فراک دکھا تے ہوئے کہا۔

پیارا تو سچ میں بہت ہے۔لیکن میں تو ڈریس لے چکی ہوں۔یہ دیکھو۔وہ شاپر دیکھا تے ہوئے بولی۔

واٹ !لیکن کب ابھی تو تم بکس شاپ پے گئی تھی نا۔المزہ حیرانگی سے بولی جبکہ الینہ کا منہ سوج چکا تھا۔

شفی جھوٹ نا بولو تم پہلے بھی ایسا کر چکی ہو۔الیینہ منہ بنا کر بولی۔جب بھی وہ دونو شوپینگ پر اتے تھے شفق ایسا ہی کرتی تھی ایک دن تنگ آکر الیینہ کے پوچھنے پر شفق نے اسے جواب دیا تھا"عالی حیدر مینشن کے لوگوں کی مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اپنی خوداری کے راستہ میں کسی بھی محبت کو آڑے نہیں انے دے سکتی کیونکہ یہ میری آنا کو گوآرا نہیں"جس الیینہ نے بہت واویلا کیا تھا لیکن شفق اپنے موقف سے ایک انچ نہیں ہلی تھی۔

ہاں آپی وہیں گئی تھی ایک شاپ پر یہ ڈریس پسند اگیا تھا تو خرید لیا پھر لیٹ بھی ہو رہے تھے نا ہم۔

مطلب تم نے پیمنٹ کردی۔راحب نے سنجیگی سے پوچھا۔

جی بھائی بابا نے آج ہی میرے کارڈ میں پیسے ڈالے تھے تو سوچا یوز کر کے دیکھتی ہوں۔شفق سب کی سنجیدہ شکل دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

جب اپنے خود ہی پیمینٹ کرنی تھی تو آتی بھی خود ہی۔عاقب نے ناگواری سے کہا۔

ابھی بھی میں آپ کے ساتھ نہیں آئی سو گولہ باری نا ہی کریں۔وہ شفق ہی کیا جو جواب نا دے۔

لیکن تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔دادو اور ماما لوگوں نے اسپیشل کہا تھا کی تمہیں شوپنگ کرنی ہے۔ایون بابا نے بھی کہا تھا۔راغب نے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

اچھا بابا سوری اب آپ لوگ اپنا منہ اور موڈ ٹھیک کریں اور گھر جائیں میں بھی چلونگی ۔

کیا مطلب چلونگی تم گھر نہیں آرہی؟زوفشہ نے حیرانگئی سے پوچھا۔

نہیں زوفی ابھی آپ کے گھر میں رشتہ دار ہوگئے میں ان فٹ محسوس کرونگی۔سو میرے بھابھی کے بھائی بھی اسی مال میں ہیں اور وہ گھر بھی آرہے ہیں تو میں انکے ساتھ چلونگی۔اور کل جلدی انے کی پوری کوشش کرونگی۔

جب اپنے خود ہی جانا تھا تو یہاں تک انے کی زحمت کیوں کی ٹیکسٹ کر کے بھی یہ عظیم اطلاع آپ دے سکتیں تھیں۔عاقب کو اسکے بھابھی کے بھائی والی بات پر تپ چڑھی۔

میں ٹیکسٹ کر کے اطلاع دوں یا منادی کروا کے آپ کو اس سے کیا۔شفق اسکی بے وجہ کے غصہ پر تپ کے بولی۔

آپ ہمارے ساتھ ہیں مطلب ہماری زمداری ہیں۔اس لیئے جائنگے بھی ہمارے ساتھ ہی۔عاقب کی اپنی ہی منطیق تھی۔

میری زمدادی اٹھانے والوں کی اللہ کے شکر سے کمی نہیں ہے۔آپ کو ہلقان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اور مجھے کس کے ساتھ جانا ہے یہ میں طے کرونگی آپ نہیں۔ایویں حکم چلارہے ہیں۔

Ok bye everyone see u soon allah hafiz.

شفق اس کے لال بھبھوکاچہرے پر دوسری نظرڈالے بغیر لفٹ میں غائب ہوئی۔

یہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے؟عاقب غصہ سے فون بند کرتا ہوا بولا۔

آپ کوکیوں فرق پڑرہا ہے وہ جس کے مرضی ساتھ جائے پھر وہ کوئی غیر تو نہیں اسکے رشتہ دار ہیں۔کہیں دال میں کچھ کالاتو نہیں ہے۔جو اسکے دوسروں کے ساتھ جانے پر آگ بگولا ہورہے ہو۔ثاقب نے رازداری سے پوچھا۔

Effect my foot.

عاقب نہوست سے بولا۔

پھر کیا فرق پڑتا ہے بھائی اور اگر پڑتا ہے تو ہمیں بتائیں لگلے سال کل کے دن آپ کی بھی انگیجمنٹ انیورسری ہوگی۔

تم روکو بتاتاہوں ابھی۔راحب فوراً لفٹ میں غائب ہوا۔

ہاں تو بچہ دے دیا جواب آپ نے اپنی ماما کو۔عاقب نے ابھی آدھا ناشتہ ہی ختم کیا تھا کی دادو نے سوال کیا۔سپون پر اسکی انگلیوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔پھر خود کو قدرے ریلکس کرتے ہوئے گویا ہوا۔

کیسا جواب دادو؟انجان بننے کی بھرپور کوشش تھی یہ جانتے ہوئے بھی کی دادو کے ساتھ سبھی کی نظریں ابھی اسی پر مرکوز ہے۔وہ تو شکر تھا کی عزرار صاحب لوگ پہلے ہی آفس کے نکل چکے تھے ورنہ وہ بھی شروع ہوجاتے۔

بیٹا میں آپ کی دادو ہوں آپ میرے دادا بننے کی کوشش نا کریں۔چار دن ہوگے ہیں اپ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔دادو رعب سے بولیں۔

دادو یارآخر جلدی ہی کیا ہے۔آپ ہی کہتی ہیں نا تقدیر میں جوجب لکھا ہوتا ہےتب ہی ہوتاہے۔میری قسمت میں بھی جب ہونا ہوگا ہوجاے گا۔عاقب دوبارہ پلیٹ پر نظر گاھرتے ہوئے بولا۔جس پر سب کی ہنسی نکل گئ۔پھر دادو کی گھوری پر فوراً سمٹ بھی گئ تھی۔

واہ بیٹا شاباش ہے تم پر میری بات مجھے ہی لوٹا رہے ہو۔لیکن بات پوری تو کہو میں نے تو یہ بھی کہا تھاکی تقدیر کے ساتھ ساتھ تدبیر بھی کرنی پڑتی ہے۔جو ہم انسان کرتے ہیں۔اور تم کیا کر رہے ہو کبھی بات کو گھماکر تو کبھی غصہ کرکے صرف ٹالے جارہے ہو۔

دادومیں ٹال تو نہیں رہا۔صرف کہرہاہوں کی وقت انے پر ہوجاے گی۔عاقب دادو کا غصہ دیکھ کربیچارگی سے بولا۔

نہیں ٹال رہے تو اچھی بات ہے۔تمہاری ماں بتارہی تھی کی تمہاری خالہ نے وفا کے لئے تمہیں پوچھاتمہارا کیا خیال ہے۔دادو تو قدرے آرام سے بول کر عاقب کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔باقی سب دادو کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے دادو نے خدا ناخواستہ وفاکی جگہ وباء کہاہو۔

دادو وفاآپی وہ ہمیں دیکھ کر اپنے بالوں کو ایسے جھٹکادیتی ہیں جیسے ہمیں پٹک رہی ہو۔دادو پلز میری شفی کو میری بھابھی بنا دیں نابھائی پلز۔الینہ دادو کے بعدعاقب کو دیکھ کر منت بھرے انداز میں بولی۔

کیا پاگل پن ہے عالی۔اینڈ دادو وفا کے بارے میں آپ لوگ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟پہلے الینہ کو خاموش کرتا پھر دادو سے سوال کیا۔

کیوں بھئی کیوں نہیں سوچ سکتے ایک وہی لڑکی تو ہے جسے تم اپنے آس پاس ہماوقت منڈرانے دیتے ہو۔جانتی ہوں شفق سے تو تمہاری سات پشتوں کی دشمنی ہے۔شفق کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے تھاوفا کے بارے میں تو ہمیں بہت پہلے سوچ لیناچاہئے تھا۔

ایک تو میرا دل کرتا ہے کی میرے پاس ایک جادو کی چھری ہو اور میں اسے گھماکر اس چھوٹی آفت کو یا توغائب کردوں یاآپ لوگوں کے دماغ سے نکال دوں۔عاقب بار بار اسکے ذکر سے زچ ہوکر بولا۔

بھائی ایساکریں محبت کی چھڑی گھمایں اسی دل میں شفی کو بسائیں اور اپنی دل کی دنیاں میں اسے غائب کردیں۔

اور ہاں اس کے دماغ سے کچھ وقت کے لیئے ہمیں نکال کے لیئے شادی کر کے ہنی مون پر نکل جائیں۔راعب نے راغب کی ادھی بات مکمل کی اب دونو کے نازک گردن زبان کے گستاخی کی سزا بھگت رہے تھے۔

چھوڑو دونو کو کونسا غلط کہا۔ایک تو وہ بھلی مانس بچی ہوناہو تمہیں اسے گھسیٹنا ضرور ہوتا ہے۔

دادو ایک تو بھلا لفظ کو آپ اس آفت کے لیئے استعمال کر کے توہین نا کریں پلز۔عاقب فوراًدونو کو چھوڑتا عاجزی سے بولا۔

ٹھیک ہے پھر شفق نہیں وفا نہیں تو پھر کل تمہارے ماما بابا کی شادی کی سالگرہ میں ہمیشہ کی طرح بہت سے بزنس مین کی فیملیاں آئینگی اس میں سے کوئی لڑکی پسند کر لینا۔دادو نے ایک اور فرمان جاری کیا۔عاقب کا منہ جو فوک کے لیئے کھولا تھا دادو کی بات پر کھولا کا کھولا رہ گیا کچھ ایسا ہی حال باقی سب کا تھا۔

دادویہ آپ ہی ہے ناجو پارٹی میں موجودلڑکیوں کو دیکھتے ہی استغفراللہ کا ورد شروع کردیتی تھیں اور اب اپنے راج دولارے پوتے کو انھیں پسند کرنے کو کہہ ہی ہیں۔راحب صدمہ سے بولا۔

ہاں بھئی اب میں نے ایسی کیا انوکھی بات کردی ہے۔صاحب زادے کو میچور لڑکی چاہئے ساتھ اٹھائیس انتیس کی ہو یا انکی ہم عمر ہواب ایسی لڑکیاں تو ایسی ہو ہونگی پرکٹی۔ ۔دادو نے اس میچور اور عمروالی بات کو پکڑ ہی لیاتھا۔

میری تو سمجھ نہیں آرہاہے یہ اینورسری پارٹی ہے یا بھائی کاسوئیمبر۔ہائے ایساچانس کاش مجھے ملتابھائی میں نے تومر کر بھی مس نہیں کرناتھااور ایک آپ ہیں جو ناک منہ بنارہے ہیں۔راعب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔

اچھادادو ویلے کل کشمالہ انٹی کس سلسلہ میں این تھیں۔ثاقب نے جان بوجھ کربات نکالی۔

وہ انھوں نے اپنے گھر شفق کو اتے دیکھا تھا بہت تعارفیں کر رہی تھی بچی کی اور گے ہاتھوں گھر کا اڈریس بھی مانگ رہی تھی۔دادو عاقب کو دیکھتے ہوئے ثاقب سے مخاتب تھیں۔

ان کے گھر کا اڈریس لیکر کیا کرنا تھا کیا وہاں بھی جاکر آپ کی بچی کی شان میں قصیدہ پڑھنے تھے۔عاقب نے غیر ارادی ،طور پر پوچھ تو لیا لیکن سب کی نظر محسوس کرتے ہی بات بدل دی۔

شفق کا رشتہ مانگنے اور کس لیئے۔ویلے تمہیں اس سے کیا تم جاؤ آفس کام کرو لڑکی تو تمہیں تین دن بعد پسند کرنی ہے نا۔

ہاں مجھے کیا اچھا اللہ حافظ۔عاقب بھی سر جھٹکتا سب کو وہاں سے نکل گیا۔

دادو یہ کیا اپنے کشمالہ انٹی کو سچ میں۔ثاقب صدمہ سے اپنے الفاظ بھی پورے نہیں کر پایا۔

بیٹا عمر میری ہورہی ہے اور سنائی کم تم لوگوں کو دینے لگا ہے۔میں نے کہا کشمالہ نے نمبر منگا تھا۔لیکن یہ تو نہیں کہا کی میں نے دیا بھی۔

اب اس کا کیا مطلب ہے دادو؟

اتنی بڑی یونیورسٹی کے پروفسر بن گئے ہو عقل ابھی بھی گھٹنوں میں ہی ہے۔دادو نے ثاقب کو گھورا۔

دادو آپ بھائی کو چھوڑیں اور بتائیں نا آپ نے کیا کہا؟ الینہ بے صبری اٹھ کر دادو کے چیر کے پاس آئی۔

بھئی کہنا کیا تھا میں نے سیدھے کہدیا کی شفق ہمارے عاقب کی منگیتر ہے اور ایک ہفتہ میں سادگی سے دونو کا نکاح ہے۔شادی شائد ابھی نا ہو کیوں کہ بچی پڑھ رہی ہے۔دادو نے ایسے بتایا جیسے کوئی پرانی خبر ہو۔

دادو سچی میں۔الینہ حیرت کے سمندر میں غوطہ لگاتی ہوئی بولی۔

اب کیا اس عمر میں میں جھوٹ بولونگی۔دادو سب کو گھور کر بولی۔

جھوٹ تو آپ نے بولا ہے۔وہ بھی ناممکن والا۔راعب نے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

شرم کرو لڑکے اپنی دادی کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔

اچھا تو دادو بچپن میں ہمارے ساتھ بھائی کی منگنی کی بھی ہوئی تھی ۔جو ہمارے ناقص دماغ میں فٹ نہیں۔راعب نے ہار نہیں مانی۔

بیٹاجب تم لوگوں کو اپنی یاد نہیں تو بھائی کا کیا خاک یاد رکھتے اور میں تم لوگوں کو بتادوں کے دو سال پہلے ہی میں شفق کے والدین سے اسکاہاتھ مانگ چکی ہوں۔تم لوگوں کو اس لیئے نہیں بتایاکہ تم لوگ ہلکے پیٹ کے مالک ہو۔اور تمہارے اس بھائی صاحب کو بتانادو۔یہ بات گھر میں سبھی بڑے جانتے ہیں۔اب کوئی سوال نہیں چپ چاپ اپنے اپنے کام پر نکلواور ہاں عاقب کو معلوم ہوا تو تم لوگوں لی خیر نہیں ہے ۔دادو انکے اپر اتنابڑاانکشاف کا بم پھوڑکر انہیں ٹل جانے کوکہ رہی تھی۔

اچھانہیں پوچھتے لیکن یہ تو بتائیں کی اگے سب کیسے کرینگی۔مطلب بھائی کو کیسے مناینگی وہ بھی ایک ہفتہ میں نکاح کی بات بھی کرڈالی اپنے۔راحب نے کشمالہ انٹی والے بات کاحوالادیا۔دادو آرام سے اپنے جگہ سے کھڑی ہوئیں۔پھر سب پر ایک نظر ڈال کر آرام سے گویا ہوئیں۔

بیٹا میں تم لوگوں کی باپ کی ماں ہوں اگر تمہارے بھائی سیر ہے تو میں دوسیر ہوں۔اور ثاقب رات کو سونے سے پہلے تم میرے کمرے میں آنا۔تم سے کچھ ضروری کام ہے۔دادو انہیں حیران چھوڑ کر ملازمہ کے ساتھ ڈائنگ حال سے نکل گئیں۔

بھائی آپ کے خیال میں دادو کیسے مناینگی بھائی کو۔راحب ثاقب سے مخطاب تھا۔ثاقب نے کاندھے اچکاکر لاعلمی کا اظہار کیا۔

Hi miss shfaq

صارم جو شفق کا کلاس فیلو تھاشفق کے کلاس سے نکلتے ہی اسکے پیچھے ہوا۔

Hi.

شفق سپاٹ انداز میں کہتی اگے بڑھی۔کیوں کہ اسے صارم کی گہری نظریں اور انداز تخاتب سے سخت کوفت ہوتی تھی۔صارم شہباز ایک امیر باپ کا بگڑا ہوا شہزادہ جس کے آس پاس ہماوقت لڑکے لڑکیوں کی بھیر ہوا کرتی تھی وجہ اسکے پاپا کا ڈین ہوناتھا۔پرشفق کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

How are u?

وہ ان سے دو قدم اگے چل رہاتھا۔

Fine!

شفق الینہ کا ہاتھ پکڑتی مین گیٹ سے باہر نکل گئ۔ صارم وہیں کھڑا اسکے نظروں سے اجھل ہونے تک اسکی پشت دیکھتا رہا۔اسکے نظروں کی تپش شفق اپنے پیٹھ پر محسوس کر رہی تھی اس لئے جلدی سائیڈ پر ہوئی۔

یار کیا ہے بے چارا صرف حال احوال ہی تو پوچھتا ہے۔اس میں بھی تم ایسے بھاگتی ہو جیسے بارہ گاؤں کی پولیس پیچھے پڑی ہو۔الینہ ہاتھ چھوڑا کر ہانپتے ہوئے بولی۔جو تیز تیز چلنے کی وجہ سے سانس پھول گئ تھی۔

مجھے نہیں پسند اور یہ بات میں اس بندے کو پچھلے تین سال سے جتا جتا کر تھک گئی ہوں لیکن ڈھیٹ بندے کے دماغ میں ہی نہیں بھیٹتا۔شفق غصہ سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

کس کے دماغ میں کیا نہیں بیٹھتا بھئی۔پیچھے سے ثاقب کی آواز ای تو دونو نارمل ہوئی۔

کوئی نہیں بھائی ہم یوں ہی بات کر رہے تھے۔

اچھا ثاقب سنیں۔

ہاں جی سنائیں۔ثاقب الینہ کی طرف جھکتے ہوئے شوق انداز بولا۔

سینس پلز۔شفق نے اپنی ہنسی روکی الینہ کا رنگ ثاقب کے انداز پر سرخ ہوچکا تھا۔الینہ یوں تو بہت بولڈ تھی لیکن ثاقب کے بولتے ہی اسکی بولتی بند ہو جاتی۔

ابھی تک وہی کرتے آرہا ہوں پیاری بہنا۔خیر اب یہ نہیں بولیں گی۔تم گاڑی میں بیٹھو تمہاری گاڑی ڈرائیور پہونچا دیگا۔عاقب کے ماما بابا کی نیکسٹ ڈے انیورسری تھی سو وہ لوگ آج شوپنگ

پر جارہے تھے اور سب کی سختی سے اوڈرس تھے کی شفق کو بھی لازمی آنا ہے۔جس کی پرمیشن وہ دادو کی مدد سے شفق کے بھیا سے لے چکے تھے۔

ہائے بے مروت لوگ اتنی دیر سے آئے تب سے ہم یہاں انتظار کر رہے ہیں بھوک سے الگ براحال ہے ۔انکے مال میں داخل ہوتے ہی المزہ نے دہائی دی۔وہ لوگ ابھی فرسٹ فلور پر ہی انکا انتظار کررہے تھے۔اور خلاف معمامول پہلی بار عاقب بھی انکے ساتھ تھا۔جس کی شکل پر دوپہر کے ساڑھے تین بجے بھی بارہ بج رہے تھے۔

سوری المزہ آپی بس ٹرافک میں پھس گئے تھے آپ تو جانتی ہیں حیدرآباد کی ٹرافک ۔شفق نے معذرت کے ساتھ وجہ بھی بتائی جو درست بھی تھی۔

ہاں ایک آپ لوگوں کو ٹرافک ملی باقی سب تو بائی ایئر آئیں ہیں نا۔عاقب نے اسے گھور کر کہا آخر سب کو انتظار کرانے والا خود آج انتظار کا مزہ چکھا تھا غصہ تو آنا ہی تھا۔

باقی سب کا پتا نہیں لیکن آپ کی گرم دماغ کو دیکھ کے لگ رہا ہے کی آپ سورج کے کافی قریب سے آئیں ہیں۔جواب حاضر تھا شفق کی طرف سے۔

مزاج کی بات توآپ ناہی کریں چھوٹی آفت صاحبہ جس طرح سے آپ آج کل میرے مزاج پر اثر اندازہورہیں ہیں۔دل کرتا ہیں کی آپ کو پلوٹو پر چھوڑاؤں۔عاقب دانت پیس کر بولا۔

پہلے آپ کوئی سمندر پی کر ٹھنڈے ہوجائیں پھر مجھے چھوڑ آئیے گا۔شفق نے اتنے آرام سے کہا جیسے سچ میں عاقب اسے وہاں چھوڑنے کا ارادہ رکھتاہو۔

تم۔ابھی عاقب کی بات درمیان میں ہی تھی کے ثاقب نے روکدیا۔

اچھا اچھا آپ دونو ہوائی اور زمینی سفر کے مزاج پر ہونے والے اثرات پر بعد میں تفصیلی تبصرہ کرلے نا۔پہلے جس کام کے لئے آے ہیں وہ کر لیتے ہیں یعنی شوپینگ۔ثاقب نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا ورنہ انہیں تو روکنا نہیں تھاکیونکہ دونو کا ایک دوسرے سے خدا واستہ کا بیر تھا۔

پتا نہیں دادو کا پلان کام کرے گا کی نہیں۔ثاقب نے انہیں ایک دوسرے کو گھورتادیکھ سوچا۔

دونو نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ہونہ کرتے لڑکے جینس سائیڈ اور لڑکیاں لیڈیز سائیڈ پر چلی گئیں۔

اب بس بھی کردو یار اور کتنا پسند کرنا ہیں۔تھیم کے حساب سے نیوی بلیو کلر تم لوگوں کے سامنے ہے کوئی بھی اٹھاؤ اور چلو۔ایک گھنٹے سے صرف دکان کے کپڑے جمع کے ہیں خریدا کچھ نہیں۔اس لئے میں لڑکیوں کے ساتھ انے کے خلاف تھا۔راعب نے جھنجھلا تے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے کے اندر سبھی لڑکے اپنی خریداری کرکے آچکے تھے اور لڑکیوں نے ایک کپڑا تک نہیں خریدے تھے تب ہر پانچ منٹ پر کوئی نا کوئی اپنا جلا بھونا فقرا کس رہا تھا جس کا لڑکیاں کوئی اثر نہیں لے رہی تھی کیوں کہ بات یہاں شوپنگ کی تھی۔

عالی تم سب پسند کرو میں بک سیکشن سے آتی ہوں۔شفق الینہ کو کہتی اٹھی۔

لیکن تم نے بھی تو شوپنگ نہیں کی ہے۔الفشہ بولی۔

آپی آپ لوگ لئیں میں ابھی پانچ منٹ میں آئی۔وہ کہتی تھرڈ فلور کی طرف گئی۔

اب یہ چھوٹی آفت کہاں گئی؟عاقب جو ابھی فون پر بات کرکے کے لوٹا تھا اسے جاتا دیکھ کے پوچھا۔

بھائی آپ سے اس نام سے نا بلائیں اسے سخت چڑ ہے اس سے۔

ہاں تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں۔آفت کو آفت ہی کہتے ہیں۔اور جلدی ختم کرو تم سب یہ گھر میں مہمان آنا شروع ہوچکے ہیں۔اب سب جلدی جلدی شوپنگ کر رہے تھے۔کیوں کہ عاقب جان پے کھڑا تھا۔سارے لڑکوں نے سکھ کی سانس لی۔

شفی یہ ڈریس دیکھو تم پر بہت سوٹ کرے گا۔دیکھو کتنا خوبصورت کام ہے اس پر۔شفق کے اتے ہی الینہ نے اسے نیوی بلیو کلر کا خوبصورت فراک دکھا تے ہوئے کہا۔

پیارا تو سچ میں بہت ہے۔لیکن میں تو ڈریس لے چکی ہوں۔یہ دیکھو۔وہ شاپر دیکھا تے ہوئے بولی۔

واٹ !لیکن کب ابھی تو تم بکس شاپ پے گئی تھی نا۔المزہ حیرانگی سے بولی جبکہ الینہ کا منہ سوج چکا تھا۔

شفی جھوٹ نابولوتم پہلے بھی ایسا کر چکی ہو۔الینہ منہ بناکر بولی۔جب بھی وہ دونو شوپینگ پر اتے تھے شفق ایسا ہی کرتی تھی ایک دن تنگ آکر الینہ کے پوچھنے پرشفق نے اسے جواب دیا تھا"عالی حیدر مینشن کے لوگوں کی مجھ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اپنی خوداری کے راستہ میں کسی بھی محبت کو آڑے نہیں انے دے سکتی کیونکہ یہ میری آناکوگوآرانہیں"جس الینہ نے بہت واویلاکیاتھالیکن شفق اپنے موقف سے ایک انچ نہیں ہلی تھی۔

ہاں آپی وہیں گئی تھی ایک شاپ پر یہ ڈریس پسند آگیاتھا تو خرید لیا پھر لیٹ بھی ہورہے تھے نا ہم۔

مطلب تم نے پیمنٹ کردی۔راحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی بھائی بابا نے آج ہی میرے کارڈ میں پیسے ڈالے تھے تو سوچا یوز کر کے دیکھتی ہوں۔شفق سب کی سنجیدہ شکل دیکھتے ہوئے مسکراکر بولی۔

جب اپنے خود ہی پیمینٹ کرنی تھی تو آتی بھی خود ہی۔عاقب نے ناگواری سے کہا۔

ابھی بھی میں آپ کے ساتھ نہیں آئی سو گولہ باری نا ہی کریں۔وہ شفق ہی کیا جو جواب نا دے۔

لیکن تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔دادو اور ماما لوگوں نے اسپیشل کہا تھا کی تمہیں شوپنگ کرنی ہے۔ایون بابا نے بھی کہا تھا۔راغب نے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

اچھا بابا سوری اب آپ لوگ اپنا منہ اور موڈ ٹھیک کریں اور گھر جائیں میں بھی چلونگی ۔

کیا مطلب چلونگی تم گھر نہیں آرہی؟زوفشہ نے حیرانگئی سے پوچھا۔

نہیں زوفی ابھی آپ کے گھر میں رشتہ دار ہونگے میں ان فٹ محسوس کرونگی۔سو میرے بھابھی کے بھائی بھی اسی مال میں ہیں اور وہ گھر بھی آرہے ہیں تو میں انکے ساتھ چلونگی۔اور کل جلدی انے کی پوری کوشش کرونگی۔

جب اپنے خود ہی جانا تھا تو یہاں تک انے کی زحمت کیوں کی ٹیکسٹ کرکے بھی یہ عظیم اطلاع آپ دے سکتیں تھیں۔عاقب کو اسکے بھابھی کے بھائی والی بات پر تپ چڑھی۔

میں ٹیکسٹ کرکے اطلاع دوں یا منادی کرواکے آپ کو اس سے کیا۔شفق اسکی بے وجہ کے غصہ پر تپ کے بولی۔

آپ ہمارے ساتھ ہیں مطلب ہماری زمداری ہیں۔اس لیئے جائنگے بھی ہمارے ساتھ ہی۔عاقب کی اپنی ہی منطق تھی۔

میری زمدادی اٹھانے والوں کی اللہ کے شکر سے کمی نہیں ہے۔آپ کو ہلقان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اور مجھے کس کے ساتھ جانا ہے یہ میں طۓ کرونگی آپ نہیں۔ایویں حکم چلارہے ہیں۔

Ok bye everyone see u soon allah hafiz.

شفق اس کے لال بھبھوکاچہرے پر دوسری نظرڈالے بغیر لفٹ میں غائب ہوئی۔

یہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے؟عاقب غصہ سے فون بند کرتا ہوا بولا۔

آپ کوکیوں فرق پررہا ہے وہ جس کے مرضی ساتھ جائے پھر وہ کوئی غیر تو نہیں اسکے رشتہ دار ہیں۔کہیں دال میں کچھ کالاتو نہیں ہے۔جو اسکے دوسروں کے ساتھ جانے پر آگ بگولا ہورہے ہو۔ثاقب نے رازداری سے پوچھا۔

Effect my foot.

عاقب نحوست سے بولا۔

پھر کیا فرق پرتا ہے بھائی اور اگر پرتا ہے تو ہمیں بتائیں لگلے سال کل کے دن آپ کی بھی ا ینگجمنٹ انیورسری ہوگی۔

تم روکو بتاتاہوں ابھی۔راحب فوراً لفٹ میں غائب ہوا۔

داددوآپ کے خیال میں یہ درست ہوگا؟میرا مطلب ہے کی کیا پلان کام کرے گا۔ثاقب نے دادو کا عظیم منصوبہ سن کے تشویش سے پوچھا۔

کیوں تمہیں اپنے دادو کی منصوبہ بندی پرشک ہے۔دادونے اسے گھور کر بولیں۔

بلکل نہیں دادو اگرراعب کی زبان میں بولوں تو آئیڈیا دھانسو ہے لیکن آپ بھی تو دیکھیں ہم جال بچھاکس کے لیئے ہیں وہ کوئی مرغانہیں ہے پورا کا پورا ببر شیر ہے اگر اسے بھنک بھی لگ گئی میں برابر شریک ہوں اس سب میں توآپ تو بچ جائنگی وہ مجھے چورستہ پر کھڑاکرکے جوتے مارے گا۔ثاقب نے دادواپناخدشہ ظاہر کیا۔

بیٹااس سے اچھاتھاکی میں باقی بچوں کی مدد لے لیتی کم ازکم وہ ایسی بزدلانہ بتائیں تو ناکرتے۔ارے بھائی کی خوشی کے لیئے اتنا نہیں کرسکتے۔دادو نے اسے جھڑکا۔

دادو میں نے تو صرف بات کی ہے۔اگر اس سب کے بعد بھائی کا ردا عمل شدید ہواتو۔یہاں بات صرف پل دو پل کی نہیں ہے زندگی بھر کاساتھ ہے۔اور دونو فمیلی پر جو اثرات ہونگےوہ تو ہونگے ہی لیکن شفق کا سوچیں۔میں اسی لیئے پریشان ہورہا ہوں وہ مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے۔ثاقب کاڈر بھی قابل غور تھا دادو بھی کچھ دیر سوچ میں ڈوب گیئں۔پھر کچھ توقف کے بعد بولیں۔

تمہاری بات بلکل درست ہے لیکن دیکھناانشااللہ اس کی نوبت نہیں آےگی۔اور تم ہی سوچو کیاعاقب کے لیئے شفق سے بہتر کوئی ہوسکتاہے۔تم نے اپنی آنکھوں سے اسے ثمر کے جانے کے بعد ٹوٹتے دیکھ ہے۔یاد ہے اس حادثہ کے بعد پہلی بارعاقب ہمارے ساتھ کب بیٹھاتھاجب پہلی بار شفق گھرآئی تھی۔اور پہلی بارا سے میں نے ہنستے بھی تبھی دیکھاتھاجب وہ اور شفق لڑرہے تھے اور اسنے شفق کے دوپٹہ پرجیم گرادیاتھا۔بیٹاشفق ہمارے گھر یوں ہی نہیں ائی یوں ہی وہ ہمیں عزیز نہیں ہوئی اس سب میں اللہ کی مصلحت تھی۔ایک وہی لڑکی ہے جو میرے پوتے کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرسکتی ہیں۔ہاں جانتی ہوں میں یہاں خودغرضی سے کام لے رہی ہوں لیکن باخدامیرا ارادہ نیک ہے۔میراعاقب ہیرا ہے ہیراوہ شفق کو پھولوں کی

طرح رکھے گا۔میں بس اپنے آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کو ہنسی خوشی بستے دیکھناچاہتی ہوں۔زندگی نے ہر خوشی دی بس اب یہ آخری خواہش پوری کردے پھر سکون سے اس دنیاں سے جاپاؤنگی ورنہ مرتے وقت میرے آنکھوں سے اسکاوہ روتابلکتاچہرہ نہیں جائے گا۔دادو گلوگیرلہجہ میں بولیں۔ثاقب نے پہلی بار دادو کو یوں روتے دیکھاتھا۔

۔آپ فکر نا کریں دادو میں سارے انتظام کردونگااور آپ یہ مرنے ورنہ کی بتائیں ناکریں آپ نے تو ابھی اس چھوٹی آفت اور ہٹلر کے بچے کھلانے ہیں۔ثاقب نےدادو کے گرد اپنے بازو پھیلا کر انہیں حوصلہ دیا۔ساتھ انکا موڈ بھی فریش کرنے کی کوشش کی۔ تبھی وہاں نجانے کہاں عاقب نمودار ہوا۔

کیا بات ہے بھئی بڑی رازو نیاز چل رہاہے۔اس نے دادو کی دائیں جانب اپنی جگہ بنائی۔

کل کے سارے انتظامات ہوگئے؟دادو نے اسکی تفتشی نظروں سے بچنے کے لیئے سوال کیا۔

جی دادو سب ڈن ہے بس اسٹیج پر تازے پھول لگانے باقی ہیں وہ کل ہی ہوگا۔ویسے آپ دونو کیابتائیں کر رہے تھے۔عاقب پھر وہیں پہونچ گیا۔

کچھ نہیں بھئی ثاقب بتارہاتھاکی دس دن بعدبچوں کے فائل امتحانات ہیں۔تو میں کہہ ہی تھی کی الینہ کا تو اگے پڑھنے کاارادہ نہیں البتہ شفق ملک سے باہرجاکر پڑھناچاہتی ہے۔بس اسی بات سے اداس ہوگئی تھی۔دادو نے بات بنائی لیکن بات درست بھی تھی۔

ہممممم۔چلیں جو میں آپ کو بتانے آیاتھاوہ تو بھول ہی گیا۔دراصل دادو میں کل پارٹی کے بعد پرسوں صبح صبح ہی آفس کے کام سے دس بارہ دن کے لیئے ملک سے باہرجارہاہوں۔عاقب نے تو گویادھماکاکیا۔اور دادو اپنے پلان کو فلاپ ہوتادیکھ کر تو صدمہ میں ہی چلی گئی۔کچھ ایسا ہی حال ثاقب کاتھا۔

کیوں کیاضرورت ہے؟دادو کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

ارے آپ دونو تو ایسا رد عمل دیر ہے ہیں جیسے میں پہلی بار جارہاہوں ہمیشہ ہی تو جاتا ہوں میں۔عاقب ہنستے ہوئے بولا۔وہ ہمیشہ مہینے دو مہینے شہر سے باہر ملک سے باہر اتے جاتے رہتاتھا۔لیکن اب اسے کون بتائے کی اسے اس بار کے ٹرپ نے دادو کے پورے منصوبہ پر پانی نہیں بلکہ پورا سمندر بہادیاتھا۔ابھی تو صرف پلان ہی بنا تھا عمل باقی ہی تھا اور فلاپ بھی ہوگیا۔

اچھاآپ لوگ باتئیں کریں میں پیکنگ کرلوں کل تو ہو نہیں پائے گی۔شب بخیر۔عاقب دادو کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور چل بھی دیا۔

اب کیا ہوگا ثاقب جب دولہا ہی نہیں ہوگا۔دادو صدمہ سے بولیں۔

ویلے دادو اچھاہی ہوابھائی نے وقت رہتے بتادیا ورنہ ساری تیاری کے بعد بتاتے توپریشانی ہوجاتی۔اینڈ میں آپ کو منع کرنے ہی والا تھا۔دادو ابھی شفق کے امتحانات ہونے والے ہیں۔وہ ایک ہونہار سٹوڈنٹ ہے اس سب سے ڈسٹرب ہوجاتی۔آپ اداس ناہوں جب تک بھائی

لوٹیں گے تب تک اگزامس بھی ہو چکے ہوں گے۔ثاقب کی بات پر دادو نے بھی سر ہلایا شائد یہی درست تھا۔منصوبہ پر عمل تو کرنا ہی تھا تھوڑا تاخیر ہی سہی۔دادو یہ سوچ کر مطمئین ہوگئی تھیں۔

رات کے تقریباً بارہ بجے کے قریب پارٹی اختتام کو پہونچی تھی جس کی خاص وجہ بارش کے موسم کا ہونا تھا۔آسمان بادلوں سے بھر چکا تھا۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہوچکی تھیں۔تبھی کزن پلٹن کے شیطانی دماغ آئیڈیا آیا تھا کی اس موسم کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔اور اب سب گارڈن میں محفل لگائے بیٹھے تھے۔

عالی دیکھو رات بہت ہوگئی ہے اب ڈرائیور سے کہکے مجھے ڈراپ کروادو پھر تم بیٹھ جانا۔

یار کیا ہے چلو انجوئے کرتے ہیں بھیا بھابھی بھی تو گھر پر نہیں ہے۔اکیلے کیا کروگی۔بیٹھو چپ چاپ۔الینہ نے اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا۔

کیا ہوا ہے الینہ؟

ہونا کیا ہے گھر ڈراپ کردو کی ضد کررہی ہے محترمہ جبکہ بھیا بھابھی کسی دوست کی شادی پر گئے ہیں۔میڈم کا کہنا ہے کی یہ گھر جاکر انکا انتظار کرلیگی۔الیبنہ شفق کو گھورتے ہوئے وجہ بتائی۔

پھر تو تم جانے سے رہی ویلے بھی کل سنڈے ہے میں دادو کوبتاآتا ہوں وہ تمہارے بھیاکو کال کردیں کی تم کل شام تک گھر اؤگی۔

نہیں راحب بھائی سنئیں تو۔۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔لیکن راحب اندر جا چکا تھا۔

کیوں لٹل گرل ٹروتھ اینڈ ڈیرگیم سے ڈر لگ رہا ہے کی کہیں کوئی سچ باہر نا آجائے۔یہ وفا تھی سلیو لیس ڈریس میں نفاست کئے گئے میک اپ جو اپنے کاندھے سے بشکل نیچے اتے بالوں کو بار بار اپنے انگلیوں سے رول کر رہی تھی۔اور یہ پہلی لڑکی تھی جسے اسنے عاقب کے ساتھ دیکھا تھا جس سے بات کرتے ہوئے ہٹلر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب نہیں ہورہی تھی۔خیر مجھے کیا۔کونسا میں ہٹلر پرمرتی ہوں۔شفق سر جھٹکتے ہوئے بیٹھ گئی۔

بلکل نہیں کیونکہ جھوٹ میں بولتی نہیں اور سچ سے مجھے ڈر لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔شفق اپنے ازلی کونفیڈینٹ سے بولی۔جس پر وفا کے ساتھ بیٹھے عاقب نے فون سے نظر اٹھا کے اسے دیکھا۔جو

تھیم کے حساب سے نیوی بلیو زمین تک چھوتی فراک جس کے گلے اورآستینوں پر باریک سلور کام تھا سیم کلر سکارف سے چہرا کور کئے میک اپ کے نام پر پنک لیپسٹک لگآے جو اسکی گلابی گالوں سے کافی مل رہا تھاکمال کی جاذب نظر لگ رہی تھی۔عاقب نے فوراً اپنی نظروں کو فون پر مرکوز کی۔

Ok lets see.

وفا اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا دیتی ہوئی بولی۔

پھر وفا نے ہی بوتل گھمائی جو سیدھا الینہ پر آکر رکی تھی۔

بولو الینہ ٹروتھ اور ڈیر

ٹروتھ۔اوکے

کہنا چاہو۔وفا i love u توکوئی ایساانسان جو یہاں پر موجود ہو اور تم اسے ہگ کرکے ہارٹ فولّی ثاقب پر نظر گاڑھتی شیطانی مسکراہٹ کو ہونٹو پے سجائے ہوئے پوچھا۔

My one and only best friend shfi i love u yaar .

الینہ شفق کے گلے لگتے ہوئے بولی سب نے خوب ہوٹینگ کی۔

Poor saqib.

وفامصنوعی افسوس سے بولی۔

میں انکی محبت کی گہرائی کو جانتا ہوں۔آئی تھینک عالی لکی ہے کی اسکی شفق جیسی دوست ہے۔ثاقب نے

اوکے نیکسٹ۔وفاپھر بوتل کو درمیان سے پکڑکر گھمایا۔

راحب بولو کیا؟

ٹروتھ ۔راحب زرا رعب سے بولا

راحب بھائی کو ٹاسک میں دونگی۔شفق آنکھوں میں شرارت کا جہاں بسائے اگے ہوئی۔کیوں کہ کچھ دن پہلے ہی اسے راحب کی ایک کمزوری ہاتھ لگی تھی۔

دیکھو پھسا مت دینا تم۔راحب کو اسکی شیطانی مسکراہٹ دیکھ آس پاس کہیں خطرے گھنٹی سنائی دی۔

اللہ توبہ بھائی میں آپ کو ایسی لگتی ہوں؟شفق نے اس وقت معصومیت سارے ریکارڈ توڑنے کی قسم اٹھائی۔

تم جتنی فسادی ہو میرے بھائی کو تک ناکو چنے چبوا دیتی ہو۔پھر میں کس کھیت کی مولی ہوں۔راحب نے دہائی دی۔

اچھا اتنی توپ چیز ہے یہ لیٹل گرل؟وفا نے مذاق اڑایا۔

ابھی آپ مجھے جانتی کہاں ہے مس وفا میں تو اچھے اچھے بزنس ٹائیکون ہٹلر کی تک بولتی بند کر دیتی ہوں۔خیر ابھی راحب بھائی کے بارے میں جانتے ہیں۔شفق نے عاقب کی خونخوار نظروں کو خود پر جمی دیکھ کر واپس ای ۔

بھائی کوئی ایسا کام ایسی خواہش بتائیں جو آپ کی نا پوری ہوئی ہے نا ہو سکتی ہے۔اور اس بات کا لازمی خیال رکھیں کے اس دن ڈرائینگ روم میں آپ کے دوستوں کو چائے سروکس نے کیا تھا۔راحب بیچارے کا تو منہ ہی کھل گیا۔

سہی نام رکھا ہے بھائی نے تمہارا آفت ۔پھسا دیا شیطان کہیں کی۔راحب رونی صورت بنا کر بولا۔

جاؤں سو جان سے اس تکلم پی نثار

پھر سے فرمائے کیا آپ نے ارشاد کیا ۔

پیارے بھائی اب آپ مجھ سے پنگا لے رہے ہیں۔شفق نے وارن کرنا ضروری سمجھا۔

میری توبہ جو میں تم سے پنگا لوں۔راحب نے کان کو ہاتھ لگائے۔

توپھر ارشاد کریں انتظار کس چیز کا ہے۔

اوکے میں۔۔۔۔ میں۔۔ میں نا زندگی میں ایک آفیر چلانا چاہتا تھا۔سبکے منہ ہا میں کھلے۔ ایڈونچر کے لئے۔راح نے صفائی دی۔اب وہ کن کھیوں سے الفشہ کو دیکھ رہا تھا۔

ہاااا راحب ہم نے تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔وفا منہ کھول کر بولی۔ابھی راحب اپنی صفائی میں کچھ بولتا کی الفشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی شفق نے سرعت سے اسے بیٹھایا اور خود کھڑی ہوگئی۔

گائز پہلی بات تو یہ اٹس گیم۔اینڈ دوسری بات یہ مس وفا کی آپ سکہ کے دوسرے پہلو کو دیکھیں راحب بھائی کے لیئے الفشہ آپی اور انکی فیلنگس کتنی امپورٹنٹ ہے کی وہ یہ بات انکے سامنے بولنے سے بھی جھجھک رہے ہیں۔ورنہ لڑکوں کے لیئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے بقول

آپ کے آپ کی کلاس میں ہے نا۔اینڈ آپی۔اب وہ الفشہ کی جانب موڑی مجھے رشک ہے آپ کی قسمت پر اور مجھے فخر ہے کی میں آپ جیسے انسان کو اپنا بھائی مانتی ہوں۔آئم پروڈ اوف یو بھائی۔شفق راحب کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے بولی۔

پاگل!دادو سہی کہتی ہے ساحرہ ہو تم۔راحب محبت سے اسکے سر پر چپت لگاکربولا۔

اور ہاں کل آپی کو لنچ کرائے گاورنہ زندگی بھر طعنہ لے گا۔شفق اپنی جگہ پر بیٹھتی زور سے بولی۔ماحول پھر سے خوشگوار ہوگیا۔

اب کی بار پھسے تھے ہٹلرؑ۔وفاتو پھولے نہیں سمارہی تھی۔سوال تو اسنے حفظ کر رکھاتھا۔

عاقب ٹروتھ اور ڈیر آئی نؤ تم ڈیر لوگے۔

No truth

Ok then tell us

تمہیں کیسی لائف پارٹنر چاہیئے۔وفا جلوے بیکھیر تے ہوئے نزاکت سے پوچھا۔

تم لوگوں کے پاس اس سے ہٹ کے سوال نہیں ہوتا ہے کیا؟

گیم کا سوال ہے جواب تو دینا ہوگا۔

اوکے ایسی لڑکی جو کونفیڈینٹ ہو میرے کاندھے سے کاندھا ملا کر چل سکے۔ایک منٹ کے لئے اسے دادی اور ثاقب کی بات یاد ائ اسنے ایک نظر اسے دیکھا لیکن وہ متوجہ نہیں تھی۔

وفا جیسی وہ بھی تو بزنس میں ہے کونفیڈینٹ ہے۔کسی کزن کی شوق آواز آئی وفا ابھی ہوا میں اڑتی کے عاقب نے "میں نے صرف سوال کا جواب دیا ہے "کہکر اسکے ارمان ہی ٹھنڈے کر دیۓ۔

کیا سب ٹروتھ ٹروتھ کر رہے ہیں اب دیکھیں میں کیسے ڈیر لیتا ہوں۔بوتل راعب کی طرف اتے ہی وہ اترا کے بولا۔

اوکے بھائی کوڈیر میں دونگی۔شفق اسکی تڑی دیکھتے ہوئے میدان میں آئی۔

چلو تم بھی۔کیا یادکروگی بولومیں کونساراحب بھائی کی طرح پھسونگا۔راعب کے مزاج ہی آسمان کو چھورہے تھے۔احسان کرنے کے انداز میں شفق کو اجازت دی۔

شفق آج ثابت کردینا کی تم میری بہن ہوسامنے والے کو منہ کے بل گرانا جانتی ہو۔زوفشہ نے ہانک لگائی۔

زیادہ ناجلو رنگ پہلے ہی کالا ہے۔راعب نے بھی وہیں سے مشورہ دیا۔

ہاں تو راعب بھائی کرنا آپ کو یہ ہے کی صرف کل کا دن زوفی سے لڑے بغیر غصہ کئے بغیر مسکراکر اسکے سارے حکم مانتے ہوئے گزارنا ہے جو کہ مستقبل میں آپ کو کرنا ہی ہے۔ایک راعب کے علاوہ سب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا کیوں راعب نے شکل ہی ایسی بنائی تھی۔پھر سینا تان کر اپنی جگہ پر کھڑاہوا۔

بھئی میری پنیشمنٹ بولومیں ہارگیالیکن فتنہ تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں یاد رکھنا۔راعب نے اسے گھورتے ہوئے باآواز بلند اپنی ہار تسلیم کی۔

راعب کی سزایہ تھی کے وہ کل سب کو اپنی پوکیٹ منی سے لنچ کرائے گا۔ناچاہتے ہوئے بھی بچارامعن گیا۔اب پھر بوتل گھمایاگیا۔اور نشانہ لگاشفق کا۔

اب پھسی نا جال میں بھئی جس جس کو اسنے فسایا ہے سامنے آئیں اپنا۔ حساب چکتا کرنے۔شفق کے طرف بوتل اتے ہی راعب نے اعلان کیا۔

شفق کو سوال میں کرونگی۔وفا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

اوکے کرلو ہم تو کبھی بھی بدلہ نکال لینگے اس شفق کی بچی سے۔راعب ہنتے ہوئے بولا۔

سو لٹل گرل یہ بتاؤ کیاآج تک تمہیں کسی لڑکے نے پرپوز کیا ہے۔

یہ کیسا فضول سوال ہے۔الینہ بیچ میں بول اٹھی اسے پتا تھا کی شفق کو ایسے سوال نہیں پسند۔

الینہ یہ گیم ہے اور سوال کرنا گیم کا اصول ہے کیوں گائیز ۔وفانے سب کی تائید چاہی۔

ہاں ہاں۔

کرنے والے کا میں منہ ناتوڑ دوں ۔شفق الینہ کوخاموش کرتے ہوئے بولی۔

اچھا خیر دوسرا سوال۔

یہ تو رول نہیں ہے۔

ہاں لیکن پہلے سے لنکڈ ہے تو جواب دینا ہوگا۔

تمہیں کیسا لائف پارٹنر چاہیے؟

افففف اسے سوال نہیں ٹارچر کہتے ہیں۔

جواب تو خیر دینا ہے یا پھر سزا۔

سزا تو مجھے میرے پرائمری کی ٹیچر نہیں دے سکی تو اور کسی کے دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہیں۔شفق لمبی سانس لیکر سیدھا بیٹھتے ہوئے بولی نظر اپر اسمان پر چمکتے چاند پر تھی۔

ایسا انسان جو محبت سے پہلے عزت دینے کا قائل ہو۔اور تعریف کرنے سے زیادہ اعتبار کرنے کاقائل ہو۔اگر وہ میرے محرم رشتوں کے بعد میری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہو تو میں بھی اسکے محرم رشتوں کے بعد آنے والی پہلی لڑکی ہوں۔کیونکہ جو انسان عزت نہیں دیسکتا وہ محبت بھی نہیں دیسکتا ہے۔جو اعتبار ناکرے اسکی کی ہوئی تعریف کسی گالی سے کم نہیں ہوتی۔اور جس کی میں زندگی انسان اور اسکی حیثیت بنتی اور بدلتی رہے ایسے انسان کے ساتھ سے تنہائی بہتر ہوتی ہے۔بشمول عاقب سب کی نظریں اثر جمی تھی جس کی نظر دور آسمان میں چمکتے چاند پر تھی۔

ایسا بندہ تو تمہیں تمہارے مڈل کلاس میں ہی مل سکتا ہے۔وفاعاقب کی نظر اس پر دیکھ کر جل کے بولی۔

جی میں جانتی ہوں۔شفق ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

میں مڈل کلاس سے تعلق رکھتی ہوں اینڈ میرے ماما بابا کا کپل میرے لئے آئیڈیل ہے۔میں جانتی ہوں میں ماما جیسی پرفیکٹ نہیں ہوں بٹ میں اپنی زندگی میں بابا جیسا انسان ایکسپیکٹ کرتی

ہوں۔جنکی نظر کڑے دھوپ میں بھی ہم پر پڑے تو ٹھنڈے چھاوں کا احساس دے جاتی ہے۔جو لاکھ پریشانی میں بھی جب ہمیں دیکھتے ہیں تو ہونٹوں پر وہی نرم مسکراہٹ اور آنکھوں میں وہی میں سب ٹھیک کردونگا والی تحریر ہوتی ہے۔عاقب کی نظر اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی ایک تو چاند کی روشنی میں اسکے من موہنی سا چہرا اور دلکش لگ رہا تھا اپر سے اسکی سحر انگیز باتیں یہ لڑکی سچ میں لوگوں کو اپنا اسیر بنانا نے کا ہنر جانتی ہے۔یہ خیال اتے ہی عاقب بمشکل اپنی نظروں کا رخ بدلہ۔

اوکے اوکے اب نیکسٹ۔راعب کی آواز پر سب اس ساحرا کے سحر سے باہر آئے۔بوتل گھمایا گیا اور یہ پھسی وفا۔

ہاں !تو وفا ٹروتھ اور ڈیر خیر میں پہلے ہی بتادوں اپ جو بھی لئیں اپکا سوال یہی ہے کی اپ ون منتھ میں کتنی بار پارلرکو شرف بخشتی ہیں؟راعب ہنس کر بولا

راعب یہ کیسا سوال ہے۔وفا کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔البتہ سب اپنی اپنی۔ہنسی روکنے میں جوٹے ہوئے تھے۔

سوال تو سوال ہے وفاآپی۔الینہ نے بھی اپنی دوست کا بدلہ لینا ضروری سمجھا۔

ایک تو کتنی بار کہا ہے تم سے کی مجھے آپی نا کہا کرو کتنی بڑی ہوں میں تم سے۔آپی نے وفا کااور دل جلایا۔

ایک تو کزنس کے ساتھ یہی پروبلم ہوتی ہے بندہ اپنی عمر نہیں چھپاسکتا اور ویلے بھی اپ عاقب بھائی سے صرف دو سال چھوٹی ہیں۔خیر جواب دیں۔

دو بار ویلے مجھے اسکی بھی ضرورت نہیں ہوتی لیکن مجھے عادت ہے سو۔وفا اپنے بالوں کوانگلیوں میں گھماتی ہوئی بولی۔

اوکے نیکسٹ۔عاقب کے کہنے پر گیم دوبارہ سٹارٹ ہوا اور پھر یہ سلسلہ فجر تک چلتا رہا۔فجر کے وقت بھی عزرار صاحب کی آمد نے انھیں وہاں سے اٹھانے میں کامیاب ہوئے۔

7

آج الینہ اور شفق کاآخری پیپر تھا۔سینٹر پر روزانہ کے مقابل کافی رش تھا۔سٹوڈنٹس جو روزانہ پیپر ختم ہوتے ہی وہاں سے غائب ہوجایا کرتے تھےآج وہیں بڑے سے میدان میں کھڑے خوش گپیوں میں مصروف تھے کوئی اپنا اگے کا لائحا عمل بتا رہا تھا توکوئی تعلیم کو خیراباد کہنے کی خبر سنا رہا تھا۔غرض سبھی اپنے اپ میں مصروف تھے۔شفق اور الینہ بھی باتیں کرتی ہوئی پارکنگ کی طرف چل رہی تھیں۔۔کیونکہ آج الینہ کو شفق نے ڈراپ کرنا تھا۔یہ الینہ کی ضد تھی۔ابھی وہ لوگ پارکنگ میں پہوچے بھی نہیں تھے کی باہر راعب کو پچنی اپنی گاڑی کے پاس ٹہلتا ہوا دیکھ کر فوراً اسکے پاس آئے۔

تم لوگ گاڑی میں بیٹھو فوراً۔راعب انھیں دیکھتے ہی گاڑی کاڈور کھولتے ہوئے بولا۔دونو حیرانگی سے راعب کی سنجیدہ شکل دیکھنے گے۔

لیکن بھائی۔

پلز کوئی سوال نہیں گاڑی میں بیٹھو۔راعب الینہ کی بات کاٹ کر بولا پھر انکے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی وہاں سے اڑا لے گیا۔ان دونونے بھی اسکی سنجیدہ شکل دیکھتے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں کی۔گاڑی شہر کے سب سے بڑے ہوسپٹل کے پارکنگ میں روکتے ہی دونو ہونش میں۔

بھائی ہوسپٹل میں کون ہے؟ ۔لیکن راعب جواب دیۓبغیر انٹرس کی طرف بڑھ گیا۔یہ دونو بھی ہزاروں وسوسوں میں گھری راعب کی تقلید میں اندر داخل ہوئی۔جہاں پورا حیدر ویلا موجود تھا ساتھ ایک طرف شفق کے بھیا بھابھی بھی کھڑے تھے۔سب کی نظریں سامنے آئ۔سی۔یو۔ڈور پر تھی۔تبھی ڈاکٹر باہر آے۔

انھیں ہم نے آرامدہ پوزیشن میں بیٹھا دیا ہے۔اپ کو جو بھی کرنا ہے۔جلدی کریں زیادہ دیر انکا ایلیے رہنا ان کے لۓ ٹھیک نہیں ہے۔ڈاکٹر حدایت دیتۓ ہوۓ ایک طرف چلے گۓ۔اب سب کی نظر عاقب اورشفق کے بھیا پر تھی۔جبکہ شفق اور الینہ دادو کے صحت کا سنتے ہی رونے میں مگن ہوگئیں تھی۔شفق اسکے پاس آکر اسکے سر پرہاتھ رکھا پھراسے لیکر ایک سائیڈ پر گۓ۔پھر انھیوں نے جو بات کی وہ شفق کی پوری دنیا ہلاگئ۔وہ بس بے یقینی سے اپنۓ بھائی کو دیکھ رہے تھے۔اور باقی سب لوگ امید بھری نظروں سے اسے۔وہ شائد انکی امید بھری نظروں کونظر انداز

کر بھی دیتی لیکن جب دادو نے اپنے ڈرپ لگے نحیف ہاتھوں سے اسکا ہاتھ تھام کر آس بھری نظروں سے اسے دیکھا بس یہیں وہ ہار گئی۔کیوں کہ یہ ہستی بنا کسی رشتہ کے اسے بہت عزیز تھی۔

شفق ابراز والد ابراز قادر کیاآپکو عاقب حیدر والد عزرار حیدرایک لاکھ کے عوض قبول ہے۔مولوی صاحب تیسری بار پوچھ رہے تھے۔وہ بس دادو کے پاس رکھی چھوٹی سی ٹیبل پر ساکت بیٹھی تھی جیسے نا بولنے کی قسم کھائی ہو۔مولوی صاحب اب عجیب نظروں سے سب کو دیکھ رہے تھے۔

گڑیامولوی صاحب انتظار کررہے ہیں بیٹا جواب دو۔بھیا کی آواز پر اسنے ٹرانس کی سی کیفیت میں باقی کے مراحل طئے کئے ۔پھر ڈاکٹر نے دادو کی آرام کے خیال سے سب کو باہر جانے کی ہدایت دی کسی ایک کو اندر رہنے کی اجازت تھی تو دادو نے ثاقب کو اندر روک لیا۔الینہ اسے لاکر باہربینچ پر بیٹھاگئی۔ عجیب نکاح تھاجس میں نا مبارکباد کا شور تھا نا لوگوں کے ہنسی قہقھوں کےآوازیں سب اپنی جگہ خاموش تھے۔

اشرف بیٹا اپکا بہت بہت شکریہ ہمارے مشکل وقت میں ساتھ دینے کے لئے۔عزرار صاحب شفق کے بھیا سے بولے۔

ابھی دو گھنٹے پہلے دادو کی طبیعت اچانک ہی خراب ہو گئی تھی۔سب بھاگم بھاگ کر کے ہوسپٹل پہونچے تھے۔عاقب تو سیدھا ایئر پورٹ سے آرہا تھا۔ڈاکٹر نے کہا کے انھیں مائینر اٹیک آیا ہے۔جس پر سب اور پریشان ہوگئے۔ابھی دادو کو کچھ وقت کے لئے ہونش آیا تھا کی انہونے نے ضد لگا لی کے انھیں عاقب کی دلہن دیکھنا ہے۔سب لڑکی نا ہونے کا عزر ظاہر کیا جو کے سہی تھا۔جس کا علاج بھی دادو کے پاس تھا۔پھر شفق کے بھیا کو فون کیا گیا۔شفق کے بابا سے بھی عزرار صاحب نے بات کی اور پھر شفق کے اتے ہی نکاح کے مراحل طئے پاگئے۔

دادو یہ آپ نے اچھا۔نہیں کیا؟ثاقب ناراضگی سے بولا۔

کیا تمھارے بھائی کی شادی کرا کے میں نے اچھا نہیں کیا۔دادو جان کر انجان ہوئیں۔

دادو آپ نے اپنی جان کو خطرے میں کیوں ڈالا آپ جانتی ہیں اگر ایک ٹائم آپ کی میڈیسن مس ہوجاے تو آپ کی طبیت کتنی بگڑ جاتی ہے۔اور آپ نے رات سے میڈیسن بند کردی۔یہ تو ہمارے پلان کاحصہ نہیں تھا۔آپ کو پتا جب مجھے ارشد نے بتایاکی آپ سچ میں بیہونش ہیں۔میری کیا حالت ہوئی تھی۔ثاقب سچ میں اپنے دوست کی بات سن کر ڈر گیاتھا۔وہ ساری تیاریوں کے بعدپلان کے مطابق دادوکوگود میں اٹھائے گاڑی میں ڈالا۔پھر بیٹھنے سے پہلے چوکیدار چاچا سے کہاتھاکی وہ گھر والوں کو خبر کردے لیکن ہوسپٹل آکر اسکے اوسان سہی مانوہیں خطاء ہوئے تھے۔جب اسکے دوست نے اطلاع دی کے دادو تین ٹائم کی میڈیسن مس کرنے کی وجہ سے بیہونش ہوئی ہیں۔

بیٹااتنے لوگوں کو مطمئن کرناتھا۔ناٹک میں کچھ تو حقیقت کا رنگ بھرنا ہی تھانا۔اور تم ناراض نا ہو بلکہ خوشی مناؤ تمہارے بھائی کی ویران زندگی میں بہار انے والی ہے۔دادو ثاقب کے مضبوط ہاتھوں پر اپناڈرپ لگا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

پھر بھی دادو اگر آپ کو کچھ ہوجاتاتو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کرپاتا۔

ایسے کیسے کچھ ہوجاتاابھی تو نکاح کرایاابھی ان دونو کے بچے دیکھنے ہیں مجھے۔دادو جس انداز میں بولیں ثاقب کاقہقہ ابلاتھا۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔پہلے دونواس صدمہ سے تو باہر آجائیں۔ثاقب نے قہقہ لگایا۔

سنو !دادو کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی سب ویٹنگ حال کی طرف فریش ہونے گئے ہوئے تھے تو عاقب بینچ پر بیٹھی شفق کے پاس آیا۔

یہ سب جو کچھ ابھی کچھ دیرپہلے ہوا ہے میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔عاقب اسے خاموش پاکر تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا بات تو اخر کرنی تھی۔

دیکھو تم اس نکاح کو لیکر کیا سوچ رہی ہو مجھے نہیں پتا۔۔عاقب نے اسکے چہرے کی طرح دیکھا جو ابھی بھی جھکاہوا تھاپھر اپنی بات کو وہیں سے جوڑا۔

لیکن میں کیا سوچتا ہوں اور کیا سوچ چکا ہوں تمہیں بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔نکاح وہ بھی ایلیے سب سے اہم تمہارے ساتھ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ایک تو میں سیم ایج یا پھر زیادہ سے زیادہ دو تین سال کے گیپ کا قائل ہوں کیونکہ اس سے ہسبنڈ وائف میں انڈراسٹینڈنگ اچھی ہوتی ہیں۔جبکہ تمہارے اور میرے بیچ میں تو پورا ایک جنریشن گیپ ہے۔اسکے علاوہ مجھے ایسی لائف پارٹنر چاہیئے جو میچور ہو کونفیڈینٹ ہو میرے قدم سے قدم ملا کر چلنے والی ہوسب سے اہم میری ہم عمر ہو۔جبکہ تم میں اس میں سے کوئی ایک کوالٹی بھی نہیں ہے۔میرے لفظوں میں ہمارا کوئی کپل ہی نہیں ہے۔ میں دادو کو پہلے ہی صاف لفظوں میں تمہارے لیئے انکار کر چکا تھا وہ سمجھ بھی گئی تھیں ۔لیکن جیسی آج دادو کی حالت ہوئی تھی وہ ایک ہی ضد لگاکر بیٹھ گئی تھیں کے میری شادی دیکھنی ہے ۔اینڈ سب کے پاس تمہارے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا۔سو یہ سب ہوگیا۔عاقب نے کے لمبی سانس لی۔

بٹ تم ٹینشن نا لو ابھی تو نہیں لیکن دو تین مہینے تک جب دادو بلکل ٹھیک ہوجائینگی میں سب کلیئر کردونگا۔جب تک ہم دونو کو اس کردار میں رہنا ہے۔اوکے۔شفق نے ابھی بھی سر نہیں اٹھایا تھا۔عاقب نفی میں سر ہلاتا بینچ سے اٹھ کر سب کی طرف چلاگیا۔کیونکہ سب فریش ہوکر اچکے تھے۔

اوروہ بس اسکے پشت کو تکتی رہ گئی ابھی تو اسنے اس رشتہ کی حقیقت کو قبول بھی نہیں کیا تھا۔اور وہ بڑے آرام سے سب صاف کر کے چلا گیا۔جس بات پر دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی وہ تھا اسے آپشن کہنا۔نجانے کیوں اسکے گلابی گالوں پر خود ہی آنسوں کی لڑی تسلسل سے بہنے لگے۔جسے چھپانے کے لئے وہ فوراً سے سائیڈ پر بنے ویٹنگ حال کے واشروم میں بند ہوئی۔

ایم سوری شفق میں تمہیں ہرٹ نہیں کرناچاہتا تھا۔ایک بار بری طرح ٹوٹا تھا اس راہ کا مسافر بن کردوبارہ اس راہ کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔پھر بھی لوگ کہتے ہیں نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے۔اگر ہواتو میں تمہارے ایک ایک آنسو کاکفارا ادا کرونگااوراگر نہیں تو اس رشتہ پر بہاے گئے اپنے یہ آخری آنسو ہوگے۔تم بہت اچھی لڑکی ہو میرے گھر والوں کو بہت عزیز ہومیں نہیں چاہتا کی تم بھی میری طرح خواب دیکھواور پھر انکے ساتھ خود بھی ٹوٹ کر بکھر جاؤ۔یہی وجہ ہے کی میں تمہیں خود سے یا اس رشتہ سے کوئی امید نہیں دلاناچاہتا۔عاقب اسکی آنکھوں کی نمی اور باتھروم میں بند ہوناد یکھ چکاتھا۔

آج حیدر ویلا میں معمول سے زیادہ چہلپہل تھی۔دادو دو دن پہلے ہی ایک ہفتہ ہوسپٹل میں انڈر ابزرویشن رہ کر ائیں تھیں۔اور آتے ہی نیاء حکم جاری کیا تھا کی چھوٹی سی تقریب کر کے شفق اور اسکی فیملی کااپنے خاص دوست احباب میں تعارف کرایا جائے۔جس پر عاقب کے سخت اعتراض کے ساتھ ڈیمانڈ آیا تھا کی وہ ابھی اس نکاح کو ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتا۔وجہ یہ بتائی کر ابھی شفق پڑھ رہی ہے اسکی پڑھائی ڈسٹرب ہوگی۔ناچار سب کو ماننا ہی پڑا۔اب طئے یہ پایا تھا کی صرف شفق کی فیملی ہی کی دعوت کی جائےگی۔اور آج وہ لوگ ڈنر پر انوائیٹیڈ تھے۔

بھائی کیسا فیل کر رہے ہیں پہلی بار سسرالی آرہے ہیں وہ بھی ایک ہفتہ کی نئی نویلی منکوح کے ساتھ۔عاقب نے بس اسے گھورنے پر اتفاق کیا۔

جب سے عالی کو فون آیا تھا کی وہ لوگ نکل چکے ہیں تب سے پوری کزن پلٹن اسکے روم میں تشریف فرما تھی اور ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں اسکی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔اور وہ صرف گھور رہا تھا کیوں کے اسکے علاوہ ان شیطانوں کے ٹولی کے اپرالفاظ کا استمعال بیوقوفی تھی۔

بتائیں نا بھائی ہم اس فیلنگ کو کبھی فیل ہی نہیں کر پائینگے دادو نے تو سب کو ساتھ ہی باندھ رکھا ہے۔سسرال اور گھر میں ایک پورشن کا بھی فاصلہ نہیں ہیں۔راغب نے اپنا دکھڑا رویا۔

ویسے بھائی سچ میں آپ ایک ہفتہ سے شفق سے نہیں لے ہیں۔عاقب اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

نہیں میرے مطلب تھا بات کی ہوگی نا۔راعب پھر بھی بعض نہیں آیا۔عاقب نے آکر اسکی گردن دبوچی۔

سوری بھائی۔۔مم۔۔میں بھی کتنا پاگل ہوں آپ کے پاس۔آ۔۔نمبر۔۔نہیں ہوگا نا۔راعب کی چونچ اب بھی بند نہیں تھی۔

ہائے چھوڑدیں بھائی۔راعب نے دہائی دی۔

اب ایک منٹ کے اندر اندر تم لوگ یہاں سے غائب نہیں ہوئے تو پھر میں اپنے انداز میں سارے فیلنگ بتاؤنگا۔عاقب کی گرج دار آواز پر سب فوراً ڈور کی طرف بڑھے۔کیوں کہ اسے سے کوئی بعید نہیں تھا۔راعب بیچارہ تو ویسے بھی ائینہ میں اپنی گردن کا مشاہدہ کررہاتھا۔

ہاں ہاں بھئی جاؤ تم لوگ باہر میرے بھائی کو اکیلے سوچ نے دو کی اب شفق بھابھی سے کیا کیا اور کیسے بات کرنی ہیں۔آخر ایک ہفتہ سے ملاقات سے محروم رہے ہیں۔ثاقب انھیں بھاگتا دیکھ کر خود کمرے میں اتے ہوئے بولا۔جس پر سب نے اووو کیا۔

کہیں سوچ ہی نا لوں میں اس چھوٹی آفت کے بارے میں۔عاقب جل کے بولا۔

اہاں چھوٹی آفت نہیں بھائی۔کوئی رومینٹک سا نام دیں ہماری پیاری سی بھابھی کو۔کیوں گائز راحب نے سب کی تائید چاہی۔

پہلے تم سب کو کچھ دے دوں۔عاقب ہینگر لیکر اگے بڑھا جہاں سب دروازہ پکڑ کے کھڑے تھے۔اب سب غائب تھے۔

ہاں تو دوطے راجاکیسا فیل کر ہے ہو میرا مطلب ہے کنفوز نروس والی فیلنگ تو نہیں آرہی۔ثاقب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

ابھی تو مجھے صرف ایک فیلنگ آرہی ہے وہ غصہ کی جس کا گراف تم لوگوں کی فضول گوئی سے بڑھتا جارہا ہے۔اسے پہلے کی میں پھٹ پڑوں یا تو تم یہاں سے دفع ہوجاؤ یا اس ٹوپک کو دفع کرو۔عاقب غصہ سے ہینگر دبیز قالین پر مارتے ہوئے بولا۔

اچھا یار جانتا ہوں جن حالات میں یہ سب ہوا ہے تم دونو کے لئے مشکل ہے۔لیکن شفق بہت اچھی لڑکی وہ کب سے ہم سب کی خواہش تھی۔

ایسا کرو تم لوگ شفق اور اسکے اوصاف پر ایک کتاب لکھ کر مجھے دے دو میں صبح شام پڑھا کرونگا۔پتا نہیں کیا ہوگیا ہے سب کو جب سے نکاح ہوا ہر کوئی شفق نامہ لے کر بیٹھ جاتا ہے۔عاقب جھلا کے بولا۔

نہیں یار میں صرف یہ کہنے آیا تھا کی دادو نے یہ شلوار قمیض بھیجی ہے۔اور تمہیں جلدی تیار ہوکر بڑے بابا لوگوں کے ساتھ گیٹ پر شفق اور اسکی فمیلی خوش آمدید کرنا ہے۔بھابھی کے لئے کوئی پھول لے لینا۔ثاقب نے ایک اور مشورہ دیا۔

بندوق نا لے لوں۔کیا دن اگئے ہیں عاقب حیدر آپ کے اب اپ اس چھوٹی آفت کو گیٹ پر کھڑے ہوکر ویلکم کرینگے۔عاقب خود سے ہمکلام ہوا۔

بھائی خوش آمدید ہی کرنا ہے کونسا ہم ڈیٹ پر لے جانے کو کہہ رہے ہیں۔ثاقب میں آج شائد کزن پلٹن کی روح گھس گئی تھی۔

تمہیں لگتاہے اس آفت کے ساتھ کوئی ڈیٹ پرجاسکتاہے۔عاقب نے اتنی سنجیدگی سے سوال کیا جیسے اہم بات جانناہو۔

پہلی بات تو وہ اس بندے کا منہ توڑ دیگی ہے خدا نخواستہ اگر بچ گیاتو اسکی تیز دماغ اورحاضر جواب سے یوں بھی مرجائے گا۔اس لیئے تو ہم کہتے ہیں چھوٹی آفت کو ہٹلر اورہٹلر کو چھوٹی آفت ہی برداشت کرسکتا ہے۔ثاقب کی بات پرعاقب اب اسے گھور رہاتھا۔

بھائی ایک سیریس بات۔ثاقب سیدھاہوکر بیٹھا۔

آپ کانکاح جن حالات میں ہوامیں جانتاہوں اسے قبول کرنا مشکل ہے۔لیکن حقیقت یہی ہے۔اور ہر لڑکی ثمر نہیں ہوتی۔کم ازکم شفق ویسی نہیں ہے۔وہ محبت کی قدر کرنا جانتی ہے۔وہ ثمر جیسی گھٹیاں نہیں ہے۔جس طرح اس گھٹیاں لڑکی نے پوری یونی کے سامنے آپ کے محبت کا تماشہ بنایاتھااگروہ ایکسیڈنٹ میں نا مرتی تو میں خود اسے شوٹ کردیتا۔ثاقب مٹھیاں بھینچ کر بولا۔

ثاقب پلززز۔عاقب کاچہرالال ہوا۔

ایم سوری بھائی۔میں بس اتنا کہنا چاہتاہوں کے آپ اپنے ماضی کے تلخ تجربہ کو بنیاد بناکراپنے مستقبل کے خوبصورت رشتہ کو تباہ مت کردیجیئے گا۔بلکہ اپنے آپ کو شفق کو اور اس رشتہ کو وقت اور توجہ دیں یہ اپناآپ خود ہی منوالے گا۔ثاقب کو فوراً اپنے الفاظ کا احساس ہوئے جو وہ جذبات میں بولے جارہاتھا۔

ثاقب کیا یہ اتنا آسان ہے کیا دل کی بنجر زمین پر دوبارہ سے محبت کی فصل اگانا اتنا ہی آسان ہے۔نہیں ثاقب وہ بائیس سالہ عاقب حیدر اب نہیں لوٹ سکتا۔عاقب نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

جانتاہوں بھائی اس کے لیئے وقت درکار ہے اور دیکھیں آپ کو دو سال کاوقت بھی مل رہاہے۔آپ بس اس بیچ شفق سے کچھ الٹاسیدھانا کہدینا۔کیوں کہ میں شفق کو بہت اچھے سے جانتا ہوں خوداری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے اورکوئی بھی خوداری انسان اپنی ذات کی نفی برداشت نہیں کرتا۔اور خوداری کا دوسرا پہلو آنا ہوتی ہے۔میں نہیں چاہتاآپ کے رشتہ آناکی بھینٹ چڑھ جائے۔خیر آپ تیار ہوجائیں میں زرا باہر دیکھ لوں۔ثاقب اسے کپڑے پکڑاتے ہوئے خود باہر نکل گیا۔

اب میں تمہیں کیا بتاؤں میں یہ کرچکاہوں۔عاقب کئے کھلے دروازہ کو دیکھ کر بڑبڑآیا۔

حیدر مینشن کے سبھی مرد حضرات اس وقت انے والے مہمانوں کے استقبال کے لیئے گارڈن میں موجود تھے۔بڑے تینوں بھائی کرسیوں پر بیٹھے تھے البتہ لڑکے ایک سائیڈ پر کھڑے تبصرہ کررہے تھے یہ کہنا بہتر ہوگا کی عاقب کا خون جلارہے تھے۔ دادو کی ہدایت پرگھر کے سبھی مردوں نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اور دادو کے خاص ہدایت پرعاقب کے ڈریسینگ میں نیلے رنگ کے بلیزر کااضافہ کیا گیا تھا مقصد صاف عاقب کو مختلف دکھاناتھا۔اب یہ دادو کو کون بتائے وہ بیچارہ کتنااوکورڈ فیل کر رہاہے اس طرح سینٹراوف اٹریکشن بننے پر۔

خیر بات کپڑوں تک ہوتی تو ٹھیک تھی۔عاقب حیدر جو اپنے ملازموں کی پندرہ سکنڈکی تاخیر برداشت نہیں کرتا تھا۔وہ پچھلے پندرہ منٹ سے گیٹ پرکسی شاہی دربان کی طرح کھڑا شاہی سواری کاانتظار کر رہاتھاجو آہی نہیں رہی تھی۔ جھنجھلاہٹ حد سے سوا تھی اور رہی سہی کسر اسکے نمونہ بھائی پوراکررہے تھے۔

پلکیں بیچھائے بیٹھے ہیں رستہ پے یارکہ

لائے کوئی ان کو خدمت میں سرکار کے

راعب نے حصبہ حال شعربنانے کے چکر میں اچھے بھلے شعر کا ستیاناس کیا۔نظریں پاس کھڑے عاقب پر تھی۔جس نے خونخوار نظروں سے اسے داد دی۔

واہ واہ کرو بھئی ہمارے بھائی نے اچھے خاصے شعر کا بیڑا غرق کیا ہے۔راغب نے اسکے لہک لہک کے شعرکہنے پر اسے واہ واہی دلانا اپنا فرض سمجھا۔

شکریہ میرے بھائی آپ دوسرا سنو اتنا زبردست ہے کی تم خوشی میں اپنی کل لائی ہوئی شرٹ مجھے دے نے مجبور ہوجاؤ گے۔

پھر ایسا کرتو رہنے دے مجھے اپنی شرٹ بہت عزیز ہے۔راغب نے فوراً،اپنے کاندھے سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔

اچھا چھوڑ مفت میں سن لے بھائی توجہ فرمائیں ۔راعب نے ساتھ کھڑے عاقب کی توجہ چاہی جوپہلے اسے گھور رہا تھا اور اب صبر گھونٹ بھر کر اس پر ایک نظر ڈالی۔

وہ انے والے ہیں ہمارے گھر

واہ واہ۔سب پرجوش ہوئے۔

وہ انے والے ہیں ہمارے گھر

اگے بکو۔ثاقب دوسری ہی لائن پربیزار ہوا۔

وہ انے والے ہیں ہمارے گھر خدا کی قدرت

کبھی ہم گیٹ کو پھر گیٹ کو پھر گیٹ کو دیکھتے ہیں۔

راعب نے شائد آج سارے شاعروں کی بددعالینے کی قسم کھائی۔

راعب میرے بھائی اگر یہ شاعر اس دنیاں میں حیات ہے تو میرا یقین وہ تیرا قتل خود پر فرض کرچکاہوگا۔راغب اسکے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔

بھائی اصل میں ناآج ہم سب کو آپ کی نکاح والی آرہی ہے۔آئی مین یہ ڈریسنگ یہاں پر استقبال میں کھڑے ہونا۔اور سب سے اہم اپکا کسی بیتاب دولطے کی طرح باربار گیٹ کی طرف دیکھنا۔بس کمی اگر ہے چھوہارے کی۔راحب بس اتناہی بول پایاتھااب اسکی گردن عاقب کے شکنجے میں تھی۔

ویلے بات تو سہی کی ہےراحب نے میں نے بھی چھوہاروں کو بہت مس کیا۔بناچھوہاروں کے نکاح ایسا لگتا ہے جیسے بنا بنادلہن کے دولہا۔ثاقب نے راحب کی جان چھوڑائی۔

بتایا کیوں نہیں اس دن میں کسی چھوہارے جیسی شکل والی نرس کے ہاتھوں انجکشن لگوادیتا تم لوگوں کو۔عاقب اپنا بلیزر ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

اللہ بھائی اتنی خوبصوت پریاں تھیں وہاں کی نرسیں کی کیابتاؤں۔راعب کو عاقب کی بات گراں گزری۔اس لیئے اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

میں بتاؤں۔عاقب آستیں اپر کرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں وہ دیکھ بھابھی آگئی میرے مطلب ہے مہمان اگے۔راغب نے گیٹ کی طرف اشارہ کیاجہاں سے دو کار اندر آرہے تھے۔سبھی لڑکے بڑوں کے پیچھے استقبال کے لیئے مہمان کے پاس گئے تھے۔عاقب باباکی ہدایت پر شفق کے بابااور بڑے بھائی کے گلے لگاتھا۔البتہ چھوٹے بھیاخواتین کے لیئے ڈور کھول رہے تھے۔عاقب کی ماما بابا لوگ مہمان کو لیکراندر بڑھے تھے۔شفق کو لینے چاروں لڑکیاں ائیں تھیں۔ابھی عاقب اسے دیکھنے کاسوچ ہی رہا تھاکی چھوٹے بھیااسکے

گلے گے۔پھر مصافہ کے لیئے ہاتھ تھام کر سختی سے دبایا۔عاقب نے نظریں اٹھائی۔جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

مسٹرعاقب حیدر ہم اپنی گڑیاکو صرف گڑیاکہتے ہی نہیں اسکا خیال بھی ایک گڑیاکی طرح ہی رکھتے ہیں۔ہم اسکی آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں کرتے خواہ وہ خوشی کے ہی کیوں ناہوں۔اس لیئے خیال رکھئے گا۔یہ میری التجاء بلکل بھی نہیں ہے۔چھوٹے بھیااپنی بات کہتے اگے بڑھ گئےاورعاقب اپنے سے تین چارسال چھوٹے لڑکے کی اس دیدہ دلیری پر ابھی بھی حیران تھا۔

ساری خدائی ایک طرف بیوی کابھائی ایک طرف "کہاوت ہے۔عاقب کو پلٹتادیکھ کرراحب نے" وضاحت دی۔

واہ بھائی سالہ توپہلی ملاقات میں ہی دھمکی دے گیا۔

دھمکی کاتوپتانہیں یہ لیکن ثابت ہوگیا کے زبان چلانے کاہنربہن نے اپنے بھائی سے چرایاہے۔عاقب پرسوچ انداز میں بولا۔پھر سب اندر کی جانب بڑھے جہاں دادو ایک نئی فرمائش کے ساتھ کھڑی تھیں۔اور دلہن صاحبہ ایک سائیڈ پر لڑکیوں کے بیچ کھڑی تھی۔

عاقب بیٹاشاباش جلدی اؤ شفق کاہاتھ پکڑ کرگھر میں لیکر آؤ۔اب کی بوکھلانے کی باری دونو کی تھی۔

گود میں نااٹھالوں۔عاقب بڑبڑآیا۔لیکن اسکے شیطان بھائیوں سے یہ بڑبڑاہٹ محفوظ نہیں رہسکی۔

بھائی وہ رسم رخصتی پر ہوتی ہے۔اس لیئے ابھی ہاتھ سے کام چلائیں۔اور اپنے بھائیوں پر بھروسہ رکھیں ہم رخصتی پر اس رسم خاندانی روایت قراردے کر ضرور پورا کریں گے۔راغب نے اسکے کاندھے پرتھپکی دی۔عاقب نے اسے گھور راجو لڑکیوں میں بے نیاز کھڑی تھی جیسے بات کسی اور کی ہورہی ہو۔

دادو ہزاروں بار تو محترمہ گھر کو اپنے اعظم قدموں کا شرف بخش چکی ہے پھر۔عاقب کے لیئے اب برداشت کرنا مشکل تھا۔

ہزاروں دفع شرف بخشا ہو یا لاکھوں دفع لیکن اب کی بات اور ہے۔زیادہ نخرے نا کرو بچی کو لیکر اؤ کب سے کھڑی ہے میری بچی وہاں۔دادو عاقب پر آگ برسا کر شفق پے پیار برسایا۔

مجھے تو لگ رہا ہے جیسے میں نے نکاح نہیں جرم کرلیا ہے عاقب تپ کے بولا

اور یہ اب کی بات کیا اور ہے اللہ جانے۔عاقب جل کر آہستہ بڑبڑایا۔لیکن دادو کی تیز سماعتوں سے پھر بھی محروم نا رہ پای۔

اب وہ شفق عاقب حیدر ہے۔اپنے ناقص دماغ میں بیٹھا لو یہ بات۔دادو نجانے آج کس جنم کا بدلہ نکال رہی تھی عاقب سے۔

عاقب حیدر بن کر تو انہوں نے کدو میں تیر مارا ہے۔اس بار بیچارے نے بڑبڑانے کی غلطی نہیں کی تھی۔صرف دل میں سوچا۔اور پھر دندناتا ہوا گیا اور زور سے شفق کی کلائی پکڑ کر اگے بڑھا ہی تھی اس کی سرد آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

میں یہاں اپنی مرضی یا شوق سے نہیں آئی ہوں۔جو آپ اپنا فرسٹیشن مجھ پے نکال رہے ہیں۔عاقب نے استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔جس پر اسنے نظروں سے اپنی لال ہوتی نازک کلائی کی طرف اشارہ کیا۔

میری کلائی ہے گاجر مولی نہیں ہے۔درد ہورہا سید ھے پکڑیں یا پھر چھوڑ دیں۔عاقب ،نے دانت پستے ہوئے گرفت ہلکی کردی۔شائد آج اسکی آزمائش کا دن تھا۔یہی سوچتا اگے بڑھا۔

عاقب بیٹا یہاں آکر شفق کے دائیں جانب بیٹھیو شفق ادھر ہٹو میری بچی۔دادو نے دونو کو صوفے پر ایک جگہ بٹھایا۔عاقب اپنی مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جی دادو کہتا بیٹھ گیا۔

پہلے گیٹ پر تعظیم میں پلکیں بچھائے کھڑے رہو۔پھر فضول میں مسکراؤ اب یہاں بیٹھ کر باقی کا ڈرامہ پلے کرو۔کیا وقت آگیا ہے زندگی میں۔عاقب سوچتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا جو سی گرین کلر کے خوبصورت سے

ڈریس میں گولڈن حجاب کئے ہلکے پھلکے میکپ میں اسکے پہلو میں بیٹھی۔غضب ڈھارہی تھی لیکن اسے زہر لگ رہی تھی۔اور اسکے ہونٹوں کی دھیمی مسکراہٹ جو اسے اور قاتل بنا رہی تھی مجال ہے جو ایک پل کے لئے بھی ان گلابی لبوں سے جدا ہوئی ہو۔

اتنا خوش کیوں ہورہی ہو جبکہ میں سب کلیئر کرچکاہوں اسی دن۔عاقب اسکی طرف تھوڑا جھک کرمسکراتے لبوں سے زہر اگلا۔

ہر کسی کے حالات کا مقابلہ کرنے کے اپنے اپنے طریقہ ہوتے ہیں کوئی دل جلا کے کرتا ہے کوئی مسکراکر۔شفق نے بھی اسکی غلط فہمی کے پہاڑ کو ملیامیٹ کیا۔عاقب صرف دانت پیس کررہگیا۔

بڑی بہو۔ بھئی شروع کروں۔دادو کی آواز پر دونو سیدھے ہوئے۔

بیٹا یہ انگوٹھی عاقب کے دادو نے مجھے تب دیا تھا جب میں اس گھر میں بہو بن کر پہلی بار ائی تھی۔اسے میں نے اپنے عاقب کی دلہن کے لئے رکھا تھا۔یہ آج سے اپکا ہوا۔ہمیشہ خوش رہیں۔عاقب کی ماما خوبصورت گرین روبی جڑے سونے کی انگوٹھی شفق کے دائیں ہاتھ کے تیسری انگلی میں پہناتے ہوئے بولیں۔

بیٹا اپ تو مجھے پہلے دن سے پسند تھی میں نے تو تبھی سوچا تھا کی اگر میرا ایک اور بیٹا ہوتا تو میں اپ کواپنی بہو بنا لیتی اوردیکھیں اپ آہی گئی۔اللہ آپ کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔راحب کی ماماشفق کے ہاتھ میں کئی نوٹ رکھتی ہوئی بولیں۔

جب میں شادی کرکے آئی تھی تب یہ بدمعاش دو سال کا تھالیکن شرارتیں پانچ سال کے بچوں کی سی تھی۔سب نے قہقہ لگایاہنسی تو شفق کو بھی آیی تھی لیکن بھلاہو دلہن بننے کے آداب کا۔

جب بھی میں اس شیطان کو گود میں اٹھاتی یہ بدمعاش میرے کان میں گے ٹوپس کو کھینچتا۔میں نے تبھی ان کو کھول کے رکھتے ہوئے کہا تھا کی میں تمہاری بیوی کو پہناونگی اس لیئے میری صلہ ہے تم ابھی پہن لو اگر اس کے بچے بھی اس پر گئے تو تم بھی نہیں پہن پاؤگی۔۔ثاقب کی ماما ہنستے ہوئے اسکے کان سے جھمکے اتار کر ہیرے کے چھوٹے چھوٹے مگر خوبصورت ٹوپس پہناتی ہوئی بولیں۔شفق پہلی بار شرم سے گلال ہوئی تھی۔

پھر اسی طرح سب بڑوں کے بعد کزن پلٹن کی باری آئی بڑوں کی موجودگی کی وجہ سے انہیوں نے شراف کے مظاہرہ کیا تھا۔سب سے آخر میں دادو آئیں تھی۔

بیٹا یہ ہماری خاندانی کنگن ہیں۔دادو اپنے ہاتھ میں پہنے کنگن اتارتی ہوئی ابھی بول ہی رہی تھی کہ شفق نے انکے نہیف ہاتھوں پر اپنانازک سا مومی ہاتھ رکھا۔

دادو پلزاسے آپ کے ہاتھوں میں ہی رہنے دیں یہ وہیں زیادہ چمکتا ہے۔میں یہ نہیں سمبھال سکتی۔پلز۔شفق التجاہیہ انداز میں بولیں۔ابھی دادو کچھ بولتیں کے شفق کی ماما بول اٹھی۔

شفق سہی کہہ ہی ہے ماں جی۔وہ بہت چھوٹی ہے یہ زمداری بہت بڑی۔اپ اسے رہنے دیں۔دادو دوبارہ کنگن اپر چڑھالئے۔

ابھی تو میں نے تمہاری بات مان لی لیکن میں یہ تمہیں رخصتی پر ضرور دونگی۔یہ کنگن مجھے میری دادی ساس نے دیا تھا۔کیونکہ میں انکے بڑے بیٹے کی بہو تھی اور اب اس پر تمہارا حق ہے۔دادو اسکی پیشانی چوم کر فرت مصرت سے بولیں۔کیوں کہ یہ انکی دیرینہ خواہش تھی جو آج پوری طرح پوری ہوگئی تھی۔

اس پر میرا کوئی حق نہیں ہے دادو یہ اپ مجھے کبھی نہیں دے پائنگی کیوں کہ یہ جگہ میری نہیں ہے میں تو مجبوری ہوں آپ کے پوتے کے مطابق ایک آپشن تھی بس۔تو کیسی رخصتی۔شفق سوچتے ہوئے ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھے سفید شلوار قمیض میں شہزادوں کی سی آن بان والے اس شخص کو دیکھا جو بلا شبہ ایک خوبصورت مرد تھا۔لیکن وہ نا اسکا تھانا ہی ہو سکتا تھا۔

عالی سہی کہتی تھی آپ پر تو کوئی بھی لڑکی مر سکتی ہے۔"ویسے کمال ہیں آپ عاقب حیدر جملہ حقوق لکھ دئے اور استعمال کا اختیار اور مان چھین لیا۔مطلب پر تو ہیں لیکن اڑا نہیں ہے"۔اپنے ناصرف میری ذات کی نفی کی ہے بلکہ میرے سیلف ریسپکٹ کو چوٹ پہونچائی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی بھی نہیں۔اگر میں مجبوری ہوں تو آپ بھی کسی کے مان اور محبت بھرے الفاظ کی مجبوری ہو میرے لئے ۔شفق نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھٹک کے رخ دوسری جانب کیا۔

آرے دیکھ لیئں بھابھی جی اپ ہی کے ہیں۔راعب اسے نظریں پھیرتے دیکھ چکا تھا۔بڑے سبھی دوسری طرف اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

ہزاروں بار کا ناچاہتے ہوئے بھی دیکھا ہوا چہرا ہے۔وہی سڑا کا سڑا کونسی تبدیلی آگئی ہے جو اپنی آنکھیں خراب کروں۔شفق نہوست سے بولی۔

میرا چہرا سڑا ہوا ہے تو اپنے تھوپڑے کے بارے میں کیا خیالات ہیں آپ کے۔عاقب مکمل اسکی طرف گھوم کر اسکے خوبصورت چہرے سے نظر چراتے سلگ کے بولا۔

ہمیشہ کی طرح نہایت ہی نیک خیالات ہیں۔شفق آنکھیں گھما کر بولی۔آنکھیں گھماتے ہوئے وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے عاقب نے فوراً اپنا رخ باقی سب کی طرف کیا۔

لو جی کسی کے ارمانوں پر خاک ڈالنا کوئی ان دونو سے سیکھے ۔المزہ افسوس سے نفی میں سر ہلا کر بولی۔

ہم نے سوچ تھا اب یہ لوگ لیلیٰ مجنوناسہی جئے اور ویروتو بن ہی جائینگے۔لیکن یہاں توہی ٹھاکر اور گبروالاسین ہے۔ بھئی بہت مایوس کیا ہے آپ لوگوں نے۔زوفیشہ نے نا نظر انے والے آنسوں صاف کیئے۔کچھ ایساہی حال باقی ڈرامہ کمپنی کا تھا۔

ایسا کونسا انقلاب آگیا ہے اب جو تم لوگوں کے ارمان ہونے لگے۔عاقب اپنے جیب سے فون نکالتے ہوئے بے زارگی سے پوچھا۔

بھائی اپکا نکاح کسی انقلاب سے کم تو نہیں ہے۔خیر چھوڑیں بھابھی جی تھوڑا سمائیل ہی کردیں۔راعب کیمرے میں فوکس کرتے ہوئے شرارت سے بولا۔

راعب بھائی اب اگر ایک بار بھی اپ میں سے کسی نے مجھے اس فضول سے لفظ سے مخاتب کیا تو یقین مانیں میرے بدلہ کے عتاب سے اپ لوگوں کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔اور میں بدلہ کتنی ایمان داری سے موقع پر لیتی ہوں وہ تو اپ سب جانتے ہی ہیں۔پہلی بار عاقب کو اسکی چلتی زبان برا نہیں لگا تھا۔

ہاں اب دھمکیوں پے اترآئیں دونو قسم سے اللہ نے چن کر جوڑی بنائی ہے مسٹر اینڈ مسز ہٹلر کی اب سمائیل کریں دونو۔کل کو اپ ہی کے بچوں نے دیکھنا ہے یہ فوٹوز۔راعب پہلے منہ بسور کے پھر شرارت سے آنکھ مار کے بولا۔

اسکی بات پر جہاں شفق سرخ ہوئی وہیں عاقب نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

اچھا یار میرے بچے دیکھیں گے اپنے بڑے ماما بابا کے فوٹوز۔راعب نے فوراً بات خود پر لی لیکن انھیں ساتھ گھسٹنا نہیں بھولا۔

راعب اب اگر بکواس کی تو میں مہمان کا بھی خیال نہیں کرونگا۔عاقب نے آنکھیں نکال کر خبردار کیا پھر سب کی بولتی بند ہوگئی لیکن۔اب سب خاموشی سے انکے ساتھ مختلف پوزوں میں فوٹوز لینے گئے اور وہ دونو دادو سب کا احترم کرتے ہوئے معصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ صرف دانت پیس کر رہ گئے۔

کچھ ٹائم پہلے ہی آفس ٹائمنگ ختم ہوئی تھی۔اسکا ارادہ سیدھے فلیٹ پر جانے کاتھالیکن مسٹر صمدکے فورس کرنے پر وہ لوگ افس کے قریب موجود مشھورکافی پائنٹ پر آگئے تھے۔موسم کافی

سرد تھا ادھراُدھر کے باتوں کے درمیان کافی پینے کااپناہی مزہ تھاکہ اچانک مسٹرصمد نے باتوں کورخ دوسری طرف موڑدیا۔

مس ابراز اپ اتنی سنجیدہ اور ٹینس کیوں رہتی ہھیں۔اب یہ ناکھے گا کی اپ ہمیشہ سے ایسی ہیں۔کیوں کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں نے نفسیات کی پڑھائی کی ہوئی ہے۔ا

اس دن کے بعد سے مسٹرصمد اور انکی کزن سے اسکی اچھی بات چیت ہوجایاکرتی تھی لیکن مسٹر صمد نے دوبارہ اس دن کا ذکر نہیں کیا تھانا ہی اسکے مطالق کوئی سوال کیا تھا۔آج آفس اف ہوتے ہی وہ اسے لے کر یہاں آے تھے اوراب انکا سوال اسکے ہاتھ پاؤں پھلانے کے لیئے کافی تھا۔

پریشان نا ہوں۔میں صرف پوچھ رہاہوں ۔وہ اسکی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کے دھیمہ انداز میں بولے۔

ویسے میرے ذاتی تجربہ کہتا ہے کی ایسا انسان دو صورتوں میں ہوتا پہلا۔شفق دھڑکتے دل سے ان کی بات سن رہی تھی۔چہرے کا رنگ تو پہلے ہی اڑ چکا تھا۔

انسان ایسے شخص کے ہاتھوں ٹوٹا ہو جسکے بارے میں اسکا کامل یقین ہو کو وہ ہمیں کبھی بکھرنے نہیں دیگا۔ یا پھر ۔مسٹر صمد نے اسکی طرف دیکھا جسکا چہرا ایک دم سپاٹ تھا۔انہوں اپنی نظر دوبارہ کافی کے کپ پر گاڑھی اور سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔

یاپھر------- یا پھر--- ضمیر کچوکے لگاتا ہو اپنی کسی غلطی کوتاہی کا بار بار جھنجھوڑ کر احساس دلاتا ہو۔اسی گلٹ میں گھٹ گھٹ کر جینے کے لئے مجبور کرتا ہو۔اس طرح مضطرب کرتا ہو کے اپ خود کو بھول جاتے ہوں ایک پل سکون کا میسر نا ہونے دیتا ہو۔مسٹر صمد کی نظریں ابھی بھی چائے کے کپ پر ہی تھی۔لیکن سوچ کا سفر کہیں اور پھونچ چکا تھا۔وہ ایک ٹک انکے چہرے پر اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔یہ شخص اسے اپنی طرح ہی بکھرا ہوا نظر آتا تھا۔

اس وقت وہ لوگ شہر کے مشہورشوپینگ مال زنیرہ میں موجود تھے۔دو دن بعدعاقب کی سالگرہ تھی جو ہمیشہ کی طرح دھوم دھام سے منائی جانے والی تھی۔دو مہینے پہلے جب وہ لوگ شوپینگ پر آئے تھے تب ان سب کے درمیان شفق کی پہچان الگ تھی اور آج لگ۔یہی وجہ تھا کی وہ پہلی بار سب کی موجودگی میں غیر آرام داہ محسوس کر رہی تھی ۔سب اپنی اپنی خریداری کر رہے تھے ساتھ اسے بھی پسند کرنے کو کہرے تھے لیکن وہ خاموش بے نیاز بیٹھی تھی۔

میں ابھی آتی ہوں۔شفق کو اچانک کچھ خیال آیا۔

ضرورت نہیں ہے ابھی جاؤگی اور ہاتھ میں ایک شاپر لیکر اؤ گی۔پوچھنے پر جواب ہوگا عالی یار پسند آگیا تو لے لی۔عالی اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔جس سب کی ہنسی بے ساختہ تھی۔شفق خجل سی ہوگئی۔

یارشوہر کی مہنت کی کمائی ہے دل کھول کر خرچ کریں۔ویلے بھی بیویوں کو تو موقع چاہئے ہوتا ہے شوہر کے جیب خالی کرنے کا۔راحب ایلے بتارہاتھا جیسے چار بیویوں کو تجربہ ہو۔

بلکل آخر اتنے بڑے کمپنی کے یم۔ڈی کی ایک لوتی زوجہ ہو۔

راعب تم اپنا منہ بند کرو اورمیں نے کسی کو معنی نہیں کیا شوپنگ کرنے سے۔عاقب فون سے نظر ہٹا کے پہلے راعب پر پھر تب سے بے نیاز بیٹھی شفق پر ڈالی۔

یہ تو کچھ پسند کرے گی نہیں بھائی اپ ہی پسند کردیں کچھ۔المزہ نے مشورہ دیا۔

میں یہاں ان فضول کاموں کے لئے نہیں آیا۔میرا مطلب ہے مجھے لیڈیس شوپنگ کا نولج نہیں ہے۔سب کی خاموشی محسوس کرکے اسنے بات بدلی۔

اچھا شفی تم یہ دیکھو کتنا پیارا ہے تم پر تو اور پیارا لگے گا۔زوفیشہ ایک مہرون کلر کا خوبصورت سا فراک اسکے آگے کھولتے ہوئے بولیں فراک واقع خوبصورت تھا۔مہرون کلر کے گھٹنوں تک آتی خوب

گھیرے دار فراک جس کے گلے دامن اور استینوں پر بلیک باریک سٹونس کا پیارا سا کام تھا۔شفق کو بھی وہ ڈریس اچھا لگا تھا۔

اچھا اسے ٹرائی کر کے آؤ جلدی۔الینہ اسکی سونے بغیر سائیڈ چینجینگ روم میں لے گئی۔

عالی!شفق دس منٹ بعد فراک سمبھالتی باہر آئی۔

بیوٹیفل۔عاقب جو فون میں مصروف تھا نظر پرتے ہی بے ساختہ سرگوشی میں بولا اب وہ مبہوت سا ایک ٹک اسے دیکھے جارہا تھا نظریں ہٹنے سے انکاری تھی۔

یار پورے پارٹی میں تم نے ہی چمکنا ہے ہم تو ابھی ہی ماند پر گئے۔المزہ مصنوعی افسوس سے بولی۔

ہاں !یہ ڈریس پہن کر ہی پوراپارٹی لوٹ لیالڑکی میں کہ رہی ہوں میک اپ بلکل نہیں کرناہے۔ورنہ بھائی نے رخصتی کی ڈیمانڈ کر لے نی ہیں۔آخری بات الفشہ سرگوشی میں بولیں تھی لیکن لڑکیوں میں سبھی نے سونی تھی۔شفق جو پہلے ہی عاقب کی بے باک نظروں سے خائف تھی کچھ اور نروس ہوئی چہراالگ گلال ہورہاتھا۔

اہم اہم۔ثاقب نے گلاکھنگرا۔

کیاہے؟عاقب جھلا کے بولااسے ثاقب کی مداخلت بلکل پسند نہیں آئی تھی۔

بھائی مانتاہوں بیوی آپ کی ہے لیکن جگہ تو پرائی ہے۔ثاقب رازداری سے بولا۔جیسے عاقب کے معلومات میں اضافہ کررہاہو۔

اس بکواس کامطلب؟

مطلب صاف ہے یار ایسے نادیکھیں بچی ہے پزل ہورہی ہے۔ثاقب کو سچ میں شفق کی حالت پر رحم آیاتھا۔

کیامطلب کیسے دیکھ رہاہوں۔عاقب اب ائبرو چڑہاکر مکمل ثاقب کی طرف متوجہ تھا۔

یہ توآپ یا پھر ہماری بیچاری سی بھابھی ہی جان سکتی ہیں میں کیابتاؤں گا۔ابھی عاقب اسے کچھ کہنے ہی والاتھاکی پیچھے سے آتی سیلس مین کی آواز نے اسکا اور میٹر گھمایا۔

واو میم ڈریس آپ پر بہت سوٹ کررہاہے کیا میں فائنل کردوں۔سیلس مین خالص پروفیشنل انداز میں بولاتھا لیکن عاقب کاپاراپھر بھی ہائی ہوا۔

شفق فوراًسے چینج کرکے آؤ۔عاقب دھاڑا۔شائدعاقب نے پہلی بار شفق کا نام لیاتھا۔وہ توسرپٹ بھاگ کر چینجنگ روم میں غائب ہوئی۔باقی سب حق دق کھڑے عاقب کے غصہ سے لال ہوتاچہرا دیکھ رہے تھے۔ایک ثاقب تھاجس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

اینڈ یو۔اب وہ سیلس مین سے مخاتب تھا۔آپ کا کام سیل کرنا ہے سجیشن دینا نہیں یاتو اپنا کام کریں یا پھر لیڈیز سیشن میں کسی سیلس گرل کو اپائنٹمنٹ کریں۔بیچارہ سیلس مین اپنا سا منہ لیکر جی سر کہتا سائیڈ پر ہوگیا۔

اورتم سب۔اب اسکا رخ باقی سب کی طرف تھا۔

بس کردیں بھائی اس بیچارے کو پتا نہیں تھاوہ آپ جیسے چنگیزخان کے بیوی کی تعریف کرنے کی گستاخی کررہاہے۔اس عزت افزائی کے بعدتو وہ اپنی بیوی کی تعریف کرنے سے پہلے بھی دس بارسوچے گا۔ثاقب اسے ٹھنڈا کرنے کوبولا۔باقی سب کا بھی دھیان بٹ چکا تھا۔

نہیں لیکن لیڈیزسیشن میں سیلس مین نہیں ہوناچاہیئے۔عاقب کی وہی مرغی کی ایک ٹانگ تھی۔لیکن ثاقب کو اسکا پوزسیو ہونااچھالگ رہاتھا۔اس لیئے وہ اسے سمجھانے کے بجائے مسکرادیا۔

آغاز عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا

داداوآپ کا قیاس بلکل درست تھامیرے بھائی کی زندگی میں بہاروں نے دستک دیناشروع کردیاہے خزانہ الوداع کہناچاہرہی ہے۔زخم سل رہیں ہیں محبت اپنااراستہ تلاش کررہی ہے اب بس ایک ایک کرکے منازل طےکرناہے انہیں۔ثاقب دل ہی دل میں دادو سے مخاتب تھا۔پھرعاقب کا موڈ تو ٹھیک نہیں ہواپھر سب نے اسکے موڈکودیکھتے ہوئے جھٹ پٹ شوپینگ ختم کی۔

شوپینگ کے بعدوہ لوگ ہوٹل گئےوہاں سب نےلنچ کیااب ارادہ گھر کی راہ لینے کاتھاہوٹل سےنکل کر وہ لوگ ابھی پارکنگ میں آئےتھےعاقب کوافس سے کال تھی سو وہ سائیڈ پر ہوکے سن رہاتھا۔

شفی آپ یہاں کیاکررہی ہیں۔عقب سے آتی آوازپر سب کے ساتھ عاقب بھی متوجہ ہوا۔

اسلام علیکم۔جی بس شوپینگ کے بعد لنچ کررنے آئے تھے۔کیسے ہیں آپ۔شفق اپنے بھابھی کے بھائی کو پہچان کر خوش دلی سے جواب دیا۔

وعلیکم سلام۔الحمدللہ میں بلکل ٹھیک ہوں۔بس ایک میٹنگ کے لئے آیا تھا۔وہ بھی مسکراکر بولے اسکی مسکراہٹ پرعاقب نے گھور کر اسے دیکھا۔

آپ کیسی ہیں؟

ہمیشہ کی طرح خوش باش آپ کے سامنے ہوں۔آپ گھر نہیں آئے کتنے دنوں سے راحم اور بھابھی آپ کو مس کررہے تھے۔شفق نے اطلاع دی۔

میرے آگے توان ہونٹوں کو صرف زہراگل نے کیلئے زحمت دی جاتی ہے۔اوریہاں۔عاقب فون رکھتادانت پیس کرشفق کی مسکراہٹ سے خود کو سلگارہاتھا۔

جی بس کچھ مصروفیات تھیں۔آپ اب گھر جارہیں ہیں چلیں میں ڈراپ کردوں۔ساتھ آفر کیا گیا اس پہلے کی عاقب اپنا ضبط کھوتا شفق نے جواب دیا۔

شکریہ میں انکے ساتھ ہوں۔

اوکے یہ لوگ؟

میری بیسٹ فرینڈ الینہ اور یہ سب اسکے کزنس۔ شفق نے مختصر تعارف کرایا۔پھر وہ اوکے کہتے اگے بڑھ گئے لیکن اب سب اسے غصہ بھری نظروں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے۔

مجھے گھورنا بند کریں۔ہمارے پاس بھی فیملی سے باہر کچھ ڈسکلوز نہیں کیا گیا ہے۔شفق نے صفائی پیش کی۔

ہاں!بتادیتیں تو آپ کے کاندھے پر گے چارستاروں میں سے ایک کی کمی ہوجاتی نا۔ ۔عاقب اسکی طرف جھکتے ہوئے دانت پس کر بولا۔

عارضی رشتوں کے تعارف نہیں کرائے جاتے مسٹرعاقب حیدر صرف وقت پوراہونے تک بوجھ اٹھایاجاتاہے۔شفق اپنی بات کہتی ڈور کھول کر پیچھے کی سیٹ پر بیٹھ گئی۔اور جتنی زور سے عاقب نے دروازہ بند کیاتھا۔اس سے اس کے غصہ کااندازہ لگایاجاسکتاتھا۔اور اسے غصہ آیاکس بات پے تھایہ تو وہ معصوم بھی ابھی نہیں جانتا۔

حیدرویلا کا وسیع عریض گارڈن مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔جس میں دوست احباب بزنس پارٹنرس غرض سبھی شامل تھے۔ ویٹرس ٹرے اٹھائے ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے ہرکوئی ہنسی مذاق اور بزنس کی باتوں میں مصروف تھے۔شفق جوپہلی بار اس طرح کی کراوڈ پارٹی اٹینڈ کر رہی تھی آج زندگی میں پہلی بار نروس فیل کر رہی تھی۔بھابھی کے کسی عزیز کی فوتگی کی وجہ سے بھیابھابھی نہیں آپائے تھے اور باباکی طبعت کی وجہ سے انھیوں نے بھی معذرت کرلی تھی۔اور ان سب کے بیچ میں پھسی تھی شفق۔جسے سب نے زبردستی شریک کرایا تھا۔

Hi little girl how are u.aftr long time han.

وفا اپنے تمام تر جلوے بیکھرتی عاقب کا ہاتھ پکڑ کے سارے کزن کی ٹولی جو ایک کونے میں کھڑی تھی وہاں پر آئی لیکن مخاطب صرف شفق کو ہی کیا۔اسے نجانے کیوں شفق سے خار تھی۔

Fine.like always.

Ooo i see

Hmm

اؤ تو یہ آپ کی ٹائپ کی لڑکی ہے۔شفق وفا کے پاس کھڑے اس بے نیاز کو دیکھا جو بلیو تھریپس میں غضب ڈھارہا تھا۔لیکن اسے ایک آنکھ نا بھایا۔

وفا چلو یہاں سے میرے فرینڈ میرا ویٹ کر رہے ہیں۔عاقب جھنجھلا کے بولا۔غیر ارادی تور پر اسکی نظر باربار بھٹک کے نیلے فراک میں ملبوس اس بے نیاز پر جارہی تھی جس نے اس پر ایک نظرغلط تک نہیں ڈالی تھی۔برتھڈے وش کرنا توخیر بہت دور کی بات تھی۔کیک کٹنگ کے وقت بھی نجانے کس غارمیں چھپ گئی تھی۔

خیر میں کونسا اسکے وش کا بھوکا ہوں۔ ہزاروں لوگ مجھے وش کرنے کو ترس تے ہیں لیکن عاقب حیدر ہر کسی کو میسر نہیں شفق بی بی۔عاقب اسکی بے نیازی دیکھ کر خود کو تصلی دی۔ابھی وہ موڑنے ہی والا تھا کی ۔ عقب سے آواز آئی۔

سوملیں ان سے یہ ہیں ملک کے ٹاپ ٹین بزنس مینس میں سے ایک کے بیٹے صارم شہباز ۔شہباز انڈسٹریس کے ایک لوتے وارث۔اور میرے بابا کے بہت اچھے دوست کے بیٹے بھی۔وفا ایک بمشکل چوبیس پچیس سال کے ہینڈسم سے لڑکے کے طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔جس نے سب کو ہالے کیا تھا۔ پھر شفق پر نظر پڑتے ہی بولا۔

ارے مس شفق اپ یہاں۔ وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

تم جانتے ہو شفق کو؟وفا نے پوچھا۔

جی بلکل وہ بھی پانچ سال۔دراصل ہم کلاس میٹس ہیں۔صارم پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔عاقب معن کیا اپنے بھاری ہاتھوں سے اسکے دانت اندر کرے ساتھ کوک کا پوراگلاس اسکے منہ پر دے مارے جو شفق کے چہرے کاطواف کر رہی تھی۔

لٹل گرل تم نے بتایا نہیں یار۔بڑی چھپی رستم ہو۔وفا معنی خیزی سے اسے کاندھا مار کے بولی۔پہلی بار عاقب وفا پر جی جان سے غصہ آیا۔

اس میں چھپانے والی کیا بات ہے کلاس میں یونی میں ہزاروں سٹوڈنٹس ہوتے ہیں۔اب میں سب کے بیوڈیٹا تو بتا نے سے رہی۔اینڈ ہم آپس میں اتنے فرانک بھی نہیں جو میں آپ کو بتاؤں۔شفق سنجیدگی سے بولی۔

کیسی ہیں؟مس شفق بہت وقت بعد مل رہے ہیں۔ریزلٹ کا کچھ پتاچلاسنا ہے نیکسٹ ویک ہیں۔میں بھی کیا بول رہا ہوں اپ توہمیشہ کی طرح ٹاپ ہی کرینگی۔فکر تو ہم جیسے نالائق سٹوڈنٹس کو کرنی چاہئے۔بے چارااتنا خوش تھا شفق کو دیکھ کر کی منہ میں جو آیا کہتا چلاگیا۔

Novelistan

ساتھ عاقب کا خون بھی جلا رہا تھا۔

ہاں میں نے بھی سنا ہے ریزلٹ کا۔اچھا اپ لوگ باتیں کریں مجھے دادو شائد بلا رہی ہیں۔وہ اگلی بات سنے بغیر اندر بڑھی۔شفق کے جاتے ہی جہاں صارم خوشی ماند پڑی وہیں عاقب کے دل ڈھیروں سکون اترا۔

یار بہت تھک گیا اس لئے کہتا ہوں میں گھر میں پارٹی نہیں رکھنی چاہیئے بندہ مروت میں کھڑا کا کھڑا رہجاتا ہے ۔

بلکل سہی اگر اور کچھ دیر پارٹی چلتی ناتو تم لوگوں کو مجھے اٹھاکر لاناپڑتاقسم سے ٹانگیں لگتاہے ٹوٹ گئی ہے۔راعب نے بھی دہائی دی۔

ہاں بھئی اپ دونو ہی نے سارے مہمان اٹینڈ کیا ہے ناجو ایسی ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں۔زوفشہ نے دونو کے دکھرے سن کرطنزکیا۔

شفق بیٹاسب بتا رہے تھے کے اپ نے مہرون کلر کا ڈریس لیا ہے لیکن یہ تو نیلا ہے۔

جی انٹی لیکن وہ ڈریس میں نے سہی سے چیک نہیں کیا تھا وہاں پر اور گھر انے کے بعد پتا چلا کے بہت لوز تھا سو چینج کردیا۔

چلو اچھا کیا۔لیکن بیٹا کبھی بھی کپڑے اچھے سے چیک کر کے لینے چاہئے خاص کر جب ارجنٹ پارٹیزمیں پہننے ہوں۔اگر وقت پر پتا نا چلتا تو پروبلم ہوجاتی نا۔عاقب ماما سمجھاتی ہوئی بولی۔

جی انٹی۔

شفق بات سننا زراتھوڑی جلدی ہے۔عاقب نجانے کہاں سے نازل ہوا اور اپنا حکم سنا کر غائب ہوگیا۔سب کی معنی خیز مسکراہٹ اور نظر اب شفق پر تھی جو فضول میں ہی پزل ہورہی تھی۔

شفق میری بات سننا۔ بھئی زرا سپیڈ تو چیک کریں ہمارے بھائی کی۔اور ایک ہم ہیں جو بچپن کی منگتر کو بھی ایسے نہیں بلاتے۔ثاقب الینہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

بیٹاوہ منگیتر ہے اور یہ منکوح اس لئے بچی کو نا ستاو اور چلو سب سونے جاؤ ہم تو چلے۔ثاقب کی ماما اٹھتے ہوئے بولیں۔

ویسے شفی یارتایانہیں بات سننے سنانے تک پہونچ گئی ہے مطلب دوست دوست نارہی ظالم بھابھی بن گئی ہے۔الینہ کی دہائیاں عروج پر تھی ساتھ سب نانظرآنے والے آنسوں صاف کرتے ہولےاس حوصلہ دے رہے تھے۔

شفق بیٹیا۔عاقب باباآپ کوجلدی انے کوکہرہے ہیں۔ملازم کی اطلاع پر تو وہ اور پزل ہوئی۔سب نے اووو۔کیاتھا۔

بیٹا اپ ان پر دھیان نا دو اپ جاکے اسکی بات سن لو کوئی ضروری بات ہی ہوگی۔عاقب کی ماما کہتی اپنے روم کی طرف بڑھییں۔

جی جی ضروری ہی نہیں بہت ضروری ہوگی ملک کے سارے نظام تو ان دونو کے ہی ناتوان کندھوں پرہیں جائیں جائیں بھابھی جی۔کسی کوانتظار کرانااخلاقیات کے سخت خلاف ہے۔ثاقب نے مفت کاگیان بانٹا۔

آپ لوگ کیوں چاہتے ہیں کی میں آپ کے اس نمونہ ہٹلر بھائی کاقتل خود پرفرض کرلوں۔شفق سب کی معنی خیز مسکراہٹ پردانت پس کر بولی۔اسکادل سچ میں عاقب کاقتل کرنے کو کر رہاتھاجس نے خواہ مخواہ اسکی پوزیشن سب کے سامنے اوکورڈ بنادی تھی۔اس سے پہلے کی دوسراشاہی فرمان جاری ہوتاوہ تن فن کرتی اسکے روم کی طرف بڑھی۔

وہ تن فن کرتی کمرے تک تو آگئی تھی۔لیکن اب سمجھ نہیں آرہاتھا کی اندر کیسے جائے۔اس نے آج تک اس گھر کے کسی بھی لڑکے کا کمرانہیں دیکھا تھا۔پتاضرورتھا لیکن جانے کی نوبت نہیں آئی تھی وہ زیادہ دادو کے کمرے میں ہی آتی جاتی تھی یاپھر لڑکیوں کے کمروں میں ۔ابھی اس نے نوک کرنے کے لیئے ہاتھ بڑھایاہی تھاکی دروازہ کھلا اور ایک ہاتھ باہرکی جانب آیااور اسکے اٹھے ہوئے ہاتھ کوپکڑ کر اندرکی جانب کھینچ لیا۔وہ اس افتادے کے لیئے تیار نہیں تھی سو کھینچتی چلی گئی۔

عاقب اسے کھینچتاصوفے کے قریب لے آیاتھا۔اوراب اسے گھور رہاتھا۔جبکہ وہ اپنی پھولتی سانس بحال کرنے کی کوشش کررہی تھی۔اسکے بازو ابھی بھی عاقب کے ہی گرفت میں تھے۔

اوو میڈم آٹھ سو کیلو میٹر کی ریس لگاکر نہیں آئی ہو جو اتنی سانسیں پھول رہی ہے۔

میں آٹھ سوکیلو میٹر کی ریس لگاؤں یاآٹھ قدم کی آپ کو اسے کیا۔اوربازو کس خوشی میں پکڑا ہے چھوڑیں فورن۔شفق کا دھیان اچانک اپنے بازو پر گیا تھا۔

اور یہ کونسا طریقہ ہے کسی کواپنے روم میں ویلکم کرنے کا۔شفق اپنےلال ہوتے بازو کو دیکھ رہی تھی ساتھ سہلا بھی رہی تھی ۔

کس نے کہاکی میں نے تمہیں خوش آمدید کیاہے۔عاقب سینے پردونو بازو باندھتے ہوئے اسکی غلط فہمی دور کی۔

اور یہ ---یہ کیا طریقہ ہے ایلے بلانے کاکیسے باہرسب میرا مذاق بنارہے تھے۔شفق کو سب کی معنی خیز مسکراہٹ یاد آئی تومن کیااسکاگلادبادے۔

کوئی دھنوادھاررومانس فرمانے نہیں بلایاہے آپ کو تسلی رکھیں ۔اور میں اپنے بھائی بہن کو بہت اچھے سے جانتاہوں مذاق تو خیر نہیں اڑایاہوگا۔بس ملاقات کی نوعیت جانناچاہرہے ہونگے۔عاقب اپنے بھائی بہنوں کو بہت اچھے سے جانتاتھا۔اس لیئے مسکراہٹ چھپاکر مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

ملاقات مائی فٹ !شفق جھلّا کر بولی۔انٹی وہاں موجود نا ہوتی تو مائی مر کر بھی نہیں آتی۔

ہاں !انٹی کا بیٹا تمہارے ناانے سے تو مرہی جاتا نا۔عاقب اسکے ٹیٹیوڈ پر جل کر بولا۔

اب فرمانا پسند کریں گے کی آپ کو کونسا مسئلہ کشمیر ڈسکس کرنا تھا۔شفق کی نظر گھڑی پر گئی جو ڈیڑھ بجنے کا اعلان کررہی تھی۔اس لیئے جلدی مدع پر آئی ورنہ دل توکررہا تھا کی پہلے اس کا حساب برابر کرے۔

یہ کیا ہے ؟عاقب نے صوفے پر رکھے شوپینگ بیاگ کی طرف

اشارہ کیا۔

آپ کو نظر نہیں آرہا؟

میں نے آپ سے پوچھا ہے؟عاقب دانت کچکچا کے بولا۔

میں آپ کے آگ جوابدہ نہیں۔وہ بھی دوبدو بولی۔

یو۔۔۔۔عاقب نے مٹھیاں بھینچی یہ لڑکی اسکے برداشت کا امتحان لینا بہت اچھے سے جانتی تھی۔

اس شوپینگ بیاگ میں وہ کپڑے ہیں جو تم نے اس دن مال میں اپنے لیئے خریدے تھے تو یہ یہاں کیاکررہاہے؟وہ ضبط کرتاہوابولا۔ایک توپارٹی میں اگنور کرنادوسراڈریس الگ ڈریس پہنناپڑے وش ناکرنااوراب اس شوپنگ بیاگ کایہاں ہونا سب ہی اسکادماغ گھمارہے تھے۔

تھوڑی تصیح کرلیں یہ ڈریس میرے لیئےلی گئی تھی۔میں نے نہیں لی تھی۔وہ لفظوں کو توڑتوڑ کر ایک ایک پر زورڈال کر اداکررہی تھی۔

دونو ایک ہی بات ہے۔عاقب الجھا۔

بلکل بھی نہیں۔اسنے بات کی نفی کی۔خریدی میں کرتی تو میراہوتا۔لیکن جب میرے لیئے لی گئی ہے تو یہ میری مرضی ہے میں لوں یانالوں۔اور مجھے آپ کے پیسوں کا زہر تک نہیں چاہئے کجاکی یہ ڈریس۔شفق شاپرکوگھورتے ہوئے بولی جیسے ساری غلطی اسی کی ہو۔

کیامطلب میں حرام کاکماتاہوں۔عاقب اوٹ اوف کنٹرول ہوا۔

نہیں ماشاءاللہ سے اس گھر کے بڑوں کی تربیت ایسی نہیں ہے کی آپ ایساکریں۔شفق نے فورن ہوالہ دیا۔

پھراس ساری فضولیت کامقصد۔اسکی باتئیں عاقب کے سمجھ سے پڑے تھی۔

آپ کی کمائی حلال کی ہو یاحرام کی ہومیری بلاسے جیسی بھی ہواس پر میراکوئی حق نہیں اورجس پرمیرا حق نہیں ہوتامیں اس سے آبِ حیات نالوں یہ تو پھر ایک معمولی ساڈریس ہے۔وہ عاقب پر ایک نظر ڈالتی پلٹی ہی تھی جب پیچھے سے عاقب کی آتی آواز نے اسے دوبارہ طیش دلایا۔

مطلب یہ سارا ڈرامہ اس وجہ سے تھا کی آپ مجھے اپنا اور میرا رشتہ یاد دلا سکو اور میرے دل میں اپنی جگہ بنا سکو۔ ویسے ماننا پڑے گا بہت اسمارٹ ہو یار۔ عاقب اپنی چڑھانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اسے آگ لگا گیا تھا۔

رشتہ مائے فٹ اور۔ وہ نہوست سے بولتی چند قدم کا فصلہ طۓ کرتی اسکے قریب آئی۔

میں جگہ بنانے کی نہیں حکومت کرنے کے قائل ہوں۔ اور جو رشتہ ہمارے درمیاں ہے نا اس کے مطابق مجھے شریعت اس دل پر حکومت کرنے کا حق دیتی ہے۔ لیکن کیا ہے نا میں اس دل کو اور اس دلوالے شخص کو اس قابل نہیں سمجھتی کے یہاں اپنی حکومت قائم کروں۔ وہ اسکے دل کے مقام پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

اور یہ سب میں نے کس سلسلہ میں کیا تھا وہ بھی بتاتی چلوں۔ وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔ عاقب خاموشی سے اسکے انداز الفاظ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

یہ سب میں نے اس دن کا جواب دینے کیلیئے کیا تھا۔جب آپ نے ہوسپٹل میں میری ذات کی ناصرف نفی کی تھی بلکہ اپشن کہکر میری سیلف ریسپکٹ کی بھی دھجیاں اڑائی تھی۔ویلے اس دن آپ کو میرا آپشن چننے کی ضرورت ہی کیوں پڑی تھی ناہوسپٹل میں لڑکیوں کمی تھی نا ہی آپ کے سرکل۔اور اگر وہاں کوئی میسر نہیں تھا تو کسی غریب نرس کو چار پیسے دیتے تو وہ خوشی خوشی ایکانااپنے ماتھے پرسجالیتی یا پھر کوئی آپ پر مرنے والی کاآپشن بھی تو تھاآپ کے پاس پھر میں ہی کیوں ؟ ۔وہ نفرت سے بول کر دو قدم اور پیچھے ہوئی عاقب کی گرفت اپنے ہاتھ پر اور مضبوط ہوئی تھی۔

ایک بات حفظ کرلیں اگرعاقب حیدر ایک شہزادے ہیں توسڑک پر شفق ابراز بھی پیدا نہیں ہوئی۔اور ہاں چاہے تو یہ ڈریس واپس کردیں میں نے مال میں بات کی ہوئی ہے وہ واپس کرلینگے۔لیکن میرا ذاتی مشورہ ہے اسے سمبھال کر رکھ لیں۔جب آپ کے ٹائپ کی لڑکی آپ کے زندگی میں گی ناجوآپ کی دولت کو اپنانصیب اور آپ کو اپناخدامانتی ہو اسے پہلی رات پر گفٹ کردیجیئے گابہت خوشی ہوگی سچی۔بس عاقب کوبرداشت یہیں تک تھی۔شفق کو دونو بازو سے تھام کر پیچھے دیوارسے لگایاپھر اپناچہرااسکے کان کے قریب لے جاکرسرگوشی کی۔

حکومت کرنا چاہتی ہو مجھ پر اور میرے دل پر ۔لیکن ایک بات یاد رکھنا۔

سوچ سمجھ کر رکھنا میری دل کی سلطنت میں قدم

میرے عشق کے قیدی کو رہائی نہیں ملتی۔

اپنی بھاری آواز میں کچھ باور کراتا اسکی طرف دیکھا جس نے زور سے کبوتر کی طرح آنکھیں میچ رکھی تھی صبیح پیشانی پر ننھی ننھی پسینہ کی بوند چمک رہی تھی۔وہ مسکراتا اسکی پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلاتا پیچھے ہٹ گیا۔یہ ایک غیرارادی عمل تھا لیکن عاقب کے اندر ڈھیروں سکون بھر گیا تھا۔

آنکھیں کھول لو میں تمہارا خون بالکل نہیں پی رہا تھا۔شفق اسکے الفاظ کی شوخی اور چہرے کی مسکراہٹ پر نظر ڈالے بغیر سرپر پیر رکھ وہاں سے بھاگی تھی۔شفق ہونش میں ہوتی تب نا تو پیشانی پر عقیدت کے پھول کھلانے کے مطلب کی طرف دھیان جاتا۔

خالی زبان چارفٹ کی ہے دل تو چڑیا جتنا ہے محترمہ کا۔عاقب رہداری میں نظرڈالتاجہاں وہ کہیں نہیں تھی۔پھر دروازہ بند کرگیا

پتا مس ابراز میں آج سے سات سال پہلے پاکستان سے اسڑیلیاء آیا تھا اسٹڈی کے لئے۔مسٹر صمد کافی کے کپ کے کناروں پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے بولے۔وہ دم سادھے انھیں دیکھ رہی تھی۔

میں نے جب گھر میں یہاں انے کی بات تو پہلے کوئی مانے ہی نہیں سب کا یہی کہنا تھا کی پاکستان میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک یونیورسٹیں ہیں پھر پردیس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔لیکن مجھے بھی اپنی ضد عزیز تھی میں نے بھی کھانا پینا سب چھوڑدیا۔سب نے خوب منایا سمجھایا۔جب میں نہیں مانا تو تھک کر ماما بابا ہمارے داجی کے پاس گئے کیوں گھر کے فیصلہ داجی ہی لیا کرتے تھے۔انھوں نے کچھ پل روک ٹھنڈی سانس فضاء کے سپرد کی پھر اپنی نظروں کو دوبارہ وہیں مرکوز کیا۔

پھر ماما بابا۔داجی کے پاس سے رضامندی کے ساتھ یہ شرط لے کر آئے کی اگر میں اپنی بچپن کی منگیتر کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوجاؤں تو مجھے اجازت ہے۔داجی کی شرط پر مجھے بہت غصہ آیا تھا مطلب اتنی بے اعتباری لیکن میں نے اپنے غصہ کو اپنے خوابوں پر حاوی ہونے نہیں دیا بلکہ بنا کسی احتجاج کے نکاح کر لیا۔لیکن میرے اندر بے اعتباری والی بات کے لاوے دہک رہے تھے۔

پتا ہے اسکے بعد میں نے کیا کیا۔وہ اپنی بات کے خود ہی مذاق اڑاتے ہوئے ہنسے اچانک ہماوقت مسکراتے رہنے والے مسٹر صمد کے چہرے پر اذیت رکساں ہوئی۔

میں نے اپنے اندر کا سارا زہر ساری کڑواہٹ اپنے آگ برساتے لفظوں کے زریعہ اس انسان میں بھر دیا جسے میں بچپن سے چاہتا ہوں۔جو میرا نام سن کر بڑی ہوئی تھی جو مجھے تب سے چاہتی تھی جب وہ چاہت جیسے لفظ سے نا واقف تھی۔اوراب وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میں اسکی انتہا کی نفرت کو پانچ سال سے سہتا آرہا ہوں۔اور میرا ضمیر ایک معصوم کے دل کو خوابوں کو

توڑنے کی سزا میں مجھے روز کچوکے لگاتا ہے دل الگ ماتم کرتا ہے اور یہی اذیت مجھے چین نہیں لینے دیتی میں اس سے ہزاروں دفع معافی مانگ چکا ہوں لیکن لاحاصل وہ کہتے ہیں ناانسان جو بوتاہے وہی کاٹتا ہے۔وہ طنزیہ مسکرائے ۔

وہ لڑکی آپ کی کزن مس الشبہ ہے نا؟ حیران نا ہوں میں نے پہلے دن ہی اندازہ لگالیا تھا کی وہ آپ سے کھنچی کھنچی سی رہتی ہیں اور آپ ان سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

واہ آپ توبہت انٹلیجینٹ ہیں ایک ملاقات میں جان گیئں تھی۔مسٹر صمد اسکی زہانت کے قائل ہوتے ہوئے بولے۔

اس میں انٹلیجینٹ والی بات نہیں ہے۔ہمارے مسلم معاشرے میں ایک لڑکا اور لڑکی کو بنا کسی مضبوط رشتہ کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں ہوتی۔خواہ وہ آپ کی کزن ہی کیوں نا ہو۔ویسے راز کی بات بتاؤں؟ وہ ٹیبل پرجھک کر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

ہاں بتاؤ۔

وہ آپ سے نفرت نہیں کرتیں۔

اچھا وہ کیسے ؟

جب پہلی بار الیشبہ آپی نے مجھے دیکھا تھا ناانکی آنکھوں میں عجیب سی جلن تھی پھر جب اپ نے کہا کی میں آپ کی بہن ہوں تو خود ہی ان آنکھوں میں نرمی جگہ لے لی۔آپ انھیں منائیں وہ ضرورمان جائنگی۔

جانتی ہو آج تک یہ بات میرے اور الشبہ علاوہ کوئی نہیں جانتا۔پھر میں نےآپ کو کیوں بتایا۔مسٹرصمد سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

نہیں!

کیوں میں آپ میں اپنے آپ کو دیکھتاہوں اب سے نہیں پچھلے ڈھائی سال سے اسی لیے میں آپ سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

مجھے بھائی مانتی ہو؟اگلا سوال

جی۔گھٹی گھٹی سی آوازائی

میری ایک بات مانو گی؟

جج--جہ --جی بولیں۔اسکی زبان لڑکھرائی۔

خود سے اور حقیقت سے بھاگنا چھوڑ دو بلکہ میرا مشورہ ہے واپس لوٹ کراس ڈر کا سامنا کرو اس گھٹن سے خود کو آزاد کرو تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی۔اسکی گرفت چیر کے ڈنڈوں پر مضبوط ہوئی تھی چہرے پر وہی اذیت پھر سے رقم تھی جو کچھ پل کے لیئے الگ ہوئی تھی۔مسٹر صمد کو کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی وہ اس سے ایسے ہی رد عمل کی توقع رکھتے تھے۔

جانتی ہیں دنیاں گول ہے جو کہانی جہاں شروع ہوتی ہے وہیں اسے ختم ہوناہوتا ہے۔اور میں جانتاہوں میری بہن بہت بہادر ہے۔انہوں نے اسے حوصلہ دیناچاہا۔

خیر ابھی بہت وقت ہوگیا ہے چلو میں تمہیں ڈراپ کردوں پھر تمہارے کہے کے مطابق تمہاری بھابھی کو منانا بھی ہے۔وہ اسکی کیفیت کو یکسر نظرانداز کرتے عام سے لہجے میں بولے۔وہ بھی اپنے آپ پر قابوپاتی انکے ساتھ ہولی۔

آج اتوار کا دن تھا۔اس لئے حیدر مینشن کے سبھی افراد ہمشہ کی طرح گھرموجود تھے ۔کیوں کہ دادو کا حکم ہوتا تھا کی پورا ہفتہ سب کہیں بھی ہو لیکن چھٹّی کے دن سب کو گھر پریوار کے لئے وقت نکالنا ہے۔شام کے وقت سبھی بڑے گارڈن میں رکھی کرسیوں پربیٹھے چائے کے ساتھ ادھرادھر کی باتیں کر رہے تھے ساتھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہورہے تھے۔تھوڑی ہی دور پر پوری ینگ پارٹی گھانس پر بیٹھی لوزمات کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ٹانگ

کھچنے میں مصروف تھے۔عاقب کو کوئی امپورٹنٹ کال آئی ہوئی تھی سو وہ سائیڈ پر ہو کر بات کر رہا تھا۔

تبھی بڑے سے داخلی گیٹ کے آگے ایک بلیک کار اکے رکی اور اس میں سے چہکتی ہوئی شفق برآمد ہوئی جو اج بلیک جینس پر وائٹ گھٹنوں اتے کرتہ پہنے اپنے چاند سے چہرے کو کالی رات کی طرح بلیک اسکارف میں ڈھکے چودھویں کا چاند لگ رہی تھی۔اور ہاتھ میں دو تین سفید ڈبے تھے۔وہ دوڑتی ہوئی چوکیدار چاچا کے پاس گئی پتا نہیں خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ انھیں کیابتایاکی انہونے خوش ہوکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔پھر اسنے ڈبے کی طرف اشارہ کیا تو انہونے مسکراتے ہوئے اس سے ایک ٹکڑا اٹھاکراپنے منہ میں ڈالا۔اب وہ یہی عمل پاس گارڈن کی کاٹ چھانٹ کرتے مالی کاکا کے ساتھ دہرارہی تھی۔ان کے بعد اسکا رخ گارڈن میں بیٹھےباقی سب کی طرف تھا۔عاقب جو فون پر بات کرہاتھا اس چھوٹی آفت کے خوشی سے دوبالا ہوتے چہرے کو دیکھ کر سب بھول گیا تھا۔کال ابھی بھی چل رہی تھی۔

Mr.haidr are there?

Yaa ya i talk to u letter.

فون سے آواز ابھرنے پر عاقب نے گربڑاکر جواب دینے کے ساتھ رابطہ منقطع کیا۔کیوں آج کل یہ چھوٹی آفت اسے کچھ زیادہ ہی ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔آج دس دن بعد وہ اسے نظرآئی پارٹی والے دن کی بحث کے بعد وہ نظر نہیں آئی تھی۔اور وہ ان دنوں بہت عجیب بے چینی سا محسوس کررہا تھابار بار اسکی کی ہوئی باتیں اور اپنی اس دن کی غیر ارادی حرکت یادآکر اسے اور مضطرب کرجاتی تھی۔ابھی کچھ دن پہلے ہی الینہ سے پتا چلا تھا کی اسنے سٹیٹ ٹاپ کیاہے۔پھرہاتھ میں پھولوں کا بوکا لئے تھمس اپ کرتی فوٹو کو جگہ جگہ یونی کے گیے بینرس پر بھی دیکھ چکا تھا۔گھر میں سب اسکی تعریف کرتے نہیں تھکتے تھے۔ابھی بھی وہ سب کو مٹھائی دیتی ہوئی نجانے کونسی نئ اطلاع دے رہی تھی کے سب بڑے اسکے سر پر ہاتھ رکھ رکھ کے مسکراتے ہوئے کچھ کہ رہے تھے۔

اب پتا نہیں کونسا نیاکارنامہ انجام دیا ہے ان سب کی چہیتی نے اللہ جانے۔عاقب بڑبڑاتا ہوا تجسس کے مارے ان سب کی طرف بڑھا۔

بھائی مبارک ہو یار آپ کی مسز نے ناصرف ٹاپ کیا بلکہ فارن یونیورسٹی میں فل سکولرشپ پر سیٹ بھی لائی ہے۔یہ لیئں مٹھائی کھائیں۔راحب بڑا سا ملائی چھم چھم اسکے منہ میں گھسیڑتے ہوئے بولا۔

Iam proud of u beta

مجھے فخر ہے کی آپ ہمارے انگن کی روشنی ہیں۔عاقب کے بابا بولے۔

ہاں بھائی صاحب پہلے تو سٹیٹ ٹاپ کرکے ہمارا سر فخر سے انچا کیا اور اب یہ آسٹریلیاء ،کے ٹاپ یونیورسٹی میں اڈمیشن لیکر ہمیں اور بھی خوش کردیا ہے۔یہ ثاقب کے بابا تھے۔

بھائی صاحب میں تو کہتا ہوں ایک گرئینڈ پارٹی ہونی چاہئے اس بات پر۔راحب کے بابادونو بھائیوں کی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے بولے۔

نہیں چاچو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کے میں ابھی اس نکاح کو ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتا۔عاقب اس پر نظر جمع کے بولا جواب کزن پلٹن کے ساتھ مسکرا مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

ساری زبان کی تیزی میرے سامنے ہی ہوتی ہے دوسروں کے لئے منہ میں مصری گھل جاتی ہے محترمہ کے۔عاقب نے جل کے سوچا۔

بیٹا لیکن۔

چاچو ابھی وہ بچی ہے اور موسٹ امپورٹنٹلی سٹوڈنٹ ہے سو اسے ہمارے بزنس سرکل سے دور رکھنا ہی بہتر ہے۔عاقب سمجھاتے ہوئے بولا۔

بات توعاقب کی بھی ٹھیک ہے۔لوگوں کی ہزاروں زبان ہوتے کہیں یہ نا کہنے لگے کی ہم نے بچی کی کامیابی دیکھ کر رشتہ کیا ہے کیوں کہ شفق نے جس یونیورسٹی سے ٹاپ کیا ہے وہ ملک ٹاپ ٹین یونیورسٹیس میں سے ایک ہے ۔عزرار صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔جس سے سب۔ مطفق ہوئے۔کیوں کہ وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کی پارٹی میں کوئی ان دونو کے درمیان سٹیٹس کو مدع بحث بنائے جس کی وجہ سے شفق یااسکی فیملی کے سیلف ریسپیکٹ یاخوداری پر ضرب

گئے۔اب عاقب کارخ اسکی طرف تھاجو خواہ مخواہ اسے اگنور کرنے کی کوشش میں ہلقان ہورہی تھی۔

حاضرین متوجہ ہوں اب آئے ہیں اسپیشل پرسن جواپنے اسپیشل انداز میں اپنے زندگی کے اسپیشل فرد کواپنے اسپیشل ہونے کا احساس دلاتے ہوئے اسپیشل مبارک باد پیش کریں گے تالیاں۔بھائی پلز۔راعب سائیڈ پر ہوتے ہوئے ہاتھ سینے پر رکھ کر جھکتے ہوئے اسے راستہ دیا۔

راعب بھائی آپ اپنا یہ اسپیشل نامہ بند کریں اور چلیں دادو سے پرمیشن لیکر باہر چلتے ہیں۔شفق عاقب کو یکسر نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔کیوں وہ اسکی اس دن کی نہیں بھولی نہیں۔

ہائے یہ ناراضگی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

روٹھتے ہو تو اور بھی حسین لگتے ہو

اس لئے ہم نے تم کو خفا رکھا ہے۔

راغب اپنی بکواس بند کرو۔

And coungretulations.

عاقب نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔جسے وہ سب کا خیال کرتے ہوئے تھوڑی جھجھک کے ساتھ تھام گئی ورنہ اس ہاتھ کو تو کھائی میں گرنے سے بچنے کے لئے بھی نا تھامتی مروت بھی عجیب چیز ہے۔

ادھر وہ اسکے گلابی نرم و ملائم ہاتھ تھام کر عجیب سے احساسات سے دوچار ہوا تھا اس سے پہلے کی سب نوٹ کرتے شفق نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔عاقب کو اپنے خالی ہاتھ دیکھتے ہوئے کچھ دن پہلے اپنے ماما کی کہی بات یاد آئی۔جب وہ شفق کو لیکر اسکے رویہ کو نوٹ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"بیٹا نکاح کے رشتہ میں بہت طاقت ہوتی ہے ایک عجیب سی لزت اور کھینچاؤ ہوتا ہے اس میں جو تم بہت جلد محسوس کرو گے "ماما کی بات تو سہی ہوتی جارہی ہے وہ بڑبڑاتا ہوا اندر بڑھ گیا کیوں کہ مغرب کی اذان ہونے کی وجہ سے سب اندر جارہے تھے۔

ابھی سب دادو کے روم بیٹھے شفق کا انتظار کررہے تھے۔جس سے ٹریٹ کی جگہ سب نے فروٹ سئیلیٹ کی مانگ کی تھی۔سب کاکہناتھاکی وہ بہت اچھا بناتی ہے۔اوروہ چاہ کر بھی یہاں سے اٹھ نہیں پارہا تھا۔تبھی ملاذمہ کے ہاتھوں بڑی سی ٹرے لیکروہ باقی چاروں لڑکیوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی اسے دیکھ تھوراٹھٹکی پھر اپنی ازلی خود اعتمادی کے ساتھ سب کی طرف بڑھ گئی۔

لڑکی فروٹ سئیلیٹ بنارہی تھی یابیربل کی کھچڑی جو اتنی دیر لگ گئی۔چھ بجے گئی تھی تم اب آٹھ بجرہے ہیں۔ثاقب معصنوعی خفگی سی بولا۔

بھائی ٹھنڈا بھی ہونا ہوتا ہے۔وہ سب کےآگے کٹورےرکھتی ہوئی ہنس کر بولی۔عاقب بس اسکے انداز دیکھ رہا تھا جو گھریلوانداز میں بہت اپنی اپنی لگ رہی تھی۔

ہاں اور تب تک تم عورتیں باتیں بگھارتی بیٹھ گئی ہونگی ہے نا؟-راعب انھیں چڑھانے کو بولا اور سب ایک ساتھ اپنی۔ جگہ سے خطرناک ارادوں کے ساتھ کھری ہوئیں۔لیکن شفق کے رہتے ہوئے جوابی کروائی اسے ہی سونپی گئی تھی۔

یہ عورت کیسے کہا؟وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔اور ہاں ہم پانچوں میں کوئی ایک چوبیس کی بتادیں اور آپ سب شروع ہی پچیس سے ہوکر بتیس پر ختم ہوتے ہیں توبہ توبہ بوڑھے ہورہے ہیں کہنا غلط نہیں ہوگا۔شفق سب کی طرف انگلی سے اشارہ کرتی بولی۔دادو نے منہ نیچے کرکے اپنی مسکراہٹ روکی۔

بھائی دیکھیں آپ کو بھابھی عمر کا طعنہ دے رہی ہیں وہ بھی ابھی سے۔راعب نے عاقب کو میدان میں انے پراکسایاکیونکہ اس سے مقابلہ صرف عاقب ہی کرسکتاتھا۔جس پر اسنے شفق کے چہرے کو دیکھا جو لال ہو چکا تھا شرم سے نہیں غصہ سے۔

عشق نے غالب نکماکردیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے۔

ثاقب عاقب کی طرف جھک کر شعر پڑھا۔عاقب نے بس ایک گھوری سے نوازا۔

راغب بھائی شائد آپ کو سئیلیٹ پسند نہیں آیا۔شفق کٹوری کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔

نہیں یار یہ ظلم نا کرو۔اسنے کٹوری پیچھے کھینچی جیسے وہ سچ میں لے لے گی۔

بیٹا اب اس رمضان پر اپنے یہیں رہنا ہے اسے کا بعد تو آپ دو سال کے لئے ہم سب سے دور چلی جائنگی۔دادو غمگین لہجہ میں بولی۔سب کی ہاتھ اپنے اپنے کٹوریوں پر روک گئے۔شفق اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس ائی۔

میری پیاری دادو ہماری زندگی میں کچھ لوگ موسم کی طرح ہوتے ہیں جو جانے کے لئے ہی اتے ہیں ۔اس لیئے گزرے موسم کا غم منانے کے بجائے انے والے موسم کو خوش آمدید

کہناچاہئے۔اور پھراس میں اتنااداس ہونے کی ضرورت ہی کیاہے۔شفق اپنی اداسی چھپاتے ہوئے بولی۔کیوں کہ اس پتا تھا اسکے جانے کے بعد عاقب ضرور کوئی فیصلہ لے لگا۔اور شائد وہ پھر کبھی ان محبت کرنے والے لوگوں کے بیچ ناآسکے۔شفق کے ان الفاظ کی گہرائی صرف وہی سمجھ سکتا تھا۔اسنے اپناچمچہ کٹورے میں واپس رکھ کر اسکو دیکھا کیایہ مکمل منظر وہ دوبارہ دیکھ پائے گا۔یہ سوچ اتے ہی اسے اپنے اندر کچھ خالی سامحسوس ہوا۔

ایسا کیوں کہ رہی ہو اللہ نا کرے کبھی میری بچی ہم سے دور ہو دو سال ہے انشااللہ جلد گزرجائنگے پھر ہم تمہیں دھوم دھام سے تمہیں ہمیشہ کے لئے رخصت کر کے لائینگے اور بیٹا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کی تم ہمارے انگن کی روشنی ہواور تمہیں اسی انگن کوروشن کرنا ہے ۔دادو اسے ساتھ لگاتی بولیں۔عاقب اسے دیکھ رہا تھا جس کا چہرابلکل سپاٹ تھا۔

دادو انگن نہیں گارڈن۔کمرے کی اداسی کو دور کرنے کر لئے ثاقب نے ہنستے ہوئے کہا۔جس پر کمرے کا ماحول دوبارہ خوشگوارہوا۔

اور ایک اہم خبر دادو نے شہر سے باہر موجود اپنے فارم ہاؤس پر دو دن کے لئے جانے کی اجازت دے دی۔ہے اور دو دن بعد ہم یہاں سے صبح صادق کو روانہ ہونگے۔لڑکیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کے وہ جنگلاتی علاقہ ہے تو میک اپ کے سامان کے بجائے وہاں کے حساب سے پیکنگ کریں۔کیونکہ آپ کے میک اپ والے ڈراؤنے چہرے کے ہم عادی ہیں وہاں کے معصوم جانور نہیں کہیں وہ لوگ ڈر کر شہر کا رخ نا کرلیں۔راحب بات کے اختتام پر لڑکیوں کو آگ لگانا نہیں بھولا تھا۔سب نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو اسنے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاکر سوری کہا۔

بھائی آپ کے کیا خیالات ہیں؟راغب نے کب سے خیالوں میں کھوئے عاقب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

کیا مطلب؟

مطلب آپ چلینگے یا ہمیشہ کی طرح آپ اور آپ کی پہلی بیوی۔میرا مطلب ہے افس۔راغب اسکا اٹھتا ہاتھ دیکھ کر بات سمبھالی۔

چلونگا ویلے بھی بہت دنوں سے روٹین چینج نہیں ہوئی۔عاقب شفق پر ایک نظر ڈالتا ہوا بولا۔اسے اپنی ماما کی باتوں کو آزمانہ تھا کیاوہ سچ میں اسکے لئے کچھ فیل کرنے لگا ہے یاپھر ایسے ہی ویلے بھی شفق کے جانے سے پہلے اسے کوئی فیصلہ لینا تھا۔اور اسکے لئے اسے اسکے قریب رہنا ضروری تھا اور یہ اچھا موقع تھا۔

سیدھے سیدھے بولیں کیوں چل رہے ہیں ہمیں سب سمجھ آرہی ہے آپ کی یہ روٹین کی تبدیلی ۔ثاقب اسکے کان میں گھس کر شفق کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔اسنے بھی ایک دھموکے سے معقول جواب دیا تھا۔اب سب وہاں جانے کی پلاننگ میں مصروف ہوچکے تھے ۔وہ بھی اس پر ایک نظر ڈالتا وہاں سے اٹھ گیا۔

آج وہ مسٹر صمد کے فلیٹ پرآئی تھی۔وہ الشبہ کے ساتھ ڈرائینگ روم میں بیٹھی تھی مسٹرصمد کچن میں انکے لئے نوڈل بنارہے تھے۔الشبہ کی نظر بار بار ڈرائینگ روم سے نظر اتے کچن کے

دروازے پر تھی۔وہ الشبہ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے ہولے مسکرائی پھر اسے مخاتب کرتی ہوئی بولی۔

الشبہ آپی میں نے کہیں پڑھا تھا کی جس انسان سے بہت محبت ہوتااس سے جب نفرت ہوتی ہیں نا وہ بھی شدید ہوتی ہیں۔لیکن پتا ہے میرا کیا ماننا ہے؟

کیا؟الشبہ بنااسکی طرف دیکھے پوچھا

میراماننا ہے کی جس سے محبت ہوتی ہے نا اسے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی نفرت نہیں ہوتی ہے۔کیوں کہ ہمارادل کوئی گھرکانیم پلیٹ تھوڑی ہے جہاں محبت ہٹاکر نفرت لکھدی جائے یا اپنائیت ہٹاکر بیگانگی۔الشبہ نے فوراً،اپنی نظروں کازاویہ بدل کر اسے دیکھا۔

اور بات جب بچپن کی محبت کا ہوتو کیا ہی کہنا۔ہم تو بچپن کی یادوں پاگل پاگل حرکتوں تک کو نہیں بھولتے۔محبت کو بھولنے یا بدل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اسکی باتوں کا مطلب سمجھتے ہوئے الشبہ اپنی نظریں ادھر ادھر گھمانے لگی۔

پریشان نا ہوں انہوں نے جان بوجھ کر مجھے کچھ نہیں بتایا۔وہ تو پرسوں مجھے کچھ سمجھا رہے تھے تو بس۔وہ الشبہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔کیا آپ انہیں معاف نہیں کرسکتی۔الشبہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔پھر اپنا ہاتھ چھوڑاتی ہوئی بولی۔

کیا تم میری جگہ ہوتی تو ایک ایسے انسان کو معاف کردیتی۔جس کے خواب دیکھ کر تم نے جوانی کے سرحدوں پر قدم رکھا ہو اور جب وہ پوری طرح تمہارے نام لکھ دیا جائے تم اس خوشی کو پوری طرح محسوس بھی ناکرپائی ہو اور وہ تمہیں آکر یہ کہے کی تم اسکے گلے باندھ دی گئی اسے تم سے کوئی لینا دینا نہیں تم صرف مجبوری ہو اسکے خوابوں کی دنیاں میں جانے کی صرف ایک معمولی سی چابی تمہاری کوئی اہمیت یا ضرورت نہیں ہے تو تم کیا کرتی معاف کرتی اس ہرجائی کو تمہارے معصوم خوابوں کے قاتل کومعاف کردیتی کیا اتنا ہی آسان ہے۔الشبہ کی باتوں سے اس کے اپنے پرانے زخم بھی ہرے ہوئے وہ بھی تو یہ سب سن چکی تھی فرق اتنا تھا کی اس شخص

سے اسے محبت نہیں تھی لیکن رشتہ بہت گہرا تھا۔وہ خود کو کمپوز کرتی دوبارہ بولنے کی کوشش کی۔

کیونکہ اس شخص میں اور مسٹر صمد میں فرق تھا زمین آسمان کا فرق۔

آپی میں جانتی ہوں ایسے انسان کو معاف کرنا بہت مشکل ہے۔اور نا ہی میں آپ کے درد کو سمجھنے کا دعوا کرتی ہوں۔جس کا درد وہی سمجھ اور سہ سکتا ہے۔میں صرف آپ سے اتنی سی ریکویسٹ کرونگی کے صمد بھائی کے لئے دل میں معافی کی تھوڑی سی گنجائش بنا کر انھیں معاف کر کے ایک بار انکی محبت کو محسوس کریں۔وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ورنہ سات سال کے طویل عرصہ سے آپ کے انکی طرف قدم بڑھانے کا انتظار نہیں کرتے۔

ہممممم۔میں کوشش کرونگی۔الشبہ پر سوچ انداز میں بولی۔نظر سامنے سے ٹرے تھام کے اتے مسٹر صمد پر تھی۔

کوشش نہیں کرنی ہے بھابھی پلس آپی عمل کرنا ہے کیوں کہ یہ آپ کے بہن پلس نند کا حکم ہے۔وہ الشبہ کو گلے لگاتی ہوئی بولی۔

بھئی کیا حکم دیا جارہا ہے؟ مسٹر صمد نے ٹرے درمیانی ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔وہ کچن سے انکاا موشنل سین دیکھ چکے تھے۔

یہی بھائی کے میری واپسی سے پہلے آپ دونو اپنے ولیمہ کی دعوت کرادیں۔

اچھا بھئی دعاکرو سنا ہے بہنوں کی دعابھائیوں کے حق میں جلد قبول ہوتی ہے۔وہ الشبہ پر نظریں گاڑھے بولے۔

تم واپس جارہی ہو؟الشبہ صمد کے نظروں کونظر انداز کرتی ہوئی حیرانی سے اسے دیکھا۔

ہاں !اب مجھے اپنی خاموشی کو الفاظ دینا ہے اور اس معصوم کوانصاف دلانا ہے۔اور اپنے اندر کے گھٹن اور بے چینی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پاکر کھلی فضاء میں سانس لینا ہے۔وہ ایک عزم سے بولی۔

اللہ تمہیں کامیاب کرے۔امین۔تینوں نے صدق دل سے امین کہا۔

ویسے اگر میراکوئی چھوٹابھائی ہوتاناتو میں ہمشہ کے لیئےاپنی پیاری سی بہن کو اپنی بہن بنالیتا۔مسٹرصمدنے اسکے سر پرشفقت سے ہاتھ پھیرا۔

تب بھی اپ ایسانہیں کرپاتے کیوں کہ میڈم نکاح شدہ ہیں اور سات سمندرپار کوئی بیتابی انکادن گن گن کر انتظارکررہاہے۔الیشبہ شوخی سے اسے کاندھامارکے بولی۔

ہنہ انتظار۔شفق نے نفرت سے سوچا۔اب ضروری تو نہیں جیساہم سوچیں ویساہو بھی کبھی کبھی ہمارے سوچ کے برعکس بھی ہوتی ہے خیریہ ابھی شفق یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ اپ کوہمیشہ خوش رکھے۔اینڈ کل ہم ڈنرساتھ کررہے ہیں۔مسٹرصمدنے اطلاع دی۔

نہیں کل اپ دونو کاڈنر میری طرف سے ہے کیونکہ میرانیکسٹ ویک ہی جانے کا ارادہ ہے۔

ٹھیک ہے لیکن ایک دن ہمارے طرف سے بھی ہوگا۔الیشبہ نے رضامندی دی۔

Novelistan

صبح کے سات بجے وہ لوگ ہلکاپھلکاناشتہ کرکے سب کی ڈھیروں نصیحتوں کے ساتھ چارگاڑیوں میں فارم ہاؤس کے لیئے روانہ ہوئے تھے ۔تقریباً پانچ گھنٹے کی نون سٹاپ ڈرائیونگ کے بعد بارہ بجے کے قریب وہ فارم ہاؤس پہونچے تھے۔فارم ہاؤس پر پہلے ہی ملازموں کے ساتھ کوک کو بھیج دیا گیا تھا۔سو کھانا تیارتھاسب نے پہلے سیر ہوکے کھاناکھایاپھر فریش ہونے کی زحمت کیئے بغیر اپنے اپنے کمروں میں آرام کے غرض چلے گئے۔

چار بجے کے قریب شکار کے شوقین عاقب نے سب کو جنگل شکار پر چلنے کے لئے جگایاتھا۔اور اس وقت وہ سب جنگل میں عاقب کے پیچھے چل رہے تھے اور وہ جناب دادا جی کی بڑی سی شکاری بندوق لیکر آگے چل رہے تھے۔لڑکےاس سے دو قدم پیچھے تھے جبکہ لڑکیوں نے سلوواکینگ میں اپناریکارڈ بنانے کے عزم کے ساتھ دس بارہ قدم پیچھے چل رہان تھیں۔خیر چل رہیں تھیں کہنازیادتی ہوگی وہ لوگ کسی پارک میں ٹہل رہیں تھی آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئےتبصرہ بھی جاری تھا۔ایک شفق تھی جو سخت جھنجھلائی ہوئی تھی اسے یہ جنگل میں بلاوجہ کی سیر بلکل نہیں پسند تھااس لیئےتب سے عاقب کو کوس رہی تھی۔یوں ہی بے زاگی سےآس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی نظر ایک بڑے سے پیڑسے لگے بورڈ پر لکھے نام پڑی اور دوسری نظر سب سے آگے چل رہے عاقب پر جو کاندھے پر بندوق رکھے ادھر اُدھرکسی ماہر شکاری کی طرح شکارکی تلاش میں نظردورا رہاتھا۔وہ فوراًسے پہلے دور کرراحب کے پاس پہونچی۔

راحب بھائی ثاقب بھائی کہاں ہیں؟ شفق نی عجلت میں پوچھا۔کیونکہ اس ہٹلر کو وہی سمبھال سکتے تھے۔

بھائی کو کوئی امپورٹنٹ کال آئی تھی اس لئے وہ ہم سے کچھ پیچھے ہیں ابھی ہمیں جوائن کرینگے۔کیوں خیریت کوئی پریشانی ہے؟۔راحب اسکی پریشان شکل دیکھ کر بولا۔

یہ کنچڑلہ کے جنگل ہیں۔آپ اپنے ہلاکوخان بھائی کو روکیں جلدی۔پریشانی اسکے انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔جو اسکا خاصا تو بلکل نہیں تھا۔راحب نے کم از کم پہلی بارپریشان دیکھا تھا۔

ہاں جانتا ہوں پر بھائی کو کیوں روکنا ہیں۔راحب اچمبھے سے بولا۔

افففف بھائی آپ کو پہلے سے پتا تھا اور اپ نے پھر بھی اپنے بھائی کو اکبراعظم بننے دیا۔شفق پریشانی سے سر پر ہاتھ مار کے بولی۔

کیوں تمہیں نہیں پتا تھا کی ہمارا فارم ہاؤس یہاں ہے؟راحب نے الٹاسوال کیا۔

میں سارا راستہ سورہی تھی کیسے پتا ہوتا۔ابھی میں نے وہاں پر بورڈ دیکھا تو آپ کے پاس آئی آپ انہیں روکیں فوراً۔

تم کچھ بتاؤگی تو میں کچھ کرونگا نا بنا جواز کے گیا تو پہلے وہ میرا ہی شکار کرینگے۔شفق نے غصہ سے اس چھ فٹ کے بندے کو دیکھا جو اپنے بھائی سے ڈر رہا تھا۔

کنچڑلہ جنگل کے بارے میں میں نے حال ہی میں ایک بک میں پڑھا تھا کی یہاں بہت سے قبائیلی گروہوں کے علاوہ کچھ ایسے مانیتا والے لوگ بھی رہتے ہیں ۔جویہاں کے جانوروں کو تو دور کی بات پیڑ پودوں کو تک کسی باہر والوں کو چھونے کی تک اجازت نہیں دیتے کجاکی شکار ۔یہاں تک سرکاری لوگوں کو بھی نہیں۔اور آپ کے بھائی چلے ہیں۔اوو شٹ۔شفق بتاتے ہوئے سامنے کا منظر دیکھ اور پریشانی سے سر پر ہاتھ مارا جس بات کاڈر تھا وہی ہوا۔

جہاں دس بارہ بڑے بڑے بالوں والے عجیب وغریب ہولیہ والے لوگ خوانخوار نظروں سے عاقب کو دیکھ رہے تھے۔اور وہ نشانہ بازی کے میدان میں کھڑے کسی ماہر نشانہ باز کی طرح سامنے بڑے سے ھنس پر نشانہ تانے کھڑا تھا۔اس سے پہلے کی وہ شوٹ کرتا۔شفق تیر کی تیزی سے اسکے پاس پہونچ کر بندوق کا رخ اُپکی جانب موڑ دیا۔جس سے جنگل کے خاموش فضاء میں ٹھا کی آواز گونج اٹھی تھی ۔اورھنس بھی تیز آواز کی وجہ سے پاس جھاریوں میں غائب ہوگیا تھا۔باقی سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے البتہ وہ لوگ اپنی لہو رنگ آنکھوں کے ساتھ انکے پاس پہونچ چکے تھے۔

یہ کیاکیا لڑکی ؟دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا میرا نشانہ اور شکار دونو چوک گئے۔عاقب غصہ بندوق نیچے پھیک کر دھاڑا۔شفق ڈرنے کے بجائے اسکے قریب ہوئی پھر لاڈ سے اسکابازو تھام کے بولی۔

ارے ماناکی آپ مجھ سے بہت ناراض ہیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کی اپ اپناغصہ ان معصوم جانوروں پر نکالنیں۔کیامیں آپ کو نہیں جانتی اپ ایک چونٹی تک کو نہیں مار سکتےچلے ہیں ھنس مارنے۔غصہ تھوک دیں ناپلز۔شفق پیار سے اسکےکسرتی بازو پر اپنی ٹھوڑی رکھےآنکھیں معصومیت سے پٹپٹا رہی تھی۔وہ حیرت کا مجسمہ بناہونق شکل سے اسے تک رہاتھا۔پیچھے کھڑی کزن پلٹن غش کھانےکوتھے کیوں کہ سامنے کا منظر ناقابل یقین تھا۔

تم!عاقب نے کچھ بولنے کی کوشش کی کہ شفق نے درمیان ہی میں بات کاٹ دی۔

ہاں جانتی ہوں میں نے بچوں کو نہیں لاکراچھا نہیں کیا۔اور یہ بات آپ مجھے کئی بار بتا چکے ہیں غصہ بھی کر چکے ہیں کل سے بات بھی نہیں کررہےمیرے ساتھ۔شفق روٹھے ہوئے انداز میں منہ بسور کر بولی۔عاقب بچوں والی بات پردیدے پھاڑ کر اسے دیکھا۔لیکن ایکٹنگ اور ڈائلوگ ابھی باقی تھا۔

لیکن آپ بھی تو سوچیں ناجنگل کتناگھنا اور خطرناک ہے بچے ڈر جاتے تو۔پھر بچے کسی غیر کے پاس تو نہیں ہیں۔وہ ایک ہاتھ سے اسکاچہرااپنی طرف موڑتے ہوئے پیار سے یاد دہانی کرارہی تھی۔سب کے منہ

کھولے شفق کی گل افشانی سن رہے تھے۔کچھ ایسا ہی حال عاقب کا تھا۔اور بابا جی لوگ بھی انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔جو ان کی موجودگی فراموش کیئے خود میں مگن تھے۔

بچے؟عاقب بمشکل بولنے کے قابل ہوا۔

ہاں ہمارے بچے پریشان کیوں ہوتے ہیں اپنے دادی کے پاس ہی ہیں اور کتنے لوگ ہیں وہاں انکا خیال رکھنے کیلیئے اور پھر ابھی ہم بھی جانے ہی والے ہیں۔اس نئے گوہرافشانی پر تو عاقب گرتے گرتے بچا۔مطلب ابھی نکاح کی گاڑی ہی مجدھار میں تھی منکوحہ کے مزاج نہیں مل رہے تھےاور یہاں بات بچوں تک پہونچ گئی۔

تم دونو شادی شدہ ہو؟ ان میں سے ایک آدمی آگے آکر انہیں مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

شادی شدہ ۔ہاہاہاہا۔۔باباجی ہماراپانچ سال کاایک شرارتی سا بیٹا اور دو سال کی ایک پیاری سی بیٹی بھی ہیں اور آپ پوچھ رہے ہیں کی شادی شدہ ہو۔اب تو باقی سب کا جو حال تھا سو تھا عاقب نے تو گرنے سے بچنے کے لئے باضابطہ پیڑ کا سہارا لیاتھا۔مطلب باپ کو ہی پتا نہیں کے انکے دودو سپوت دنیاں میں اچکے ہیں۔وہ آنکھیں پھاڑے اس چھوٹی آفت کو دیکھ رہا تھا جس نے مبالغہ آرائی کی ساری حدیں ہی پار کردی تھی۔

بابا جی بھی دیدے پھاڑے اس مشکل سے بیس سال کی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔جس کی فراٹے بھرتی زبان کہہ ہی تھی کی اسکاپانچ سال کا بچہ ہے۔باباجی کو مشکوک نظریں خود پر محسوس کرکے شفق دوبارہ سے اداکاری کے میدان میں اپنے جوہر دکھانے کود پڑی۔

ایسے نا دیکھیں باباجی میں بہت چھوٹی تھی شائد جب اسکول جانا شروع کیا تھا۔تبھی میری شادی ہوگئی تھی میں بھی خوش تھی کہ چلوجی پڑھائی سے جان چھوٹ گئی لیکن مجھے کیاپتا تھا۔کی میں اسکول سے چھوٹ کر ایک سخت کھڑوس ہٹلر اور ظالم صفت انسان کےپاس ساری زندگی کے لئے قید ہوچکی ہوں۔شفق کو اس اداکاری پر کوئی بھی اوسکر دے ڈالتا جو مظلوم ہیروئن بنی ہوئی تھی۔ہیرو صاحب تو بس اپنے کئے مظالم یاد کررہے تھے جو نجانے کب ان سے سرزدہ ہوئے تھے۔جووہ انہیں اتنے خوبصورت القابات سے نواز رہی تھی۔

اچھابابا جی ہم چلتے ہیں۔آپ میرے شوہرکا غصہ تو دیکھ ہی چکے ہیں۔ میں نےاپنی ساری زندگی اس ظالم انسان کے نام کر دی اور انہیں بچے پیارے ہیں بچوں کی اماں نہیں۔اب کیا کریں قسمت ہے۔چلیں بھی اب آپ کو بچوں کے پاس جانے میں دیر نہیں ہورہی۔شفق بت بنے عاقب کا بازو سختی سے اپنے نازک ہاتھوں میں تھام کر واپسی کی راہ لی۔باقی سب نے بھی انکی تقلید کی۔اور پیچھے کھڑے بابا جی اس چھوئی موئی سی لڑکی کے ساتھ چل رہے کسرتی بازوں والے انسان کے پشت کو افسوس سے اور شفق کوہمدردی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

اچھا ہوا تم لوگ واپس آگئے میں کب سے تم لوگوں کو کال کر رہاہوں اب تو میں اندرآنے والاتھا۔سب کے گاڑی کے پاس پہونچتے ہی ثاقب پریشانی سے بولا۔

آنا تو تھاہی بھائی اتنی بڑی خوش خبری جوملی ہے چاچو بننے کی۔راحب ہنسی روکتے ہوئے بولا۔

ہنہ کیا مطلب؟ثاقب کو لگاکی اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔اب سب پاگلوں کی طرح سڑک کے کنارے بیٹھ کر زور زور سے قہقہ لگارہے تھے جیسے لافینگ ایکسرسائزکررہے ہوں۔بس تین شخص تھے جو خاموش تھے۔ثاقب حیران تھا۔عاقب شفق کو گھور رہا تھا اور خود شفق سب سے بے نیاز گاڑی سے ٹیک لگائے فون چلارہی تھی۔

اب تم لوگ خود ہی پاگلوں کی طرح ہنستےرہو گے یا مجھے بھی کچھ بتاؤ گے۔کافی دیر جب وہ نا روکے تو مجبوراً ثاقب کو بولنا پڑا۔

بھائی وہ کیا لائن تھی۔۔ہاں ۔ہاہاہا۔۔پانچ سال کاشراتی سا بیٹا دو سال کی پیاری سی بیٹی۔۔۔۔ ہاہاہا

ارے اس سے اچھی وہ لائن تھی۔پڑھائی سے جان چھوٹ رہی تھی والی۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔وہاں شفق کا چہرا دیکھنے کے قابل تھا۔

یار باباجی بیچارے کے ایکسپریشن دیکھا تھا۔کیسے افسوس سے دیکھ رہے تھے شفق کو۔اہاہا۔

اور بھائی کو کھاجانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔ہاہاہا۔

بہت ہاہاہا ہوگیا اب بکو ہوا کیا ہے؟ثاقب انکے بے تکے باتوں اور ہاہاہا سے تنگ آکر بولا۔پھر سب نے ہنستے ہوئے سارا ماجرا سناڈالااب انکے قہقہوں کے ساتھ ثاقب کا قہقہ بھی شامل تھا۔عاقب ثاقب کو بھی سب کا ساتھ دیتادیکھ کران سب سے بے نیاز کھڑی اس فساد کی جڑ کے پاس گیا۔

کیا بکواس تھا وہ سب؟ عاقب اسکے سرپر کھڑا ہوکر غصہ سے تقریباً دھاڑ رہاتھا۔لیکن ادھر بے نیازی برقرار تھی ۔

جب جانتے ہیں بکواس تھا تو پوچھنے کا مطلب۔شفق نے فون سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

تم اب میرا میٹر گھمارہی ہو آئی یم سیریس۔عاقب اسکابازو دبوچنے ہی والاتھا کی وہ دو قدم پیچھے ہوئے۔

عالی تمہارے بھائی کو غلط فہمی یا خوش فہمی جو بھی ہوئی ہے تم اسے دور کرو میں ماما کو کال کرکے آتی ہوں انکے مسڈ کالس آئے ہوئے ہیں۔وہ علی کو کہتی فون لیکر سائیڈ پر چلی گئی۔

یہ۔عاقب اسکی طرف بڑھنے ہو والا تھا کی ثاقب نے اسکے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

شفق نے جو کیاآپ کو بچانے کے لئے کیا۔ثاقب رسان سے بولا۔

مطلب؟سب کی آواز بیک وقت تھی۔

یہ کانچڑلہ کے جنگل ہیں جو ملک کے کافی وسیع اور گھنے جنگلوں میں شمعار ہوتا ہے۔ایک تو یہاں شکار کرنا غیر قانونی ہے دوسراآپ شکار کرتے جن لوگوں کے نظر میں آئے تھے وہ بہت خطرناک تھے۔وہ اپنے جنگل میں اس طرح جانوروں کو نقصان پہنچانے والے کی جان لینے سے بھی بعید نہیں کرتے۔مجھے ابھی میرے ایک دوست نے فون پر بتایا تھاجو ہسٹری کا ٹیچر ہے۔میں تب سے آپ لوگوں کو کال کر رہاتھا اب تو تنگ آکر بلانے جانے ہی والاتھا کی اپ لوگ ہی آگئے۔وہ تو اللہ کالاکھ لاکھ شکرہےکی شفق کو پہلے سے معلوم تھاورنہ غضب ہوجاتا۔ثاقب سنجیدگی سے بولا۔

اسکے لئے اسے یہ فضول بکواس کرنےکی کیا ضرورت تھی وہ بتا بھی سکتی تھی۔

بھائی شفق مجھے بتاہی رہی تھی کے وہ لوگ آگئے تھے۔راحب نے بھی حمایت کی۔

ضرورت تھی کیوں کہ ان لوگوں نےآپ کو شکار کرتے دیکھ لیا تھاوہ اسکے بعد آپ کے ساتھ کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرتے ۔لیکن ان کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔وہ کسی سہاگن کا سہاگ نہیں اجاڑتے۔اس لئے شفق نے اس ڈرامہ کےذریعہ ان پر یہ ظاہر کیاکی آپ ناصرف اسکے شوہرہیں بلکہ ایک گھرگرہستی والے شخص ہونے کے ساتھ ساتھ دو بچوں کے باپ بھی ۔ثاقب کی آخری بات پر سب کا قہقہ دوبارہ ابلا تھا۔لیکن عاقب کا دھیان فون کرکے واپس آتی اس لڑکی پر تھا۔

اب آپ اس پر غصہ نا ہونا۔ثاقب نےاسکی نظروں کے طاقب میں دیکھتے ہوئے سمجھایا۔عاقب فوراً سب سے چار قدم دور ہوا۔

کیا ہوا؟ثاقب نے اچھبھے سے عاقب کافاصلہ قائم کرنانوٹ کیا۔

اب عاقب اسے کیا بتاتاکی اس چھوٹی آفت کے الفاظ اور انداز کی وجہ سے وہ ابھی تک پرسکون نہیں ہو پایاہے۔گال اور بازو پر تو ابھی بھی اسکا لمس تازہ ہے جو اسکی حالت عجیب کررہاہے اور ادھر دل صاحب نے آج دس سال بعد اپنی موجودگی کا احساس دلانے کاٹھان بیٹھے ہیں ۔دھڑکنوں کی رفتارکی تو کوئی گنتی ہی نہیں تھی دل میں جیسے کوئی تیز رفتار مشین چل رہی ہو۔آس پاس سب کودھک دھک کی آواز ناسنائی پرجائے اس ڈر سے بیچاراسب سے فاصلہ قائم کرکے کھڑاتھا۔

چلیں بھائی۔شفق اسے اگنور کرتی ثاقب سے مخاتب تھی۔

تھنکس۔عاقب کے منہ بےارادہ ہی نکلا۔

میں نے وہ آپ کے لئے نہیں بلکہ عالی اورحیدر مینشن کے باقی لوگوں کے لئے کیاتھا جن کی آپ میں جان بستی ہے ۔سو میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔سپاٹ انداز میں کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

واپسی پرفارم ہاؤس کے قریب موجود کھیتوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ تقریباً ساتھ بجے قریب فارم ہاؤس لوٹے تھے۔جہاں ان کے لیئے نہایت ہی برا سرپرائزوفا تھی جو انکے فارم ہاؤس جانے کی خبر سن کرفوراً سے پہلے وہاں پہونچ چکی۔

ڈنر کے بعدوہ سب فارم ہاؤس کے بڑے سے گارڈن میں کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے ساتھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہورہے تھے جنگلاتی علاقہ ہونے کی وجہ سے اتنے گرمی میں بھی موسم کافی خوشگوار تھاافق پرچودھویں کی رات ہونے کی وجہ سے چاند پورے اب وتاب سے چمک رہا تھاجو ماحول کو اور خوبناک بنانے میں پیش پیش تھا۔وہ سب نیچے گھانس پر ہی گول دائرے کے شکل میں بیٹھے تھے۔ہمیشہ کی طرح لڑکے ایک طرف اور لڑکیاں ایک طرف لیکن وفا میڈم عاقب سے چپک کر ہی بیٹھی تھی۔جو شفق کا کم باقی چاروں لڑکیوں کا خون زیادہ جلارہی۔سب شفق کو اکسارہے تھے کی وہ کچھ بولے لیکن شفق منہ میں لڈوڈالے بس سب کی باتوں پر مسکراکر لڑکیوں کا اور خون جلارہی تھی۔

بھائی مجھے یقین ہے اگر وہ بابا جی پانچ منٹ اور شکی نظروں شفق کو دیکھتے نا اسنے اپنے بچوں کے رشتہ تک طئے کردینے تھے پھر میں شفق کو اپنا سمدھن کیسے بناتا۔راحب کی حسِ شرارت پھر پھڑکی تھی۔ جو اب معصنوعی پریشانی والی شکل کے ساتھ شفق کو گھور رہاتھا۔جب سے وہ لوگ لوٹے تھے ہر کوئی اس بات کا مذاق بنا رہا تھا۔

بائی دی وے لٹل گرل تم جا کب رہی ہو؟

جی سب الموسٹ ڈن ہے بس کمپنی سے جوائن کب کرنا ہے پتا چل جائے تو اس حساب سے ٹیکٹ بک کرائیں گے۔

مطلب تم وہاں جاب کروگی؟ وفا حیرت منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جیسے شفق نے جاب کا۔ نہیں مڈرکا کھدیاہو۔

ویسے تم جاب کیا کرو گی آئی مین تمہاری ابھی صرف گریجوشن ہوا ہے۔اورفورن میں تو اچھے ویل ایڈوکیٹڈ بندوں کو جواب نہیں ملتی اور تم کمپنی کی بات کررہی ہو۔وفا اسکا مذاق اڑاتے ہوئے بولی عاقب نے بھی اسکی جاب والی بات پر اسے حیرت سے دیکھایہ بات اسکے بھی علم میں نہیں تھی۔

تومیں آپ کو یہ کہونگی وفا آپی کے آپ نے میری بیسٹی کو بہت ہلکا لیا ہوا ہے۔

مطلب؟ سوال عاقب کے طرف سے تھا۔

مطلب یہ بھائی کی جب شفق انٹر میں تھی تبھی اسنے بھیا کا آفس جوائن کیا تھا۔ بھیا اسے تب سے ٹیچ کررہے ہیں۔اینڈ وہ تھی بھی سی. یس کی سٹوڈنٹ سو آسانی سے کام سمجھ میں آگیا۔اسکے علاوہ میڈم نے بہت سے کمپوٹر کلاسیں لئے ہوئے ہیں سو گریجواشن کی ڈگری کے ساتھ ساتھ شفق کے پاس تین سال ایکسپیرینس بھی ہے۔اور اسی بیسئس پر اسے وہاں کے ایک اچھے سوفٹ ویئر کمپنی میں جاب بھی لگی ہے۔الینہ نے فخر سے گردن اکڑا کے بتایا۔

لیکن اسے جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بھائی بتایا تو تھا خود مختار بننا ہے میڈم کو اس لئے رات دن محنت کرکے اسنے فل سکولرشپ پر سیٹ لائی ہے۔

واؤ پھر تو وہاں کے آفس میں پکّا تمہیں کوئی ہینڈسم سا بندہ مل جائے گا مطلب کی لائف اینڈ کرئیر دونو سیٹ۔وفا ایک آنکھ مارتے ہوئے بولی۔شفق کا چہرا ضبط کی زیادتی سے بری طرح لال ہوا تھا۔

یہ کیا بکواس ہے وفا؟عاقب دھاڑاباقی سب بھی غصہ سے وفا کو گھور رہے تھے۔

ارے تم سب ایسے کیوں گھور رہے ہو۔اس میں اتناہائپر ہونے والی کیا بات ہے۔بچی تو نہیں ہے وہ اب بیس کی ہوچکی ہے۔وفاسب کی گھوری پر حیران ہوتے ہوئے بولی۔

مس وفااگر آپ کو یاد نا ہوتو میں آپ کو بتادوں کی میں ایک مڈل کلاس سے بیلونگ کرتی ہوں اورہماری کلاس میں اس طرح کی بے حیائی نہیں ہوتی۔شفق غصہ ضبط کرتے ہوئے بوتی۔

تمہارا مطلب۔وفابھی تنک کر کھڑی ہی ہونے والی تھی کے ثاقب بات کو بگڑتادیکھ کر اسے پہلے کھڑاہوگیا۔

گائز۔۔۔گائز۔۔ثاقب تالی مارتے ہوئے سب کو متوجہ کیا جو پہلے سے اسے دیکھ رہے تھے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں شفق اور وفا کی سوچ ایک دوسرے سے کمپلیٹلی ڈفرینٹ ہے۔کیوں نا ایک دلکسپ گیم ہوجائے ان دونو کے درمیان کیاکہتے ہو۔ثاقب نے اشتیاق سے سب کی طرف دیکھا۔

بات تو سہی ہے بھائی لیکن گیم کیا ہوگا؟ہمیشہ کی بے صبرزوفشہ نے پوچھا۔

گیم کچھ یوں ہوگا کی ہم چند دلچسپ سوالات ان دونو سے کریں گے اوردیکھیں گے کی آیا ان کی سوچ کہیں ملتی ہے یا نہیں۔کیا خیال ہے؟ثاقب نے سب کی رائے جاننی چاہی۔جس پر سب نے زور و شور سے حامی بھری۔

بھائی لیکن!

کیوں لٹل گرل ہارنے سے ڈرلگتاہےپچھ بھئی الینہ تمہاری سُپربیسٹ تو ڈر گئی یار۔وفانے چڑانے والی مسکراہٹ سے الینہ کو دیکھا۔کیوں کہ الینہ اور شفق دو جسم ایک جان تھے ایک سلگاؤ آگ دوسرے خود ہی لگ جائے گی۔

مس وفا جیتنا میرا جنوں ہوناہو لیکن ہارناتو شفق ابراز نے بھی نہیں سیکھا۔اور شاۓآپ نے بھائی کی بات دھیان سے نہیں سنی یہ گیم ضرورہے لیکن اس میں ہار جیت کا کوئی سین نہیں ہے۔خیر بھائی آپ سوال کریں۔شفق وفا کو ٹیکا سا جواب دیتی اپنی ازلی خوداعتمادی کے ساتھ ثاقب کو اجازت دیا۔اسکی یہی خوداعتمادی عاقب کو بے بس کر رہی تھی۔

اوکے----!پہلا سوال ہے تمہارے مطابق؟محبت کیا ہے؟وفا تم پہلے جواب دو۔

ہمممم۔محبت تو محبت ہے اسے کون ڈیسکرائب کرسکتا ہے۔لیکن میرے لیئے محبت کسی کے ہر پل کا ساتھ ہے۔اگر شارخ خان کے الفاظ میں کہوں تو محبت دوستی ہے۔وفاعاقب کو دیکھتی ایک اداسے بولی۔اسے اس بات پر ہمیشہ سے فخر تھا کی وہ عاقب کی واحدفرینڈ ہے جو لڑکی ہے۔

بہت خوب۔اور شفق تمھارے لئے؟ثاقب نے چودھویں کے چاند پر نظرگاڑھے بیٹھی اس لڑکی کو مخاتب کیا۔جو بناچاند سے نظر ہٹائے اب اپنانظریہ بتارہی تھی۔

محبت کے ہزاروں رنگ لاکھوں روپ اور کرڑوں ڈیفینیشنس ہیں۔اب بھی اسکی نظر چاند پر ہی تھی۔ہر انسان کے لیئے محبت کے الگ معنی ہوتا ہے۔اور اگربات میرے مطابق محبت کیاہےکی کی جائے تو"میرے لیئے محبت وہ ایک نظر ہے جوجب آپ کی طرف اٹھے تو اس میں آپ کے لیئے عزت ہو اعتبارہو مان ہو تحفظ ہواور وہ ایک نظرآپ کو اپنے آپ میں خاص ہونے کااحساس دے جائے۔وہ ایک جذب سے بول رہی تھی پھرسب کی طرف دیکھ کربے ساختہ مسکرائی۔

آپ لوگوں کو میرا لاجک عجیب لگ رہاہوگالیکن میرے لیئے محبت کے یہی معنی ہے کیوں میں یہ سب اپنے بابااور بھائیوں کے آنکھوں میں اپنے لیئے دیکھتی ہوں جو مجھے اپنے آپ میں خاص ہونے کا احساس دلاتا ہے۔

اچھادوسراسوال۔یہ سوال تھورا عجیب لگ سکتا ہے لیکن سوال تو سوال ہےاور جواب آپ نے دیناہے توسوال یہ ہے

ایک مرد کی خوبصورتی کیاہے مطلب آپ اسے کیسے ڈیسکرائب کریں گی؟۔وفاآپ پہلے۔

عاقب۔وفابے ساختہ بولی۔پھرعاقب کے ساتھ ساتھ سب کی عجیب نظر خودپر محسوس کرتی بات بدل گئی۔ میرا مطلب ہےعاقب میں وہ ساری باتیئں ہے جومیں اپنے مطابق ڈیسکرائب کرتی کیونکہ اپنے باباکے بعد میں نے قریب سے عاقب کو ہی نوٹ کیاہے۔وفانے ہنستے ہوئے کہا۔کوئی تو نہیں لیکن شفق کامن کیاپہلی فرصت میں اس چرائیل کاگلادبادے۔جو بھی تھاوہ شفق کاتھااور وہ اپنے سے جڑے رشتوں کو لیکر بہت حساس تھی۔

.Its ur turn little girl

وفا شفق کی خود پر جمی نظروں کو محسوس کرکے بولی ایسے ہی تو وہ ان فانن فارم ہاؤس نہیں پھونچ گئ تھی۔اسے شفق پہلے دن سے کھٹک رہی تھی۔آج کل ویسے بھی سب اسکے واری صدقے جارہے تھے۔سو وہ کوئی رسک نہیں لیناچاہتی تھی۔

محافظ۔ایک لفظی جواب تھا۔

ہیں!کیا مطلب۔سب کے منہ کھل گئے تھے۔

ایک مردکا سب سے خوبصورت روپ محافظ کی صورت میں ہوتا ہےاور ایک سچے محافظ میں دو خاصیت ہوتی ہے نگاہوں کی پاکیزگی اور کردار کی مظبوطی۔ظاہری خوبصورتی سبھی کواٹریکٹ کرتی ہے۔لیکن بات جب ایک عورت کے خودی پر آتی ہےتب اسے مرد کا یہ روپ سب سے اپرنظر آتاہے۔شفق کی بات پہلے جو سب الجھے تھے اب دل و جان سے متفق تھے بے شک ایسا مرد دنیاں کا خوبصورت ترین مرد ہے۔اور افسوس ایسا انسان بہت کم ہوتے ہیں۔

اچھا!عورتوں کےبارے میں کیاخیالات ہے آپ کے۔عاقب اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے گویاہوا۔

یہ سوال توراعب بھائی کاہے۔شفق عاقب کی نظروں کواگنور کرتی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ راعب کی طرف اشارہ کیاتھا۔جو ہمیشہ لڑکیوں کی شان میں قصیدے پڑھتاپایاجاتاتھا۔

لڑکی تم۔۔۔ایک دن میرے ہاتھوں بہت پٹیوگی ہمیشہ مجھ پر آکرروکتی ہو۔راعب اسے گھورکربے بسی سے بولا۔اسکی شکل دیکھ سب نے زندگی سے بھرپور قہقہ لگایاتھا۔

اچھاتیسرا اور آخری سوال میں کرونگااوراسکے بعد بھائی اپنی سحر انگیز آواز میں ہمیں گانا سنائیں گے ۔

ہاں! تو محبت کی بات ہوئی خوبصورتی کی بات ہوئی۔راحب انگلی پر کاونٹ کرتاہوابولا۔

اوو منشی چاچاسوال کریں حساب نہیں!اراغب نے لقمہ دینا اپنافرض سمجھا۔

تو اپنامنہ بندکر۔اینڈ سوال یہ ہے کی کیامحبت اور خوبصورتی کاکسی کےآپ کے زندگی میں خاص ہونے سے تعلق ہے؟کیونکہ میرے تو ماننا ہے کی سو فیصد ہے۔راحب الفشہ پر نظر جمع کر بولا۔جو چاند کی روشنی میں زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

بلکل!میرا تویہی ماننا ہے ساری دنیاں ہی خوبصورتی کی دیوانی ہےاس بات پر لٹل گرل بھی مجھ سے اتفاق رکھے گی کیوں سہی کہانا؟ وفانے اسکی تائید چاہی۔

ویل!اس بات پر میں اپ سے پوری طرح ڈیس ایگری کرتی ہوں۔

میرے خیال میں جس سے محبت ہوتی ہے وہ خود ہی خاص ہوجاتاہے۔اور محبت سوچ سمجھ کر تو ہوتی نہیں ہے جو خوبصورتی دیکھی جائے۔شفق عام سے انداز میں بول کر سب کی طرف دیکھاجہاں سب توصیفی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔جو وفاکو بلکل پسند نہیں آیاتھااس لیئے وہ تنک کر بولی۔

تم بس اپنے آپ کو سب سے الگ ثابت کرناچاہتی ہو۔اور کچھ نہیں۔

ہمم۔وہ ہلکے مسکائی۔پتاہے لیلیٰ کامطلب رات ہوتاہے اورکہتے ہیں جو لیلیٰ تھی وہ اس قدر کالی اوربدصورت تھی کے اسکے رنگ پر ہی اسکانام رکھ دیاگیاتھالیلیٰ ۔اور قیس اس سےاس قدر دیوانگی کے حد تک محبت کرتاتھاکی اسکے اسی دیوانگی کو دیکھتے ہوئے لوگوں نے اسکانام قیس سے مجنون رکھ دیاتھا۔تواب بتائیں کیامحبت کاتعلق خوبصورتی سے ہے؟ اسنے سوالیہ نظروں سے وفا کو دیکھاجواس دلیل پر بلکل خاموش ہوگئی تھی۔

محبوب کی نظر سے دیکھیں ہر محب دنیاں کا خوبصورت ترین انسان نظر آئے گا۔اس لیئے اصل میں جو محبت ہوتی ہے وہ نین نقش رنگ روپ کی محتاج نہیں ہوتی۔کیونکہ ظاہری خوبصورتی تو ڈھلتی عمر کی مار ہےاصل خوبصورتی تو دل کی خوبصورتی ہے جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے اور اس سے بھی کم لوگوں کو نظر آتی ہے۔ خیرسب کے اپنےاپنے نظریہ ہے۔شفق سب کوخاموش دیکھ کر بولی۔عاقب بناپلک جھپکائے اس ساحرہ کو دیکھ رہاتھا۔جو ہمیشہ کی طرح سب کو اپنے لفظوں کے سحر میں قیدکرچکی تھی۔

لیکن بات یہاں اب کی محبت کی ہورہی ہےاور تم سات سو سال پرانی بات کررہی ہو۔وفاسب کی سراہتی نظرخاص کر عاقب کی نظروں میں اسکے لیئے ستائش دیکھ کر جل کربھونڈاساجواز پیش کیا۔

وفا محبت تو محبت ہوتی ہےاب یاتب کی نہیں ہوتی۔جواب عاقب کی طرف سے تھا۔جس پر وفا مسکرانے کی کوشش میں زبردستی ہونٹ پھیلائے تھے۔

چلیں بھائی اسی بات پر کچھ موسیقی ہوجائے۔راعب عاقب کوبلیو کلر کاگیٹار پکڑاتے ہوئے بولا۔جو وہ اتے وقت گھر سے ساتھ لایاتھا۔

عاقب گیٹارگلے میں ڈالتے ہوئے نظروں میں اس دشمنِ جان کو رکھاجو آج پہلی بارسکارف کے سر پر دوپٹہ رکھے ہوئے تھی۔پورے چاند کی روشنی میں اسکی کھلی رنگت دمک رہی تھی آوارہ لٹیں چہرے کے گرد ہواکی سر سراہٹ پر رقص کر رہے تھے ۔وہ الینہ کے کسی بات پر مسکرائی تھی جس سے چاندنی میں نہایاسراپا اور دلکش منظر پیش کر رہاتھا۔ مطلب ایک خوبصورت غزل کے لیئے خوبصورت ماحول تھاپھرعاقب کیسے چوک جاتا۔اسنے آنکھیں بند کی نظروں کے اس پار بھی وہی مسکراتا چہراتھا۔پھرانگلیوں کو گیٹار کےتاروں پر حرکت دیا۔

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

کبھی میں جو کہدوں محبت ہے تم سے

تو مجھ کو خدارا غلط مت سمجھنا

[3/6, 3:16 pm] Nims: #میرانصیب میرے آنگن کی روشنی ہو تم

#ازقلم :جے۔ نکہت

#قسط:13

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

کبھی میں جو کہدوں محبت ہے تم سے

تو مجھ کو خدارا غلط مت سمجھنا

کے میری ضرورت ہو تم ۔

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

ہے پھولوں کی ڈالی یہ باہیں تمہاری

ہے خاموش جادو نگاہیں تمہاری

جو کانٹے ہو سب اپنی دامن میں رکھ لوں

سجاوں میں کلیوں سے راہیں تمہاری

نظر سے زمانے کی خود کو بچانا

کسی اور سے دیکھو دل نا لگانا

کے میری امانت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

ہے چہرہ تمہارا کے دن ہے سنہرا
اور اس پر یہ کالی گھٹاوں کا پہرا
گلابوں سے نازک مہکتا بدن ہے
یہ لب ہے تمہارے کہ کھلتا چمن ہے

بیکھیرو جو زلفیں تو شرمائے بدل
یہ زاہد بھی دیکھے تے ہوجائے پاگل
وہ پاکیزہ مورت تو تم
بہت خوبصورت ہو تم
بہت خوبصورت ہو تم

جو بن کے کلی مسکراتی ہے اکثر
شبِ ہجر میں جو رلاتی ہے اکثر
جو لمحوں ہی لمحوں میں دنیا بدل دے
جو شاعر کے دے جائے پہلو غزل کے

چھپانا جو چاہے چھپائی نا جائے

بھولانا جو چاہے بھولا نا جائے

وہ پہلی محبت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

گیٹار پر انگلیوں کو روکتے ہوئے عاقب نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھی اور پہلی نظر اسی پر گئی تھی جسے تصور میں رکھ کر اسنے اس غزل کا چناؤ کیا تھا۔سب کے ساتھ وہ بھی ابھی تک اسکے آواز کے سحر میں قید تھی ۔عاقب نے گلا کھنگارا جس پر سب ہونش کی دنیاں میں واپس میں آئے۔عاقب کی پرتپش نظریں خود محسوس کرکے شفق اپنی محویت پر خجل سی ہوئی۔

اف میں اتنا کیسے گم ہو سکتی ہوں۔شفق نے خود پر ملامت کی۔

ویسے بھائی یہ غزل کس کے لییۓ تھا؟ثاقب اسکی چوڑی پکڑتے ہوئے شفق کی طرف اشارہ کیا کیونکہ تب سے عاقب دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجائے مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی تک رہا تھا جو اس غزل کی جیتی جاگتی مجسمہ تھی۔ پر ابھی بیچاری اسکی نظروں کو نظرانداز کرنے کی کوشش میں بے حال ہو رہی تھی۔وہ تو اچھا تھا کی وفا کسی کی کال اٹینڈ کرنے سائیڈ پر گئی تھی۔ورنہ بیچاری جل کر راخ ہو جاتی۔

شفق بھابھی کے لیئے اور کس کے لیئے ہوگا بھئی ۔راغب بھابھی پر زور ڈالتا ہوابولا۔جس پر شفق کو پہلی بار غصہ آنے کے بجائے ڈھیروں شرم ائی تھی۔دل نئے جذبوں کو جنم دینے کی اجازت چاہ رہاتھا۔اور وہ یوں ہی اسکے نظروں کی حصار میں رہنے کی خواہش کر رہی تھی۔لیکن بس ایک پل ایک پل میں اس ستم گرنے اپنی کاٹ دارالفاظ اس طلسم کو توڑاتھاساتھ اس معصوم لڑکی کے دل میں بس رہی خوابوں کی دنیاں کو بھی تباہ کیاتھا۔

کتنی بار کہاہے تم لوگوں سے بکواس ناکیاکرو۔اتنافالتو نہیں ہوں میں جو لوگوں کے شان میں قصیدے پڑھوں۔عاقب دھاڑاتھا۔سب عاقب کے اس طرح ریئکٹ کرنے پراپنی اپنی جگہ خاموش ہوگئے تھے۔عاقب کو اپنے لہجہ کا اندازہ ہواتو کچھ دھیماپڑالیکن آواز میں سختی برقرار تھی۔

تم لوگوں نے ضد کی اس لیئے جو سمجھ آیاگادیا۔اور تم فضول گوئی سے پرہیزکرو۔آخرمیں اسنے راغب کو گھورا۔عاقب کہاں کاغصہ کہاں نکال رہاتھااسے ہی نہیں پتاتھا۔

راغب کے اداکئے الفاظ نے دل پرلگے پرانے زخم پر نمک کا کام کیاتھا۔آج سے دس سال پہلے یونی گراؤنڈ میں اسی غزل کے زریعہ اس نے اپنے جذبات کو الفاظ دیاتھا۔ٹھیک راغب کاسوال تقریباً سبھی نے کیاتھاجس پربڑے فخر سے اسنے ثمرکانالیاتھا۔اورپھر پوری یونی کے سامنے ثمر نے ناصرف اس کی محبت کو ٹھکرایاتھا بلکہ اسکی عزت کی دھجیاں بیکھردی تھی۔یاد کے تازہ ہوتے ہی اسنے ضبط سےاپنےآنکھوں کوزور سے بندکیاتھاجو اب سرخ انگار ہورہی تھی ۔سچ کہتے ہیں پہلی محبت اور پہلی غلطی زندگی بدلنے کاہنر رکھتی

ہے۔اس غلطی کہیں یا محبت جس نے شوق سے عاقب حیدر کو سنجیدہ سخت بنا دیا تھا۔یہ بات سب جانتے تھے سوائے اس لڑکی کے جو بے گناہ ہوتے ہوئے بھی اسکا خمیازہ بھگت رہی تھی۔
دنیاں کی حقیقت ہے غلطی کسی کی ہو سزا عورت کے حصہ میں ہی آتی ہے۔

عالی۔۔۔۔میں۔۔۔ اندر جارہی۔۔ ہوں۔وہ راحم نے مجھ سے ویڈیو کال پر بات کرنی ہے۔آپ سب انجوئے کریں۔گڈ نائٹ۔بمشکل لفظ اداکرتی کسی کے جواب کا انتظار کئے بغیر زبردستی اپنے وجود کو گھسیٹتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔اور یہ پہلا موقع تھا جب اس نے عاقب کو پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا۔سب نے افسوس سے اسکی چھوٹی سی پشت کو دیکھا تھا جو اب تقریباً بھاگتے ہوئے اندر غائب ہوئی تھی۔

مم۔۔۔۔میں آتا ہوں۔عاقب سب کی شکایت کرتی نظر خود پر محسوس کر کے فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔تکلیف تو اسے بھی ہو رہی اسکا ضبط سے بھینچے گلابی ہونٹ اور بڑی بڑی شرارتی آنکھوں میں نمی دیکھ کر لیکن وہ بھی اپنے پرانے زخموں سے اٹھتی ٹیس کی وجہ سے مجبور تھا جو ہر بار اس غلط کروا جاتا تھا۔

دیکھا ہے اسکی آنکھ میں پہلی دفع نمی
لگتا ہے کی سارا سمندر اداس ہے۔

ایم سوری گائز میری وجہ سے سب بگڑ گیا۔راغب ندامت سے نظریں جھکا کر بولا۔

تمہاری غلطی نہیں ہے خود کو دوش مت دو۔راحب نے اسے تسلّی دی۔

بھائی کتنا انجوئے کر رہے تھے ہم سب۔زوفیشہ سوں سوں کرتی ہوئی بولی باقی سب لڑکیاں بھی رو رہی تھیں۔

تم سب اندر جاؤ میں بھائی کو دیکھتا ہوں۔ثاقب سب کو اندر بھیج کر اسکے پیچھے آیا جو اُپر آسمان میں چمکتے چاند میں نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔دھیرے سے اسکے کندھوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔

بھائی ماضی کے تلخ یادوں کی سیاہی کو خود پر اتنا حاوی نا ہونے دیں کی وہ روشن مستقبل میں اندھیرا بھر دے۔ثاقب سمجھانے کے انداز میں بولا۔کیونکہ اسے وقت رہتے سمجھانا ضروری تھا۔عاقب کے اندر آنے والو تبدیلیوں کو تقریباً سبھی نوٹ کر رہے تھے سوائے خود عاقب کے یہی وجہ تھی کہ دادو نے انہیں فارم ہاؤس جانے کی اجازت دی تھی۔تاکہ وہ خود بھی ان تبدیلیوں کو ابزرو کر سکے۔

دنیاں کی کوئی بھی عورت بار بار اپنے ذات کی نفی برداشت نہیں کرتی بھائی خواہ وہ کتنی بھی آزاد سوچ اور کشادہ دل کیوں نا رکھتی ہو۔اگر آپ نے وقت رہتے ان کڑوی یادوں پر قابو نہیں پایا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کا آج بھی ایک بری یاد نا بن جائے۔تھینک اباوٹ اِٹ۔ثاقب اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا خود تو چلا گیا تھا لیکن پیچھے اسے ڈھیروں الجھنوں میں چھوڑ گیا تھا۔

شفق کمرے میں آنے کے بعدکافی دیرتک باتھروم میں بندہوکرروتی رہی تھی وہ لاکھ مظبوط سہی لیکن تھی تو عام سی لڑکی کیسے اپنی ذات کی نفی پر ناروتی۔پھردیر تک شاورلینے کے بعد الینہ کا انتظار کئے بغیرمنہ تک کمفرٹراوڑھ کرسوتی بنی تھی۔کیوں کہ صبح اٹھ کر اسے پھرسے وہی شفق بنناتھازندہ دل بہادر کونفیڈینٹ اپنابھرم رکھنابھی کتناضروری ہوتاہے نا۔یہی سوچ کردو آنسوں نے پھرپلکوں کی بارتوڑ کر گالوں کارخ کیاتھا۔

رات سب اپنی اپنی سوچوں میں گھیرے دیرتک جاگتے رہے تھے۔اس لیئے ناشتہ کے لیئے گیارہ بجے سب ٹبل پر موجود تھے لیکن اس میں شفق اور وفاغائب تھی۔

عالی شفق کہاں ہے۔دس منٹ انتظار کے بعد بھی وہ نہیں آئی توثاقب کو پوچھناپڑاارات کے بعد کسی نے اسے نہیں دیکھاتھا۔اسکی غیر موجودگی سب سے زیادہ عاقب کو کھٹک رہی تھی۔ابھی الینہ کوئی جواب دیتی کی ملازمہ ساتھ بڑی سی ٹرے لیئے وہ خود حاضر ہوگئی تھی۔

بھائی میں یہاں ہوں صبح سے کچن کواپنی موجودگی کا شرف بخش رہی تھی۔وہ کیاہے نامیں نے سوچاجانے سے پہلے آپ سب کو اپنے ہاتھوں کی سیلیٹ کھلادوں۔شفق سب کے آگے کٹوری رکھ کر خود الینہ کی سائیڈ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

واہ لڑکی پہلی بار کچھ اچھاسوچاہے تمہاری اس خورافاتی دماغ نے۔راحب اسکو پرانی ٹون میں دیکھ کر خوشی سے بولا۔

بھائی آپ کیوں چاہتے ہیں کی بقول آپ کے میراخورافاتی دماغ دوبارحرکت میں آئے۔شفق کا صاف اشارہ سیلیٹ سے بھری کٹوری کی طرف تھاجسے راحب نے فوراًدوسری طرف منتقل کیاتھا۔

شفی بھائی کاسیلیٹ کدھر ہے۔ثاقب نے عاقب کو دیکھاجو نادم ساکن کھیوں سے اسے ہی دیکھ رہاتھا۔

مس وفابنارہی ہے۔

کیامطلب؟سب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے عاقب نے اپنی نظروں کازاویہ بدلہ تھا۔

یار اتنے حیران کیوں ہورہے ہیں۔صبح ہم دونو کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی۔مجھے سیلیٹ بناتادیکھ کر مس وفا نے بتایاکی انھوں نے فرانس سے دوسال کا سپیشیل کوکنگ کورس کیا ہواہے۔تو میں نے بھی کہدیامیں اپنے نمونے بھائی بہنوں کے لیئے دیسی اسٹائل میں بناتی ہوں آپ اپناخاص انداز خاص لوگوں کی خدمت میں پیش کریں۔سیمپل۔شفق شان بےنیازی سے کہتی اپنی پلیٹ میں جھک گئی۔

کسی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وفاشاہی سیلیبٹ کے ساتھ حاضرہوئی تھی جو سیلیبٹ کم کھچڑی زیادہ لگ رہاتھا۔عاقب نے خونخوارنظروں سے اس ظالم حسیناکو گھورا تھا۔جو بدلہ لینا کبھی نہیں بھولتی تھی۔البتہ عاقب کی اورسیلیبٹ کی حالت دیکھتے ہوئے سب نے نوالوں کے زریعہ اپنے اُبل اُبل کر آنے والے قہقہ کو اندر ڈھکیلا تھا۔

آپ کو یاد ہے عاقب ایک بارہم یونی سے ٹرپ پر گئے تھے اور وہاں ثمر نے ایک ڈش بنائی تھی جو آپ کو بہت پسندآئی تھی تبھی میں نے ڈیسائیڈکیاتھاکی میں بھی کوکینگ ضرور سیکھونگی۔بتائیں کیسی لگی آپ کو۔وفا پرجوش ہوئی۔

ہمم۔ٹھیک ہے۔عاقب زہرمارکرچمچ منہ میں ڈالتاہوابولا۔شفق اس حد تک اسکے دماغ پر سوار تھی کے اسنے ثمر کے نام پر بھی دھیان نہیں دیا۔

ویسے لٹل گرل تم ثمرکونہیں جانتی ہوگی نا۔وفانے اب اپنادوسرداؤکھیلناچاہا۔ثمرہمارے یونی کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی۔اورعاقب کو بہت۔ابھی وفا کی بات پوری نہیں ہوئی کے شفق نے کاٹ دی۔

مس وفامجھے نابچپن سے ہسٹری زہرلگتاہے۔پتانہیں لوگوں کو گرے ہوئے مردوں کو کھودکرکیامزہ آتاہے۔شفق نے دوسرے الفاظ میں اسے بتانے سے منع کیاتھاکیونکہ وہ عاقب کاچمچہ پر گرفت کرنانوٹ کر چکی تھی۔

افففف! ہسٹری سے ہسٹری یادآیامیں تمہیں بتانا ہی بھول گئی کل رات میں صارم کی کال آئی تھی۔

اس میں مجھے بتانے والی کیابات ہے ؟شفق نے اچمبھے سے اسے دیکھاباقی سب بھی حیران تھے۔البتہ عاقب سنجیدگی سے شفق کے تاثرات دیکھ رہاتھا۔

یار وہ تمہارے یونی میں اڈمیشن لیناچاہتاتھااتنی محنت کے بعد بھی سیٹ نہیں ملی کل بہت اپسیٹ تھاوہ۔

اوہ۔شفق نے بس اتناکہا۔
کیاتمہیں افسوس نہیں ہوا؟

مجھے افسوس ہونا کیوں چاہیۓ مس وفامسٹر صارم ایک اچھے سٹوڈنٹ ہیں انہیں کسی بھی اچھی یونیورسٹی میں اڈمیشن مل سکتاہے۔شفق نے عام سے انداز جواب دے کردوبارہ پلیٹ پرجھک گئی۔ابھی اسنے نوالہ لیاہی تھاکی وفاکے الفاظ سے نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا۔

وہ تمہاری وجہ سے وہاں اڈمیشن لیناچاہتاتھا۔وفانے آخر اپناآخری پتہ پھیک ہی دیا۔کل رات راغب کے منہ لفظ بھابھی سن کر ساری رات اسنے انگاروں پرکاٹی تھی۔پھر دوسروں کو کیسے پرسکون رہنے دیتی۔

وفااااا۔عاقب کٹوری کو دیوار پر مار کر دھار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔اتنی زور سے دیوار کے تصادم پر خوبصورت کرا کرم کی کٹوری کئی ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی لیکن عاقب کا غصہ کا گراف ایک انچ نیچے نہیں آیا تھا۔

جب بات کیا کرو تو سوچ سمجھ کر کیا کرو تمہاری بیہودہ بکواس سے لوگوں کی عزتیں اچھل سکتی ہے۔عاقب ایک قہر برساتی نظر وفا پر ڈال کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

رات ثاقب کے جانے کے بعدوہ دیر تک چاند کی چاندنی میں نہاتا رہا تھا۔آسمان پر سفر کرتے بادلوں کی ٹکریوں کے ساتھ ماضی سے حال کا سفر کر رہا تھا۔تو کبھی شفق اور ثمر موزنع کر رہا تھا۔انہی سوچوں میں گھیرا دل نے یہ فیصلہ کیا کے اب دل کی دیواروں پر لگے ماضی کہ تلخ یادوں کو صاف کیا جائے وہاں پر یادوں کی نئی داستاں رقم کی جائے جو دائمی ہو جس کے بچھڑنے کا ڈر نا ہو نا دور جانے کا خدشہ نا ہو۔اس فیصلہ کے بعدوہ چین سے سو پایا تھا لیکن صبح وفا کے الفاظ نے دل پر ایک ضرب لگائی تھی جس سے دل میں ڈر کی ایک لہر سی دور گئی تھی۔وہ کہتے ہیں نے دودھ کا جلا مکھن بھی پھوک پھوک کر کھاتا ہے۔اب وہ پچھلے تین گھنٹے سے اپنے روم کے بالکنی میں کھڑا شفق سے پہلی ملاقات سے لیکر اپنے نکاح کے بعد تک کا راویہ یاد کر رہا تھا۔اور ساتھ اپنے آپ شرمندہ بھی ہو رہا تھا۔پھر کچھ فیصلہ کرتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

یارعالی ہٹلر نے مس وفاکوکچھ زیادہ ڈانٹ دیایارمس۔شفق کو وفاکی روتی صورت یادآئی تو افسوس سے بولی۔جسے روم کے پاس سے گزر رہے عاقب نے سن کراپنے قدموں کو بریک لگائی تھی۔کیونکہ چھوٹی آفت کسی بھی بات کو ایسے ہی جانے دے ہو ہی نہیں سکتا۔

انھوں نے بات ہی ایسی کی تھی کسی کو بھی غصہ آتا۔الینہ کوبلکل بھی افسوس نہیں ہوا تھا۔

لیکن عزت اور ذلت دینے والااللہ کی ذات ہے یار کسی کےکہنے سے کیاہوتاہے۔

تم نا ہمدردی کی پری نابنویہی تمہارے لیئے اچھاہے۔ورنہ تمہارے لیئے اس وقت مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔الینہ نے انگلی اٹھاکر وارن کیا۔پھر سر پر ہاتھ مار کرافسوس سے بولی۔

ارے پاگل لڑکی تمہیں توخوش ہوناچاہیئےکی بھائی نے تھوڑا انکادماغ زمین پر لایا۔کیسے وہ ہروقت بھائی کے آس پاس منڈراتی رہتی ہیں۔میں توثاقب کے پاس انکی کوئی سٹوڈنٹ کو بھی دیکھ لوں تو دل کرتاہے جاکر اس لڑکی کو چارلگاؤں اورایک میری عجوبہ فرینڈ ہے۔الینہ نے نے ماتم کرنے کے انداز میں اسے دیکھاجو اب نفی میں گردن ہلاتی ہنس رہی تھی۔

عالی ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اگر کوئی تمہارا ہے تو سات سمندر پار ہو کر بھی وہ تمہارا ہی رہے گا۔اور اگر نہیں ہے تو پہلو میں بیٹھا شخص بھی پرایا ہے۔دلوں کے بھید تو اللہ کی ذات جانتا ہے تو ہم فضول میں پوزیسو ہو کر کیا کریں۔عاقب نے سر جھٹکا مطلب اس سے بندہ کوئی امید ہی نا لگائے۔

عالی بیٹا زرا باہر جانا میں انکے حالات معلوم کرلوں۔عاقب دروازہ کھول کر اندر آتے ہوئے بولا۔اور الینہ فرمابرداری کا ثبوت دیتے ہوئے فوراً وہاں سے غائب ہوئی

ہاں !چھوٹی آفت صاحبہ آپ بتائیں۔اب وہ اپنے پانچ چھ قدم کی دوری پر ہونق شکل لیئے کھڑی شفق سے مخاتب تھا جو کبھی دروازہ کو تو کبھی عاقب کو دیکھ رہی تھی جو قدم با قدم اسکی طرف بڑھتے ہوئے فاصلہ سمیٹ رہا تھا۔

کیا بتاؤں؟شفق نے بھی اپنے قدم پیچھے لیئے جہاں کچھ قدم کی دوری پر صوفہ تھا۔

یہی کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟۔عاقب ایک جست میں اس تک پہونچا اور اسکے صوفے پر گرنے سے پہلے خود میں قید کیا۔

اب سیدھے سیدھے بتاؤ۔وہ ایک ہاتھ سے اسکے جھکے سر کو اٹھا کے بولا۔

کک۔۔ک۔۔کیاا۔ ستیاناس ہواس شرم و حیا کا۔

یہی کے مجھے سیلیٹ کیوں نہیں دیا قسم سے بڑا دل جلایا ہے تم لوگوں نے۔میرے نظروں کے سامنے بھر بھر کر چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے۔۔عاقب کو پھر سے وفا کی بد مزہ کھچڑی یاد ائی۔

کیوں دیتی؟لو جو گئی شرم و حیا تیل لینے شفق دوبارہ اپنے ٹون میں آئی۔

کیوں نہیں دیتی۔عاقب نے بھی بھنویں چڑھائے۔

میری مرضی۔جواب میں بلا کی بے نیازی تھی۔

کیوں تمہاری مرضی کیوں؟گرفت میں مظبوطی کے ساتھ آواز میں بھی معصنوعی سختی در آئی۔

میرا دل میرا سیلیٹ میری مرضی میں دوں یا نا دوں۔اور ویسے بھی میں نے جان بوجھ کر آپ کو نہیں دیا تھا۔چلیں اب شراف سے مجھے چھوڑدیں۔شفق کسمساتے ہوئے بولی۔لیکن پکڑا تنی سخت تھی کے ہل بھی نہیں پاڑھی تھی۔

میرا بازو میری بیوی میری مرضی میں چھوڑوں یا نا چھوڑوں۔اور ویسے بھی میں نے چھوڑنے کے لیئے تھوڑی نا پکڑا ہے۔عاقب نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

مائنڈ اِٹ ! میں بیوی نہیں ہوں آپ کی۔شفق غصہ سے بولی۔اس ایک لفظ نے کیا کیا یاد نا دلایا تھا۔

پھر کیا ہو؟عاقب اسکی حالت جان کر بھی انجان بنا۔

مجبوری !اگر آپ کے لفظوں میں کہوں تو ایک آپشن۔شفق نفرت سے بولی۔

چلو یہ تو مانتی ہونا جو بھی ہو عاقب حیدر کی ہو اتنا کافی ہے باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔

میں۔

چپ !کیا تم بحث کرنا چاہتی ہو اسی طرح میری باہوں قیدرہ کر اگر ہاں۔تو مجھے کوئی اعترض نہیں ہے گو ہیڈ۔عاقب شرارت سے اپنے پھیلے بازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

تت۔۔تو۔چھوڑیں آپ۔شفق کا بھی دھیان دوبارہ اس طرف گیا۔ساتھ خود پر ملامت بھی کیا جو ایک طرف دھیان چلا جائے تو دوسری طرف سے مکمل بے خبر ہی ہوجاتی تھا۔

ایسے کیسے چھوڑدوں پہلے بتاؤ مجھے تمہیں آزاد کرنے پرکیا ملے گا۔عاقب تھوڑا جھک کر منہ اسکے کان کے قریب کرتے ہوئےرازداری سے پوچھا۔ جھک نے نوبت اس لیئےآئی کیونکہ شفق نے اپناچہرہ پیچھے کیاہواتھا۔

میرے والیمہ کی بریانی۔بدحواسی میں وہ کتناغلط بول گئی تھی یہ عاقب کے قہقہ سے بتاچل رہاتھا۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔وہ تو جب ہوگاتب ابھی کی بات کرو۔عاقب کی اسکی بات کا مزہ لیتے ہوئےکہا۔

تو پھر۔شفق نے جان چھڑانی چاہی۔پتانہیں آج ہٹلرمیں کونسی روح گھس گئی تھی عام دنوں کے مقابل کافی عجیب بیہیوکررہاتھا۔

چاہیئےتوخیربہت کچھ وہ بھی صرف تم سے لیکن۔عاقب نے جذبات سے بوجھل لہجہ سرگوشی کی۔شفق کو پہلی بار اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی۔

ابھی تم سیمپل ساوعدہ کرو کی مجھےابھی اسی وقت کچن میں چل کرسیلیبٹ بناکردوگی اگرانکارکیاتو میری ڈیمانڈ بڑھتی رہےگی۔اور اگرنہیں منظور تویہ روم بھی رات گزارنے کے لیئے بہت اچھاہے۔عاقب روم پرسرسری نظرڈالتے ہوئےبولا۔

اآآپ۔شفق کو تو مانوصدمہ ہی لگ گیا۔

جی میں۔ابھی تم عاقب حیدرکو نہیں جانتی۔میں جوکہتاہوایک سو ایک فیصد کرتا بھی ہوں باقی تمہاری مرضی ہے۔عاقب اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتاہوابولاآواز ابھی بھی بھاری تھی ۔اسکی بڑھتی نزدیکی کو دیکھتے ہوئے شفق نے شرط مانناہی سہی سمجھا۔

تمہیں سیلیبٹ بنانا کس نے سکھایا؟

اللہ صبح تک توآپ ایسے نہیں تھے۔شفق صدمہ سے بولی جو جب سے سلیب پر بیٹھاپک پک کیئے جارہاتھا۔

میں ویسابھی نہیں تھاجیسااب تک تم نے مجھے دیکھاہے ۔عاقب کھوئے ہوئےانداز میں بولا۔اب وہ شفق کو کیا بتاتا کی وہ اسکے ساتھ ایک ایک لمحہ جیناچاہتاہے۔اس سے ڈھیروں بتائیں کرناچاہتاہے نئی یادیں بناناچاہتاہے۔جس کے لیئے ہو تب سے بلا مقصد باتئیں کیئے جارہاتھااور شفق صرف ہوں ہاں کررہی تھی۔

ثمر میری کلاس میٹ تھی۔مجھے بولنے دو۔شفق کو منہ کھولتادیکھ کر اسنے ٹوکا۔وہ مجھے نجانے کب اچھی لگنے لگی تھی مجھے خبرہی نہیں ہوئی۔پھر فیرویل سے ایک دن پہلے جب ہم سبھی سٹوڈنٹس یونی گراؤنڈ میں پارٹی کی تیاریاں کررہے تھے تب میرے دوستوں کے کہنے پر میں نے اسے پرپوز کیاتھا۔اور اس نے جس نے انداز میں مجھےانکار کیاتھا۔وہ میری دنیاں ہلاگیامیں شوق شرارتی عقی سے روڈ کھڑوس عاقب حیدر بن

گیا۔ شفق اسکا چہرہ دیکھ رہی جس پر کہیں کہیں تکلیف کے آثار تھے جسے وہ بہت مہارت سے چھپانے کی کوشش کررہاتھا۔

دل سے تو میرے وہ اسی دن نکل گئی تھی۔ لیکن اللہ کاکرناتھاکی فیرویل کی رات پارٹی کے بعد گھرجاتے اسکا اتناخطرناک ایکسیڈنٹ ہوا کی اون دی سپورٹ ڈیتھ ہوگئی۔ عاقب نے اپنی بات مکمل کرکے اسے دیکھا۔

آپ یہ سب مجھے کیوں بتارہے ہیں۔ شفق نے کب سے زبان پر مچلتا سوال کیا۔

آئی ڈونٹ نو۔ عاقب نے کاندھے اچکائے۔

میں اپنے کردار پر کوئی سوال اٹھتانہیں دیکھ سکتااور جس طرح صبح وفانے بات ادھوری چھوڑی تھی اس سے کئی نئے سوال پیداہوسکتے ہیں۔ عاقب خود نہیں جانتاتھاکی وہ صفائی کیوں پیش کررہاہے لیکن وہ شفق کے آگے سب کلیئر کرناچاہتاتھا۔اس کے بعددونو اپنی اپنی جگہ خاموش ہوگئے تھے۔تاکہ خاموشی اپنے گفتگوکرے۔ان پاس کہنے کو کچھ تھانہیں۔

اس وقت شفق اور البینہ ایک بڑی سی عمارت کے آگے کھڑے تھے۔جس کے اپر بڑے نقش نگاری کے ساتھ حیدر انڈیسٹریس لکھا چمک رہاتھا۔ شفق فارم ہاؤس سے واپسی کے بعدجانے کی تیاریوں میں بزی

ہوگئی تھی۔آج بھی وہ الینہ کے ساتھ کچھ چیزوں کی خریداری کے لئے عاقب کے افس کے پاس والی مال آئی تھی اوراسکے لاکھ نانا کرنے کے با وجود الینہ اسے یہاں لےآئی تھی۔ابھی بھی وہ اسکاہاتھ پکڑے لفٹ میں داخل ہوئی پھر سیونت فلورکابٹن دباتی اسے لیکرعاقب کے افس کے باہر کھڑی تھی۔ریسیپشنسٹ نے انھیں بتایا بھی تھا کی اندر سر کسی کے ساتھ بزی ہیں لیکن الینہ ان سنا کرتی آگے بڑھی تھی۔

تم اب بناچوں چراں کے اندر جاؤ میں آفس بوئے کو کچھ ٹھنڈا لانے کا کہ کر آتی ہوں قسم سے حلق میں کانٹے اگ رہے ہیں۔الینہ اسے گلاس ڈور کے اس پار تقریباً دھکاّ دیتی خود پلٹ گئی۔

اندر داخل ہوتے ہی اسنے بمشکل اپنے آپ کو گرنے سے بچایاالینہ کو کوستی وہ ابھی سیدھی کھڑی ہی ہوئی تھی کہ۔ وہاں کا منظر اسکے پاؤں تلے زمین کھینچ گیا۔ اسے اپنے آنکھوں پر یقین نہیں ہورہا تھاکی وہ جو دیکھ رہی ہے آیا وہ سچ ہے یانہیں۔

جہاں عاقب بغیر شرٹ صرف بنیان میں موجود تھا ہمیشہ سے سیٹ رہنے والے بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے تھے اور اسکی شرٹ صوفے پر کسی لیڈیز جنکیٹ کے ساتھ پھیکنے کے انداز میں پڑی تھی۔ تبھی کلک کی آواز کے ساتھ واشروم کا دروازہ کھلا تھا۔جہاں سے دھولے ہوئے چہرے کے ساتھ سلیولیس ٹی شرٹ پر ٹخنوں سے اپر آتی جینس پہنے وفا برآمد ہوئی جسکاہولیہ دیکھ کر کوئی بھی انسان ایک بار شرمہ ضرور جاتا۔عاقب حیران نظروں سے اسے اپنے آفس میں دیکھ رہا تھاایسا ہی کچھ حال وفا کا

تھا۔وہ بنا کچھ کہے انہی قدموں کے ساتھ واپس پلٹی لیکن پلٹنے سے پہلے جن نظروں سے اس نے عاقب کو دیکھاتھا وہ اسکا دماغ گھمانے کے لئے کافی تھا۔

تمیز نہیں ہے تمہیں کہیں پرآنے جانے کی یا اسے بھی حیدر مینشن سمجھ رکھا ہے جہاں تم جب دل چاہا منہ اٹھا کر گھس آتی ہو۔ زندگی عذاب بناکررکھ دیاہے۔اب بت بنی کیا کھڑی ہو میڈم یہ میراافس ہے حیدر مینشن نہیں سمجھ آرہی ہے آپ کو۔عاقب لمبے لمبے قدم اٹھاتااسکے سر پر پہونچا۔

ون منٹ تمہیں ریسپشنسٹ نے روکا نہیں؟ مس روبی مس روبی اب وہ کسی کو آوازکم دے رہا تھاچلا زیادہ رہاتھا ۔اور وہ ابھی بھی وہیں لفظوں کے تیر سے گھائیل کھڑی تھی۔فارم ہاؤس پر کیاتھایہ شخص اور آج کیاتھا۔اسے لگاان دنوں اسکے بارے میں سوچ سوچ اس نے صرف اپنا وقت برباد کیاتھا۔

کچھ غم نہیں اسکے بچھڑ جانے کاشکر
افسوس تو اس بات کا ہےکی میراہو کے بھی وہ میرا ناہوسکا۔

یہ اندرکیسے آئیں؟ وہ دھاڑا

سر۔آپ جائیں مس روبی۔میں شفی کو یہاں لیکرآئی ہوں بھائی کیا ہوا۔الینہ اندرداخل ہوتے ہی اس لڑکی کو باہر بھیجتی ہوئی بولی ایک نظرضبط۔سے لال چہرے کے ساتھ کھڑی اپنی سہیلی کو دیکھا۔

ہونا کیا ہے تم لوگوں نے اس مڈل کلاس لڑکی کو اتنا سر چڑھایا ہوا ہےکی وہ اب تمہارے سر پر ہی ناچنے لگی ہے بنانوک کیۓافس میں منہ اٹھا کے گھس آئی۔ ان مڈل کلاس لوگوں کو منہ ہی نہیں لگانا چاہیۓ ورنہ یہ اپنی اوقات ہی بھول جاتے ہیں۔انکوتو سکھایا ہی یہی جاتا ہے کی کیسے امیرگھروں میں گھساجاتا ہے۔وفا نفرت سے بولی۔ دونو بھائی بہن نے حیرت سے وفا کے زبان کے جوہر دیکھ رہے تھے لیکن شفق کا ضبط یہیں جواب دے گیا۔

بس مس وفا بہت ہوگیا۔مجھے جتناکہنا تھاکہہ لیا میرے ماں باپ کی تربیت پر سوال اٹھایا تومجھ سے کسی شرافت کی امید نارکھۓ گا۔۔شفق حلق بل چلائی۔

ہم مڈل کلاس لوگ محبت اور عزت دو ہی چیزوں پر جان دیتے ہیں۔ محبت کو توآپ نے دولت کے ترازو میں تول ہی دیا۔اور عزت کی دھجیاں اڑانے میں آپ کے عاقب صاھب نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔اسنے نفرت سے اپنی ہتھیلی کی پشت سےآنکھوں کو صاف کیا۔کیونکہ یہ وقت رونے کا نہیں اپنی ذات کا دفع کرنے کاتھا۔

اینڈ دی بزنس ٹائیکون مسٹرعاقب حیدر آپ۔اب وہ عاقب روبرو کھڑی تھی۔

جانتی تھی آپ مجھے نا پسند کرتے ہیں۔شائد میرے مڈل کلاس ہونے کی وجہ سے یا اب اس نام نہاد رشتہ کی وجہ سے لیکن یہ نہیں پتاتھا کی آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ بھی اس حد تک کی مجھے یوں ذلیل کرنے سے بھی بعید نہیں کریں گے۔خیرشکوہ وہاں کیا جاتاہے جہاں جذبات ہوں۔وہ اب اپنے اسکارف کا پن کھول رہی تھی کمرے میں باقی تینوں نفوس خاموش تھے۔اسنے اپنے کان سے ٹوپس نکالے انگلی سے آنگوٹھی نکالی۔اورعاقب کے پہلو میں گرے ہاتھ تھام اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دئے۔

یہ وہ محبت ہے جو بڑی آنٹی اور چھوٹی آنٹی نے مجھے دی تھی۔ اس کی قیمت کا توپتانہیں محبت کا میں حساب نہیں لگاسکتی۔اسنے ایک نظریں غلط بھی عاقب پر نہیں ڈالی تھی۔نظروں کا مرکز اسکی شفاف ہتھیلی پر چمکتے ذیور تھے۔

اب آپ کو یہ زندگی عذاب نہیں لگےگی کیونکہ اس میں شفق ابراز نہیں ہوگی۔آپ کے اس نایاب الوداع کہنے کاانداز مجھے تا عمر یاد رہے گا۔ خداحافظ۔ وہ کہکر آگے بڑھی۔پھر کچھ یاد کرکے اپنے پرس میں جھکی تھی۔عاقب تو کچھ کہنے کے پوزیشن میں ہی نہیں تھا۔

یہ وہ اٹیئم کارڈ ہے جس میں۔میں نے بھیا سے کہکر سارے نیگ کے پیسے جمع کروائے تھے۔ایک ڈیڑھ لاکھ زیادہ ہی ہونگے اسے آپ کے شاہی محل میں انے کا اور واپسی پر آپ کے ڈرائیور کے ڈراپ کرنے کا معاوضہ سمجھ لیجیے گا۔وہ آٹیئم کارڈ اسکے ہاتھ پر رکھتی پلٹی۔

اسکا نمبر عالی جانتی ہے۔اینڈ مجھے انتظار رہے گا اس بے جوڑ ڈور کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے والے اس کاغذ کے ٹکڑے کا۔اور جانے سے پہلے آپ کی طرف سے دیے گئے اس عظیم تحفہ کو میں تا عمر یاد رکھو گی۔

اپنی تردید کا صدمہ ہے نا اسباب کا دکھ
جب بچھڑنا ہی مقدر ہے تو کس بات کا دکھ

.Goodbye for forever mr.aqib haidr
وہ کہتی گلاس ڈور سے باہر نکل گئی۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی بھائی نیور۔الینہ اپنی سسکیاں روکتی نفی میں گردن ہلاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

عاقب کیا الینہ پاگل ہوگئی ہے جو ایک ما

جسٹ شٹ اپ وفا وہ معمولی لڑکی نہیں ہے شفق عاقب حیدر ہے وہ عاقب حیدر کی بیوی اسکی محبت سمجھی۔نؤ گیٹ لاسٹ فروم ہیر۔آئی ڈونٹ ایون وانٹ ٹو سی یور فیس ۔عاقب کی دھاڑ پر وہ اگلا سوال کے بنا ہی بھاگی۔

اوروہ ہارے ہوئے جواری کی طرح وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔دونو ہاتھوں کی مٹھیوں کو اتنی زور بھینچا کے ہاتھ میں موجود ٹوپس ہتھیلی سے اندر تک چبھ گئے لیکن اسکا دھیان اس درد پر نہیں تھا۔

فارم ہاؤس سے واپس آنے کے بعد ہی تو اسے اس بات کا ادراک ہوا تھا کی وہ اس چھوٹی آفت سے محبت کرنے لگا ہے۔اور وہ محترمہ تھی کہ اب گھر ہی نہیں آرہی تھی جسے دیکھنے کو دل بے چین ہورہا تھا کتنے ہی بار اسکے گھر کی طرف گاڑی لے جاکر واپس موڑلی تھی ہمّت نہیں ہورہی تھی۔ کیسے اسکے سامنے جاکر اپنے جذبات بتائے ۔ عجیب لڑکیوں جیسی فیلنگ آرہی تھی۔کئی بار خیال آیا کے کزن پلٹن سے ہیلپ لے لیکن پھر وہ سب کیسے اسکی کلاس لگائیں گے خیال آتے ہی فیصلہ بدل لیا۔پھر دماغ نے ایک اورحل بتایا۔رومانٹک ناول اور موویز کی صورت میں۔ پھر کیا تھا نجانے کتنے موویز دیکھی راتوں کو جاگ کر ناولز پڑھے وہ بھی بیکارگیا۔پھر دو دن پہلے ایک دوست کے ساتھ آفس کے پاس موجود مال گیا تھاجہاں پر کتابوں کا اچھا سیکشن دیکھ کر فوراً دماغ میں نیاآئیڈیا آیا۔باتوں باتوں میں اسنے یہ خبرالیںنہ کو دی وہ جانتا تھا وہ شفق کو ضرور بتائے گی اور شفق کتابوں کی شوقین خریدنے ضرور آے گی۔اور اسکی بہن جس کے دماغ میں ہر وقت یہی چلتا ہے کی کیسے ان دونو کو ملایا جائے۔وہ شفق کو لیکر اسکے آفس کسی بھی حال میں آےگی۔ پھر اسنے جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہواالیںنہ نے اسے بتایا کی وہ اور شفق اس مال میں آے ہیں اسنے فوراً منیجر سے کہ کر اپنی نگرانی میں آفس سی منہلک کمرے کو خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کرایا۔پھر خود بھی اپنی پسندیدہ براؤن کلر کی شرٹ پہن کر تیارہوگیاآخر وہ عاقب حیدر اپنی منکوحہ شفق عاقب حیدر کو پرپوز کرنے والا تھا۔

سب ریڈی تھااپنی تیاری پر ایک نظر ڈالتا وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا ہاتھ میں کافی لئے وفا کھڑی نظر آئی۔جو اکثر اسکے آفس آیاکرتی تھی۔کام سیکھنے کے لئے لیکن آج اسے دیکھ کر اسکا موڈ خراب ہوا۔وہ زبردستی کمرے میں گھوسنے کی کوشش کرنے لگی۔اسے روکنے کے چکر میں کافی دونو پر گرگئی۔وہ وفا پر بگڑتااسے واشروم جانے کا کہتاخوداپنی آدھی کافی کے داغ سے بدنمانظر آتی شرٹ کوغصہ سےاتار کر وہیں صوفے پر پھیکا جہاں وفا اپناجیکٹ بھیگنے کے ڈر سے کھول کر گئی تھی۔ابھی وہ دوسری شرٹ نکالنے کے لئے پلٹ ہی رہا تھاکی دھرام کی آواز سے گلاس ڈور کھولا اور گرتی پڑتی وہ دشمنِ جان اندر داخل ہوئی۔خود کو سمبھالتی اب وہ عجیب نظروں سے پورے آفس کا جائزہ لے رہی تھی۔اور جیسے ہی اسکی نظر باتھروم سے منہ دھوکر نکلتی وفاپر پڑھی۔اسکے چہرے کےتاسیرات عجیب ہوئے پھر جن نظروں اسنے اسے دیکھااس ایک نظر میں صاف آیاں تھا کی اسنے اس سچویشن کو کیا سمجھاتھا۔بس پھرعاقب کا دماغ گھوما اور جومنہ میں آیا کہتا چلاگیا۔رہی سہی کسر وفاکے زہریلے لفظوں نے پورے کر دئے۔اور وہ اسے اپنی صفائی کا موقع دئے بغیرانکے نکاح کی ساری نشانیاں اسکے منہ پر مار کر چلی گئی۔

کیوں شفق کیوں جب لڑتی تھی تب تواس وقت تک خاموش نہیں بیٹھتی جب میں خود تنگ آکر خاموش نا ہوجاؤں۔پھر میرے خاموش ہونے صفائی دینے کا انتظار کیوں نہیں کیا۔وہ ضبط کرنے کی کوشش میں دونو ہاتھ کے مٹھیوں کو اور زور سے بھینچا۔اب خون کے قطروں کے ساتھ آنسوں کی لڑیاں بھی ہتھیلی سے ہوتی ہوئی زمین پر گررہی تھی۔لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھا۔کیوں دل کا درد اسکے آنسوں اس سے رستاخون اس سب سےکئی زیادہ تھا۔

رات اسنے آفس میں ہی گزارا۔رات میں اسے سوچتے ہوئے کس پہر آنکھ لگی پتانہیں چلا صبح نو بجے کے قریب آنکھ کھلی تھی وہ فوراً اپنا ہولیہ درست کرنے کے لیئے سائیڈ روم گیا روم کے ڈیکوریشن پر ایک زخمی نظر ڈال کر تیار ہوتا گاڑی کی چابی لیکر باہر نکل گیا۔اب اسکا رخ شفق کے گھر کے طرف تھا لیکن وہاں جاکر چوکیدار نے بتایا کی وہ لوگ فجر میں ہی دوسرے شہر کے لیئے نکل گئے ہیں۔اسکا فون مسلسل بند جارہا تھا۔تین دن بعد پتا چلا کی وہ میڈل سیریمنی کے لیئے یونیوسٹی آئی ہوئی ہے یہ خبر اسے ملی بھی تو رات کے دس بجے نجانے کتنے کالز کیئے جن میں کچھ ریسیو بھی ہوئے لیکن بات نہیں ہو پائی اورجب ریش ڈرائیونگ کرکے ایک گھنٹے کے راستہ کو پندرہ منٹ میں طئے کرکے پہونچا پر وہ وہاں سے جا چکی تھی۔وہ ایک بار پھر ہار گیا تھا لیکن اس نے ہار نہیں مانی وہ اسکے جانے سے پہلے اسے منالے گا۔لیکن دوسرے ہی دن تین دن کے لیئے آفس کے کام سے نا چاہتے ہوئے بھی اسے دوسرے شہر جانا پڑا تھا۔سو اسکے پرانے شہر نہیں جاپایا۔

ثاقب تم چل رہے ہو نا میرے ساتھ۔دیکھو۔۔بات میں ۔۔میں ہی کرونگا۔تمہیں بس ساتھ چلنا ہے۔عاقب بڑے سے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ثاقب اپنی مسکراہٹ ضبط کررہا تھا۔

یار ہنسو نا۔اس لڑاکو تیتارا کو جانتے تو ہو۔اکیلے گیا تو تمہارا بھائی سہی سلامت واپس نہیں آپائے گا۔عاقب بے بسی سے بولا۔ثاقب عاقب کو ایئر پورٹ سے لیکر آرہا تھا راستہ میں ہی عاقب نے اسے اس دن

کے بارے میں سب بتایاتھا۔اور تب سے اسے ساتھ چلنے کی ضد کررہاتھا۔اوثاقب صاحب مفت میں بھاؤکھارہے تھے۔ابھی وہ لوگ کچھ آگے بڑھے تھے کی الینہ ہاتھ میں فون لیئے ساکت بیٹھی نظرآئی۔ دونو ایک ہی جست میں اس تک پہونچے تھے۔

عالی بیٹا کیا ہوا؟عاقب نے پریشانی سے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے۔وہ اسکاہاتھ جھٹکتے ہوئے حلق کے بل چلائی۔

مبارک ہو بھائی بہت بہت مبارک ہو چلی گئی میری دوست اب وہ آپ کی زندگی عذاب بنانے حیدر مینشن نہیں آیاکرے گی۔جائیں خوشیاں منایں جائیں ناکھڑے کیوں جائیں۔وہ عاقب کو دھکّادیتی ہوئی چلائی۔جو دو قدم پیچھے ہٹاتھا۔آنکھیں ساکت تھی مطلب وہ ایک بار پھر بری طرح ہارگیا۔

الینہ کیابکواس ہے یہ اور تم بھائی کے ساتھ بدتمیزی کیسے کرسکتی ہو۔ثاقب عاقب کی حالت دیکھ کر اسکابازو دبوچا۔

ہنہ بکواس اوربدتمیزی تو نہیں کررہی میں تو انہیں مبارک باد پیش کررہی ہوں۔الینہ طزیہ بولی۔پھر قدرے سمبھل کرعاقب کے قریب آئی۔

بھائی بس میرے کچھ سوالوں کا جواب دے دیں۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی عاقب کے روبرو کھڑی ہوئی۔

عالی !الیبنہ نے ہاتھ اٹھاکر اسے خاموش کیا۔

آپ بیچ میں نا بولیں ثاقب۔کیونکہ آج یہاں عاقب حیدر کی بہن یاثاقب حیدر منگیترالیبنہ حیدر نہیں کھڑی ہے بلکہ شفق ابراز کی دوست عالی کھڑی ہے۔جسے اپنی بیسٹی کی تذلیل کاحساب چاہیئے۔وہ اعتماد سے دوسرے ہاتھ سے بار بارآنکھوں کو بھی صاف کررہی تھی۔

آپ نے کہاتھاکی آپ کو ایک میچوڑلائف پارٹنرچاہیئے رائٹ۔اسنے تصدیق چاہی عاقب نظریں جھکائے کھڑاتھا۔ توآپ اپنے دل پرہاتھ رکھ بتائے کیااپنے شفق جتنی گہری باتیئں کرنے والی اور اونچی سوچ رکھنے والی دیکھی ہے ؟

کوئی جواب نہیں پاکراسنے پھراپنےآنسوں صاف کیئے۔

آپ کوآپ کے قدم سے قدم ملاکرچلنے والی لڑکی چاہیئے تھی۔توآپ بتائیں کیااپنے کوئی ایسی لڑکی دیکھی ہے جسے انٹرسے ہی اپناکرئیربنانے کا جنون ہو۔لڑکی چھوڑیں کوئی لڑکاہی بتادیں جو میری شفی جتناڈیڈکیٹیڈ ہو۔

نہیں ہے ناجواب چلیں آخری سوال کم از کم اسکا جواب ضرور دیجئے گا۔اگر شفق آپ سے دس سال چھوٹی ہے تو کیااس میں شفق کی غلطی ہے ؟یا ثمرآپ کو چھوڑ گئی اس میں شفق کی غلطی ہے؟اصل میں جانتے ہیں غلطی کس کی ہے؟وہ اس سے دو قدم دور ہوئی۔پھر اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

میری!میں ہی اپنی شفی کی دوشمن بن گئی تھی میں نے ہی دادوکوشفق کے بارے میں ایسا سوچنے پر مجبور کیاتھا۔میں نے ہی اللہ جی سے آپ کے لیئے اپنی شفی کو مانگاتھامیں تو بس اتناچاہتی تھی کہ میری شفی ہمیشہ میرے پاس رہے۔آپ کی وجہ سے ۔لیکن مجھے کیاپتاتھاآپ ہی کی وجہ سے میری شفی مجھ سے اتنادور چلی جائے گی کہ اپنے جانے کی خبرتک وہ مجھے دوسروں کے ذریع بتائے گی۔الینہ اپنے بال نوچتے ہوئے بولی۔جب سے شفق کے بھابھی نے اسے کال کرکے بتایاتھا کی شفق صبح کی فلائیٹ سے جاچکی ہے تب سے اسکی یہی حالت تھی۔گھر میں پریشان سبھی ہوئے تھے لیکن شفق کے بھیاکے بتانے پر کی ٹکٹ کامسئلہ ہوگیاتھاسب مطمئین ہوگئے تھے۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی بھی نہیں۔آپ نے میری شفی کو مجھ سے چھیناہے کبھی معاف نہیں کرونگی میں آپ کو۔وہ نفی میں گردن ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ثاقب کیامیں نے اسے پانے سے پہلے ہی کھودیا۔عاقب نے ٹوٹے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔ثاقب تڑپ کر اسے گلے لگایا۔آج پھر وہ بائیس سالہ عاقب لگ رہاتھاجسے ثاقب نے بڑے مشکل سے سمبھالا تھاتب۔ لیکن اب

اس میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے سمبھالتایاتصلّی دیتاکیونکہ اس بار غلطی نا شفق کی تھی نا عاقب کی وہ کسکاہولہ دے کر اسے سمجھاتا۔اس بار تو وقت اورحالات نے اپنا داؤ کھیلاتھا۔

بھائی آپ ابھی ہارگئے؟شفق صرف آپ کی محبت نہیں ہے وہ آپ کی منکوحہ ہے۔ثاقب نے اسے گارڈن کی چیرپر بٹھایاپھرسفری بیگ سے پانی کابوتل نکال کراسکی جانب بڑھایا۔

بھائی اسے جاناتھااس لیئےوہ گئی ہےاپنے خوابوں کو پورا کرنےآپ کی وجہ سے نہیں گئی۔اور اسے آناہے وہ آئے گی آپ اسے منانیگے۔منانیگے نا؟ثاقب نے سختی سے پوچھاجسے کسی بچہ کو کچھ کرنے کا سختی سے تاکیدکررہاہو۔عاقب نے بھی اسباب میں سرہلایاتھا۔کیونکہ اس دفع وہ نہیں ہارے گابلکہ ایک ایک پل اسکاانتظار کرے گااس پل کاجب اس سے اپنے رویوں کی معافی مانگ کر اپنی محبت کایقین دلانےتک۔

ایک یہ خواہش کے کوئی زخم نادیکھے دل کا
یہ حسرت کہ کوئی دیکھنے والاہوتا

اوکےاب میں چلتی ہوں آپ دونو اپنا خیال رکھئے گا۔شفق مسٹرصمدکے ہاتھ سے لگیج لیتے ہوئے بولی۔مسٹرصمد اور الشبہ اسے ایئر پورٹ تک چھوڑنےآئے تھے۔

آپ بھی اپنا خیال رکھنا۔مسٹرصمدہمیشہ کی طرف اپناشفقت بھراہاتھ اسکے سرپے رکھتے ہوئے بولے۔

جی !اینڈ آپ لوگ جلد مجھے اپنے ولیمہ کی فوٹوز سنڈ کریں۔وہ مسکرا کر بولی۔

ہاں ! ہاں !کردوں گا پہلے میری لیو تو کرنفام ہو جانے دو۔مسٹرصمد اور الشبہ کے بیچ سب سہی ہوگیا تھا۔اب بس آفس میں لیو اکسپٹ کرنا باقی تھا۔تاکہ اس حساب سے شادی کی ڈیٹ رکھی جائے اور وہ لوگ پاکستان واپس جائیں۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا آپ بہت بہادر ہیں۔you can do anything everything مسٹر صمد نے پھر اسکا حوصلہ بڑھایا۔

تھنکس یوسوچ بھائی میرا اتنا ساتھ دینے کیلیئے مجھے حوصلہ دینے کیلیے میرے پاس تو حساب نہیں میں کس کس چیز کیلئے آپ دونو کا شکریہ ادا کروں ان چھ مہینوں میں آپ نے وہ کردیا جو میں ڈھائی سال میں نہیں کرپائی۔شفق گلوگیر لہجہ میں بولی۔بلاشبہ ان لوگوں نے بنا کسی رشتہ کے اسکا بہت ساتھ دیا تھا۔

بہنیں شکریہ ادا کرتی اچھی نہیں لگتی۔وہ تو چھین کر اپنا حق لیتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔مسٹرصمد اسے معصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولے۔

پھر بھی بھائی دیارے غیرمیں کوئی کسی کے لیئے اتنانہیں کرتا۔وہ بھی ایک اجنبی غیر ملکی لڑکی کے لئے تو بلکل بھی نہیں۔وہ عاجزی سے بولی توالشبہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

پاگل بہن اپنی یاپرائی نہیں ہوتی بہن تو صرف بہن ہوتی ہے۔مسٹرصمدنےاسکے سرپرہلکی سی چپت لگائی۔

کاش! دنیاں میں سب ایساہی سوچتے بھائی توآج ہماری دنیاں اتنی گندی نہیں ہوتی۔شفق خلاء میں گھورتے ہوئے بولی۔

پھرتیسری باراناونسمینٹ پر آخری باران دونو کوالوداع کہتی وہ اندر بڑھ گئی تھی ۔پلیئن میں بیٹھتے ہی واپسی کے سفر کے ساتھ پرانی تلخ یادوں کا سفر بھی شروع ہواتھا۔واپسی کا سفر بہت مشکل ہوتاہے خاص کراس مسافرکےلئے جس کے سفرکاواحد مقصد فرارہو۔

آسٹریلیاء جانے کے ایک مہینے تک تو اس نے کسی سے رابطہ نہیں کیاتھا سوائےایئر پورٹ پہونچ کر یہ بتانےکی کہ وہ خیر آفیت سے پہونچ گئی ہے۔ایک ڈیڑھ مہینے بعد گھر والوں سے رابطہ کیاتھااور تقریباً دو تین مہینے بعد ماما کے بار بارباد کرانے پرحیدر مینشن کال کیاتھاتوتقع کے عین مطابق سب کے ہزاروں شکوہ تھے۔الینہ نے تو پہلے بات ہی نہیں کی اور جب بات کرنے پر ائی تو سارا وقت رونے میں ہی صرف کردیا۔پھر یہی اسکا معمول ہوگیاتھا مہینہ میں ایک بار حیدر مینشن کال کرتی اور اسی ایک کال میں سب سے بات ہوجایاکرتی تھی۔البتہ گھرہفتہ میں ایک باربات ہوتی تھی۔جس میں سر سری سی ہی بات

کرکے رابطہ منقطع ہوجایاکرتا۔ان تین سالوں نے اسے سب سے بہت دور کردیاتھاوہ جو کبھی سوچاکرتی تھی کہ جب وہ آسٹریلیاء سے واپس آئے گی تو پورے محلہ کو اپنے استقبال کیلیے ایئر پورٹ پر انتظارکرائے گی۔اور اب اس نے اپنے آنے کی اطلاع تک کسی کو نہیں دی تھی۔اس لیئے اسے کوئی امید نہیں تھی کی باہرکوئی آنکھوں ڈھیروں محبت سجائے اسکا نیم پلیٹ لیئے بے صبری سے انتظار کررہاہوگا۔وہ خاموشی سے اپنا لگیج لے کرایئر پورٹ سے باہر نکل آئی تھی۔

ایئر پورٹ کے باہرقدم رکھتے ہی اپنے ملک کی ٹھنڈی ہواؤں نے اسکااستقبال کیاتھاجس میں اپنے وطن کے خاص مٹی کی خوشبو رچی بسی تھی جو کسی بھی پردیسی کواپنے اپنوں میں لوٹ آنے کااحساس دلاتی ہے اسکی بک کی ہوئی کیب باہر ہی کھڑی تھی لگیج رکھ وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔کیب ایئر پورٹ سے باہر نکل کر پھرسے اسی شہرکے راستہ پر گامزان تھی جس شہرنے اسے بہت کچھ دیا تھا کئی محبت کرنے والے رشتہ کامیابی کی ایک نئی ڈگرنئی پہچان خوابوں کو حقیقت کاروپ لیکن آخیر میں بہت سے درد دے کر اس سے اسکااصل اسکی شوقی زندہ دلی چھین لیاتھا۔اسکے اس ملک کو اتنی اجلت میں چھوڑنے کی وجہ صرف عاقب حیدر نہیں تھاکچھ اوربھی تھاجس نے اس ٹوٹی ہوئی لڑکی اور بیکھیردیاتھا۔اور اب اس کے لوٹ آنے کی خاص وجہ بھی وہی تھی ورنہ اس شہر میں کبھی قدم نارکھنے کاعہدتو وہ عاقب کے آفس سے نکلتے وقت ہی کرچکی تھی۔اسنے آہستہ سے اپنے گلاس نکال کر آنکھوں میں جمع ہوئے پانی کو صاف کیاتھا۔

شوق سے بدلومگر اتنایاد رکھنا

ہم بدل گئے تو کروٹیں بدلتے رہ جاؤ گے

ان تین سالوں نے شفق ابراز کو سرتا پا بدل دیا تھا۔جسم وہی تھا اسکے اندر کی روح بدل گئی تھی۔وہ بڑی بڑی آنکھیں جس میں شرارتوں کا بسیرا تھا اب وہاں سنجیدگی نے اپنا ڈیرہ ڈالا ہوا تھا۔جن ہونٹوں پر زندگی سے بھر پور مسکراہٹ ہماوقت سجی رہتی تھی اب ان گلابی لبوں نے وقتِ ضرورت ان پر معصنوعی مسکراہٹ سجانے کی عادت ڈال لی تھی۔ محفل میں اپنے الفاظ کے اور گفتگو کے انداز سے سحر تاری کر دینے والی ساحرہ نے اب خود کو تنہائیوں اور خاموشیوں کے شہر میں قید کر دیا تھا۔اس نے جان بوجھ کر خود کو نہیں بدلہ تھا وقت اور حالات نے اسے بدل دیا تھا۔

ہم نے ایک خطاء کی اور اسے جانے دیا

اسنے بھی ایک سزا دی اور ہمیں چھوڑ گیا

عاقب اپنے شاندار آفس کے چیر کی پشت سے سر ٹیکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا اضطرابی کیفیت میں اپنی چوڑی پیشانی پر ہلکہ ہاتھ سے دباؤ ڈال رہا تھا۔آج صبح سے ہی وہ بہت بے چینی محسوس کر رہا تھا۔آج تین سال دو دن بارہ گھنٹے ہوگئے تھے اسے اس شہر سے گئے ہوئے لیکن نجانے کیوں آج ان ہواؤں میں اسکی سانسوں کی خوشبو بسی معلوم ہورہی تھی جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں تین سال سے جاگ رہی تھی۔یہی وجہ تھی کہ آج اسکے آفس آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔لیکن امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے آنا پڑا تھا اب بڑھتی بے چینی

کو دیکھتے ہوئے اس نے میٹنگ اٹینڈ کرنے کاارادہ ملتوی کردیاتھا۔اس نے ٹیبل پر پڑافون اٹھاکرکان سے لگایا۔

ہیلو!راحب میرےآفس میں آناذرا۔جواب سنے بغیر فون واپس ٹیبل پررکھ دیا۔پھر دوبارہ وہی عمل دہرانے لگا۔

جی بھائی۔راحب آواز دینے پروہ اس کیفیت سے کچھ وقت کے لیئےآزاد ہوا۔

ہاں ۔یہ آج کی میٹنگ کی فائل ہے تم دیکھ لو اور میٹنگ بھی اٹینڈکرلو۔دراصل آج میں کچھ ڈل فیل کررہاہوں۔اس نے راحب کی طرف ہرے رنگ کی فائل بڑھائی۔

بھائی آپ ٹھیک تو ہے نا؟راحب نے فائل تھامتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔

ہمم۔بس سر میں تھوڑادرد ہے تم جاؤمیٹنگ کی تیاری کرو میں ٹھیک ہوں۔

ٹھیک ہے لیکن آپ یاد سے دوائی لے لینامیں کسی کے ہاتھ سے بھیجتاہوں۔راحب فکرمندی سے کہتاباہر نکل گیاعاقب نے صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا۔

میراجو مرض ہے وہی میرے مرض کی دوا بھی ہے اور طبیب بھی لیکن میری بدقسمتی کہ وہ میسر نہیں ہے۔عاقب سوچتا اپنی چیر سے اٹھ کر آفس سے منہلک روم میں آیا جسے وہ ہر ہفتہ ڈیکوریٹ کرایا کرتا تھا۔ابھی بھی کمرے میں جگہ جگہ ہارٹ شپ بلون ہوا نکل جانے کی وجہ سے چھوٹے ہوئے پڑے تھے گلاب کے پھول گلادان میں سوکھ گئے تھے۔عاقب چلتا ہوا چھوٹے سے بیڈ کے آگے کھڑا ہوا جس کے اُپراس دشمنِ جان کی بڑی سی فوٹو لگی تھی۔جس سے روزانہ عاقب گھنٹوں باتیں کرتا تھا کبھی معافی مانگتا تو کبھی لوٹ آنے کی گزارش کرتا۔عاقب نظریں فوٹو فریم پر گاڑھے ثاقب کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا۔

ہیلو۔عاقب نے کال کے ریسیو ہوتے ہی ہیلو کہا۔

اسلام علیکم بھائی۔آپ اس وقت خیریت۔ثاقب نے حیرانی اور پریشانی کے ملے جھلے انداز میں پوچھا۔صبح کے گیارہ بجے عاقب کی کال پریشان ہونا تو لازمی تھا۔

وعلیکم سلام۔سب خریت ہے۔بس مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا۔عاقب اسکی فکرمندی پر ہولے سے مسکرایا ان تین سالوں میں وہی تو اسکے حالات کا واحد امین تھا۔

ہاں!پوچھیں بھائی۔

آخری بار گھر اسکی کال کب آئی تھی؟

اسکی کس کی بھائی ؟ثاقب نے انجان بننے کی کوشش کی۔

ثاقب مذاق نہیں پلز۔عاقب التجاء کی۔

اوکے !شائد پندرہ دن پہلے کیوں ؟۔جواب کے ساتھ سوال بھی کیا گیا تھا۔

اچھا کیا۔۔کیا اس کال میں اس نے اپنے بارے میں کچھ خاص بتایا تھا۔میرا مطلب اپنی ہالیڈیز وغیرہ کے بارے میں۔یا واپسی کے بارے میں کچھ بھی۔عاقب نے بے چینی سے پوچھا۔

نہیں !میں نے تو نہیں سنا ایسا کچھ نا ہی عالی نے کچھ بتایا۔آپ نے کہیں سے سنا ہے کیا ایسا کچھ۔ثاقب کو لگا کی شائد اسے شفق کی فیملی سے کچھ معلوم ہوا ہو۔

نہیں !مجھے کون بتائے گا۔بس آج صبح سے عجیب بے چینی سا محسوس کر رہا ہوں ایسا لگ رہا ہے کی وہ یہیں کہیں میرے آس پاس ہے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا۔آخر میں اسکی آواز میں اداسی شامل ہوگئی تھی۔

انتظار نے تھکاتو نہیں دیا ہے نے آپ؟یہ تو صرف انتظار ہے امتحان کی ایک جھلک اصل امتحان تو شفق کے لوٹنے کے بعد شروع ہوگا۔اور آپ ابھی سے تھکن محسوس کرنے لگے ہیں۔ثاقب کی بات پروہ افسردگی کے مسکرایا۔

نہیں یار انتظار سے نہیں تھکا اپنے اندر کی گھٹن گلٹ کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک گیا ہوں۔اس سے کہو نالوٹ آئے میں اپنی ہر ہر کوتاہی تلخ کلامی بارے برتاؤ مافی کے ساتھ گن گن کر ازالہ بھیکروں گا بس ایک بار وہ موقع تو دے۔عاقب نے حسرت کہا۔

ہمممم۔انشاءاللہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔ثاقب کے پاس اس سے زیادہ کہنے کچھ نہیں تھا۔کیونکہ جب بھی کوئی شفق سے واپسی کی بات کرتا وہ خوبصورتی سے باتوں کا رخ دوسری طرف موڑدیا کرتی تھی۔اورعاقب کے ذکر پر تو بات ایسے بدل دیتی کے سامنے والے ایک پل کے لیئے بھی محسوس نہیں ہوتا کی بات پلٹی گئی ہے۔

تمہیں لگتا ہے کی سب ٹھیک ہوگا وہ مجھے معاف کر کے ایک موقع دے گی جبکہ ان تین سالوں میں تو اس کے دل میرے لیئے نفرت کی جڑیں اور مضبوط ہوگئی ہوگی۔عاقب کی وہی ناامیدی والی بات پر ثاقب جھنجھلایا۔

افف بھائی کتنی بار کہاہے الٹامت سوچاکریں۔اوراگر بات موقع دینے کی کی جائے تو بھائی آپ دونو کے رشتہ گرل فرینڈ بوئے فرینڈ کانہیں ہے جو ایک غلط فہمی یالڑائی سے ختم ہوجائےآپ نکاح کے مضبوط بندھن میں بندھے ہوئے ہیں ۔یہ پاکیزہ رشتہ خدانایوں ہی بناتااور ناختم ہونے دیتاہےاور اگر اس پاک پروردگار نےآپ کے دل میں شفق کے لیئےاتنی محبت ڈالی ہے تو شفق کے دل میں بھی آپ کے لیئے مافی کی گنجائش ضرور بنائے گا رہی بات معاف کرنےکی تو وہ آپ پر منحصر کرتاہے کی آپ کیسے شفق کو خود پر اپنی محبت پر یقین دلاکرمعذرت کرتے ہیں۔ثاقب نے وہی ہمشہ کی بات ایک بارپھردہرائی۔ جس پرعاقب ہم کہتافون رکھ دیا۔

اب نظریں اس تصویرپرٹکی تھی۔یہ انکی نکاح کے بعد کے فنگشن میں لی گئ تصویرتھی جس میں وہ پورے دل سے مسکرارہی تھی۔اس تصویرکوعاقب نے شفق کے جانے کے بعد اپنے بیڈ روم میں اورآفس کے روم میں لگایاتھاایک تصویراسکے آفس ٹیبل پر بھی ہواکرتی تھی فون سکرین پربھی اسی کی مسکراتی تصویرتھی۔فون کی گیلری میں تو راج ہی اسی کاتھا۔بس وہ نہیں تھی۔غرض عاقب حیدرکےدل سے لیکر اسکے زرہ زرہ پرشفق ابراز کاراج تھا۔لیکن اس سلطانت کی ملکہ اس سے بے خبر ناراض تھی۔

شفی بیٹااٹھ جاؤ اورکتناکام کرناآج کم از کم اتوار کے دن تو اس لیپ ٹاپ کو سکون دے دو۔شفق کی ماما اس سے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے بولیں۔

ماما بس تھوڑا کام ہے۔شفق نے لیپ ٹاپ کے لیئے ہاتھ بڑھایا جسے ماما نے اسکی پھونچ سے دور کیا۔

کوئی کام نہیں ہے۔اب جاؤ جلدی سے تیار ہوکرآؤ۔غضب خداکا یہ بچہ جس چیز میں گھس جائیں بس پھران اپناہونش نادنیاں کا۔ماماب شروع ہو چکی تھی۔

اوکے باباسوری یہ دیکھیں اب کان پکڑلیااب بتائیں تیار کیوں ہوناہےاور اگر ہونا ہے تو کہاں جانا ہے؟شفق نے باضابطہ کانوں کو ہاتھ لگایاپھر ماما کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب ہے کہاں جاناہے؟ارے صبح سے دس بار تو بتاچکی ہوں بیٹاکی آج اپ نے حیدر مینشن جاناہے۔ماماسرپرہاتھ مارتے ہوئے بولیں۔

پھر وہی بات ماماآخر جلدی کیا ہے جانے کی چلی جاؤنگی نا۔شفق نے سنجیگی سے بات کو ٹالناچاہاجیسے اب تک ٹال رہی تھی۔چہرے کے تاثرات پہلے ہی بدل چکے تھے۔شفق وہی بات سن کر ماماکا دماغ آوٹ اوٹ کنٹرول ہوا۔

کیاچلی جاؤنگی بیٹاآج تمہیں واپس آئے ہوئے سولواں دن ہے اور ان لوگوں کو ہم نے بتانے کی زحمت تک نہیں کی ہے کی تم واپس آچکی ہو۔تم نے آفس تک جوائن کرلیا ہےباہر ہر جگہ جانے کا تمہارےپاس ٹائم ہے ماسوائے وہاں کے۔انہیں پتالگے گاتو کتنابرافیل ہوگاسوچو۔ماما نے ریسانیت سے سمجھایا۔

ماما لیکن۔

کوئی لیکن ویکین نہیں حیدر مینشن اب صرف تمہارے فرینڈ کا گھر نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا سسرال بھی ہے ایک تم دو سال کا بول کر تین سال بعد لوٹی ہوا پر سے انہیں خبر تک نہیں کی۔ وہ اللہ کے شکر سے بھلے لوگ ملے ہیں کبھی کسی بات کی شکایت نہیں کی تو تم اب پوری طرح ہی انہیں غیر اہم سمجھ لیا ہے۔اب بنا بحث کیئے جاؤ اور تیار ہوکر آؤ گاڑی اور گفٹس کا بیاگ ریڈی ہے دس منٹ میں باہر آؤ۔ ماما کوئی بحث کرنے کا موقع دلئے بغیر اسے کپڑے دے کر واشروم میں بھیجا۔کچھ دیر میں بے دلی سے تیار ہوکر وہ باہر آئی تھی۔

وہاں یہ نا بتانا کی تم جان بوجھ کر انہیں بے خبر رکھا۔ بلکہ یہ کہنا کی تم انہیں سرپرئز دینا چاہتی تھی۔اس نے ہمم کرتے ہوئے گفٹس کا بیاگ اٹھایا جو وہ وہاں سے سب کے لیئے الشبہ کے ساتھ جا کر لائی تھی۔ابھی اسنے کار کی چابی لینے کے لیئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کی ماما کے سوال پر ہاتھ درمیان میں ہی رک گئے۔

اس بیاگ میں سب کے گفٹس ریپر پر نام کے ساتھ موجود ہے یہاں تک کے چوکیدار اور مالی کا بھی لیکن عاقب کا گفٹ نہیں ہے کیا لیا ہے تم نے عاقب کے لیئے۔ ماما سوال عام ہی تھا لیکن شفق کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کی وہ دیتی۔

ماما شفی اپنے ان کے لیئے کوئی اسپیشل گفٹ لائی ہونگی اب سب کو بتاکرگفٹ کا چارم توخراب نہیں کرسکتی نا کیوں شفی سہی کہانا۔ بھابھی شرارت سے آنکھ مارکے بولیں۔ شفی بنا کچھ کہے اپنے چہرے کےتاسیرات چھپاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔جسے ماما اور بھابھی نے شرم و حیاکانام دیاتھا۔

میں موم تھی فقط ایک آنچ سے پگھل جاتی
تیرا سلوک مجھےپتھروں میں ڈال گیا

وہ جو اتنے دنوں سے خودکوسب کے سامنے نارمل رکھنے کیلیے تیار کررہی تھی ابھی بھی دس منٹ تک چینجینگ روم میں بیٹھی اپنےآپ کو کمپوزکرتے ہوئے خود کو نارمل ظاہرکرنےکی پوری کوشش کرکے باہرآئی تھی ماما اور بھابھی کی دو منٹ کے گفتگو نے سب پرپانی پھیر دیاتھا۔

اب جیسے جیسے حیدر مینشن قریب آرہاتھااسکی انگلیوں کی گرفت سٹرینگ پرمظبوط ہوتی جارہی تھی ساتھ آس پاس ان زہریلے لفظوں کی بازگشت میں بھی اضافہ ہورہاتھا۔اب فائتلی اس نے حیدر مینشن کی طرف گاڑی ٹرن کی تھی۔ کبھی جو ادھرگاڑی کے مڑتےچہرے پردلفریب مسکراہٹ جگہ لیتی تھی۔آج عصاب پرایک بوجھ سابڑھتاہوا معلوم ہورہاتھا۔

تم لوگوں نے اس مڈل کلاس لڑکی کو اتنا سر چڑھایا ہوا ہے کی وہ اب تمہارے سر پر ہی ناچنے لگی ہے۔شفق نے اس آواز پر زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

ان مڈل کلاس لوگوں کو منہ ہی نہیں لگانا چاہیئے ورنہ یہ اپنی اوقات ہی بھول جاتے ہیں۔انکوتو سکھایا ہی یہی جاتا ہے کی کیسے امیرگھروں میں گھساجاتا ہے۔وفاکی نفرت بھری آوازاسکے کانوں سے ایک بارپھرٹکرائی تھی۔سٹرینگ پرگرفت کے مظبوط ہونے کے ساتھ اسنے بریک پرپیررکھاتھا۔پھرسٹرینگ پراپناسررکھ کرگہرے گہرے سانس لینے لگی۔

کہاں گئی تمہارے اندرکی وہ خوداری آناوہ غرورسب ختم اتنے سال کے فرار کے بعدبھی تم وہیں آکررکی ہو جہاں سے سفر شروع کیاتھاتم ہارگئی شفق ابرازتم ہارگئی۔اسکے اندرکسی نے اسکامزاق اڑایاتھا۔

نہیں ---مم میں---ننن نہیں---ہاری ہوں ۔میں نہیں۔وہ زور زور سے اپنے سر کو نفی میں ہلارہی تھی۔

ہاہاہا---تم ہار گئی ہو مان لو اس بات کوشفق ابراز تمہارے اندرکی خوداری اور آنا سب ختم ہوگئی اتنی تذلیل کربعد بھی تم عاقب حیدرکے در پرکھڑی ہو اس سے زیادہ تمہیں اپنے ہارکاکیاثبوت چاہیئے۔پھرکسی نے اس پرطنزکیاتھاجس پر اس نے زور سے اپنے کانوں پر دونو ہاتھ جمائے تھے۔کافی دیرتک کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھے

رہ نے کے بعدگاڑی میں رکھے پانی کی بوتل سے گھونٹ گھونٹ پانی پی کرخودکوپر سکون کرتی بیک سیٹ سے گفٹس کے بیاگ لیکرباہرنکل آئی۔

اب وہ عین حیدر مینشن کے باہر کھڑی تھی کچھ نہیں بدلہ تھا یہاں پرسب کچھ ویساکا ویساہی تھا۔شائد کلر نیاء کرایاگیاتھاجس وجہ دیواریں زیادہ سفید نظر آرہی تھی۔چوکیدارچاچا موجود نہیں تھے شائد اندر گئے ہوئے تھے۔ پہلے جب وہ گیٹ پرنہیں ہواکرتے تھے تووہ خود ہی چھوٹاگیٹ کھول کر اندر چلی جاتی تھی لیکن آج اسکے پیرنہیں اٹھ رہے تھے ابھی اسنے قدم اٹھایا ہی تھاکی

تمیز نہیں ہے تمہیں کہیں پر انے جانے کی یا اسے بھی حیدر مینشن سمجھ رکھا ہے جہاں تم جب دل چاہا منہ اٹھا کر گھس جاتی ہو۔کوئی تمہیں کچھ نہیں کہتازندگی عذاب بناکررکھ دی ہے۔ان الفاظ کی بازگشت پر شفق نے سختی سے ہونٹ بھینچے تھے پھر ہاتھ میں موجود بیاگ کو سختی سی پکڑ تی اندرداخل ہوئی۔

وہ بڑے سے گارڈن کوعبور کرتی اندر داخل ہوئی تھی جہاں سامنے کا منظرہمیشہ کی طرح ہی تھاسب بڑے سے حال میں بیٹھے تھے دادو اپنے چہرے پر شفقت لئے سب کو دیکھ رہی تھی اور سب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف تھے۔دادو کو دیکھ کر اسکا ضبط جواب دے گیاتھاوہ بیاگ وہیں چھوڑتی دوڑتی ہوئی دادو کے گلے لگی۔سب شفق کی اس غیر متوقع آمدپر حیران اپنی اپنی جگہ پرجم سے گئے تھے۔دادو باربار کبھی اسکے ہاتھو کے چھوتی تو کبھی اسکےچہرے چھوکےاسکی موجودگی کایقین کررہی تھی۔البتہ الیینہ ایک طرف بلکل بت بنی کھڑی تھی۔

شفی میری بچی۔دادو اپنے نہیف ہاتھ اسکے گرد باندھتے ہوئے اسکی روشن پیشانی چوم کر نم آواز میں اتنا ہی بول پائیں تھیں ۔آنسوں اسکے گالوں پر بھی لڑیوں کی صورت میں پھسل رہے تھے۔باقی سب ابھی بھی اسکے ہنگامی آمد پر بے یقینی سے اسے دیکھ جارہے تھے۔پھر دادو سے الگ ہوتی وہ ایک ایک کرکے سب سے ملی تھی۔سب کے وہی شکوے تھے ملے بغیر چلی گئی۔آنے کا نہیں بتایا ہم ایئر پورٹ اتے وغیرہ وغیرہ وہ مسکراکرسب کی شکایت سن رہی تھی۔اب اس کا رخ بت بنی عالی کے طرف تھا۔

ااا۔۔عالی !بہت مشکل کے بعد یہ الفاظ اداہوئے تھے۔جس نے عالی کے پتھربنے جسم میں جان ڈال دیاتھا۔وہ ایک شکوہ کنانظرشفق پر ڈالتی اپنےآنکھوں میں اچانک حقیقت کو قبول کرنے سے جمع ہوئےپانی کو صاف کرتے ہوئےپلٹ نے ہی والی تھی کہ شفق نے اسکاہاتھ تھام لیا۔

عالی پلز ایسے تو ناکرو یار۔شفق نے رونےکی وجہ سے بھاری ہوتی الفاظ میں التجاءکی تھی۔باقی سب ان پر نظریں گاڑھے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔

شفق ہاتھ چھوڑوپلزز۔ الینہ اپنابازو اس کی گرفت سےآزاد کرتے ہوئےبولی آواز میں نمی واضح تھی۔

شفق نہیں عالی کی شفی ہوں میں۔شفق نے تصحیح کی۔

نہیں ہو تم میری شفی میری شفی اتنی پتھر نہیں تھی۔میری شفی گھر سے مال تک جانے کی اطلاع مجھے دیا کرتی تھی اور تم۔الینہ نے چلاتے ہوئے فوراً اپنا بازو آزاد کیا تھا۔

پلزززعالی ایم سوری۔شفق نے آگے ہوکر اسے خود میں بھنیچا تھا۔

بہت بری ہو تم شفی بہت بری ہو تم میں تمہیں معاف نہیں کرونگی بہت براکیا ہے تم نے میرے ساتھ۔الینہ اسی کے گلے لگے اسی سے شکوے کررہی تھی۔پھر کافی دیر تک دونو ایک دوسرے سے لپٹے روتے رہے تھے۔جس سب کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

چلو ٹھیک ہے معاف نہیں کرنا لیکن یہ توکوئی میری گردن پر تلوار رکھ کر بھی کہے عالی کی شفی بری ہے تو میں نہیں مان سکتی۔تمہاراکیا خیال ہے۔شفق اس سے الگ ہوتی مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔آج اتنے دنوں بعد اسکے آنسوں میں درد نہیں تھا بلکہ خوشی تھی۔

میرا بھی وہی خیال ہے۔جو میری شفی کا۔الینہ کھل کر مسکرائی تھی۔باقی سب بھی مسکراتی نظروں ان کے انوکھی محبت دیکھ رہے تھے۔الینہ سے الگ ہوتی وہ پاس پڑے پنک اور بلیو کلر بے بی کارٹ کی طرف بڑھی تھی۔

ان تین سالوں میں جہاں کچھ نہیں بدلاتھا وہیں کچھ خوبصورت تبدیلی بھی آئی تھی ثاقب الینہ اور راحب البشہ کی ڈیڑھ سال پہلے شادی ہوگئی تھی اب الینہ کا چھ مہینے کابیٹا شعئب تھااور البشہ کی تین مہینے کی بیٹی پری۔جسے وہ ویڈیو کال پر دیکھ چکی تھی۔

شعئب پری اپ لوگ ان سے بات ناکرو۔الینہ شفق کو دونو کی طرف اتا دیکھ کر بولی۔

میرے پیارے پیارے بچے ماما کی بات نہیں سنتےآنی اب آگئی ہیں ناآپ کے پاس۔شفق بے بی کارٹ میں جھک کر دونو کو پیار کرتی ہوئی بولی۔

ویسے آنی تو نہیں ہو تم انکی بلکہ بڑی ماما ہویا پھرایک رشتہ سے ممانی بھی ہو سکتی ہو۔راحب تصیح کرتاہوا بولا۔شفق کے چہرے کےتاثرات ایک بارپھر بدلے تھے جو صرف آلینہ نوٹ کر پائی تھی۔وہ زور سے آنکھیں بندکرکےکھولتی اپنےآپ کو نارمل کیاتھاپھر سب کا دھیان خود پر سے ہٹانے کے غرض سے گفٹس کے بیاگ کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ظالم لڑکی ہمیں تمہارے یہ گفٹس نہیں چاہیےتین سال سے ہمارے بھائی کواپنےانتظار میں بہت خوار ہےکیاہے تم نے۔اور شادی پر بھی نہیں ائی ہمارے۔راحب منہ پھلاکر بولا۔

بھائی اپ کی شادی پر سیمیسٹر اگیا تھااس لئے نہیں آپائی اسکے بعد جاب کی مصروفیت نے سیمیسٹر گیاپ میں بھی انے نہیں دیا۔اور یہ گفٹس میں نے اپنی پہلی کمائی سی خریدا ہے سو کوئی لینے سے انکار نہیں کرسکتا۔شفق دھاک جماتی ہوئی بولی۔اس نے ہمیشہ کی طرح بہت آسانی سے سب کادھیان اس ٹوپک سے ہٹادیاتھا۔

خیردیرآئے درست آئے۔دادو اب آپ جلدی سے رخصتی کی ڈیٹ نکالیں بھائی سے تو کیاہم سے بھی اب انتظارنہیں ہورہا۔ثاقب نے بھی آج بات کو یوں ہی ناجانے دینی کی ٹھانی تھی۔

دادو آپ بتائیں آپ کو میراگفٹ کیسالگا۔شفق بھی آخرشفق ہی تھی۔ان سالوں میں اسے بات اورتاثرات بدلنے میں مہارت حاصل ہوگئی تھی۔

بہت اچھاہے بچہ مجھے تو بہت پسندآیا۔دادو ثاقب کی بات کو بھلائے اب اسکے لائے ہوئے براؤن کلرکی کشمیری شال کی تعریف کررہی تھی۔

اورآپ سب کو کیسالگامیں نے سب کی پسندکو دھیان میں رکھتے ہوئے خریدنے کی کوشش کی تھی۔آئی ہوپ آپ سب کو پسند آیاہوگا۔ثاقب کو دوبارہ منہ کھولتادیکھ کرشفق نے پھرایک شوشہ چھوڑاتھا۔اب سب اپنے گفٹس کی تعریف کررہے تھے۔اور شفق پرسکون ہو کرسن رہی تھی۔

شفی بیٹاکتنااس ٹوپیک کو ٹالوگی اب تو یہ ٹوپیک ولیمہ کی بریانی کھانےتک زیر بحث رہےگی۔ابھی ناسہی۔ثاقب شفق کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل اس سے مخاتب ہواتھا۔

اچھا چلو بتاؤ بھائی کے لئے کیا لایا ہے؟یہ ایک سوال تھاجو کب سے اسکےگلے میں پھندے کی طرح لگاہواتھا۔

یہ خود آگئی ہے بھائی کیلئےاس سے بڑھ کراورکیا گفٹ ہوگا۔جواب راغب نے دیاتھا۔شفق نےاس سوال سے جان چھوٹنے پر شکراداکیاخواہ کیسے بھی چھوٹی ہو۔

ہاہاہاہاہا یہ بھی درست ہے۔راعب قہقہ لگایا۔

کاش بھائی کی آج امپورٹنٹ میٹنگ ناہوتی تو اس سرپرایز پرانکا چہرادیکھنے لائق ہوتا۔

سہی کہا میں بھی وہی سوچ رہاہوں۔ثاقب نے بھی تائیدکی۔

Novelistan

ہاں! سوچ رہے ہوتے کی اتنی بے عزتی کے بعد پھر منہ اٹھا کر زندگی عذاب بنانے چلی آئی۔ شفق نے نفرت سے سوچا تھا۔ پھر تھوڑی دیر میں ضروری کام کا کہتی مشکل سے سب کی اجازت لیتی وہاں سی نکل گئی تھی۔ ابھی اس میں اس ستم گر کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اور نا ہی وہ کبھی کرنا چاہتی تھی۔

ابھی اسنے حیدر مینشن سے گاڑی نکال کر سڑک پر ڈالی ہی تھی کہ سامنے سے بلیک کار آتی نظر آئی۔ ڈرائیوینگ سیٹ پر نظر پرتے ہی شفق نے فوراً اپنے سر کو نیچے جھکایا تھا۔

بابل سے ناتا توڑ کے
تجھ سے دل کو جوڑ کہ
ساجن تیرے آنگن آئی
پھر بھی میری یاد نا آئی
ساتھ میں ہو اور ساتھ نہیں ہے
یہ تو اچھی بات نہیں

عاقب نے سامنے گاڑی کے ڈرائیور کو جھکتے دیکھا تھا ایک پل کو دل زور سے دھڑکا تھا جیسے کسی کی جھلک دیکھی ہو پھر سر جھٹکتا آگے نکل گیا۔

اتنی دل میں ہلچل کیوں ہے

جیسے پہلی بار ملے ہیں
دیکھا تو کئی بار تھا تجھ کو
دھڑکن پھر کیوں آج بڑھی ہے
میں بھی کتنا پاگل تھا
اتنا بھی احساس نہیں ہے
میری دنیاں پاس کھڑی ہے۔

عاقب نے گاڑی گیٹ میں ڈالنے سے پہلے ایک بار پھر پلٹ کر اس گاڑی کو دیکھا تھا جو کچھ ہی پل میں کافی دور نکل گئی تھی۔

اج اسکی امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ لیٹ ہوگیا تھا۔ پچھلے پندرہ سولہ دنوں سے اسکی وہی بے چینی اوراضطرابی کیفیت تھی۔آج میٹنگ میں بھی اسکا دھیان نہیں لگ رہا تھا۔دل بار بار اسکے یہیں کہیں آس پاس ہونے کی گواہی دیرہا تھا۔وہ اتنی اہم میٹینگ بے دلی سے اٹینڈ کرتا گھر پہونچا تھا۔جہاں کے ایک ایک حصہ میں اسکی خوشبو بسی تھی۔ابھی اس نے اندر قدم ہی رکھا تھا کی ثاقب دوڑتا ہوا اسکے پاس آکر اسے زور سے اپنے اندر بھینچا۔

مبارک ہو میرے دیوداس آپ کی پارو لوٹ آئی ہے۔ثاقب پر جوش ہوتا ہوا بولا۔وہ ہمیشہ عاقب کو دیوداس ہی بلایا کرتا تھا۔

کک۔۔۔کیا۔۔مطلب۔عاقب کی سانسیں رکی تھی الفاظ بمشکل ادا ہوئے تھے۔اب وہ بے یقینی سے ثاقب کامسکراتا چہرہ دیکھ رہاتھا۔

وہی بھائی جو اپ سمجھ رہے ہیں آپ کاانتظار تمام ہوا۔اب تو ملن کے دن آے ہیں۔ شفق پندرہ دن پہلے ہی آچکی تھی گھرہمیں سرپرائزکرنے کے لیئےآج یہاں آئیں تھیں۔ثاقب اسے اپنے ساتھ لگائے اندر داخل ہواتھا۔وہ کیا گانا تھا یار

ہاں یاد آیا

میرا سونا سجن گھر آیا

عید ہوگئی میری مجھے چاند نظر اگیا

مبارکا مبارکا مبارکا مبارکا

اب سارے بھائی بہن زور و شور سے گارہے تھے اور وہ خوشی سے پاگل ہورہا تھا۔اسکے لوٹ آنے کی خبرسن کرہی ساری تھکن ساری پریشانی اڑن چھوگئی تھی۔

Novelistan

قسم سے بھائی کتنی چینج ہوگئی ہے نا وہ اپ یقین نہیں کرینگے ڈریسنگ سینس سے لیکر اسکے چہرے کے ایکسپریشنس تک بدل گئے ہیں بلکل سنجیدہ ہوگئی ہے وہ لیکن دل ابھی بھی ویسا ہی ہے خوبصورت۔اپ بس دو منٹ پہلے آتے تودیدار یار ہوجاتا۔المزہ نے اشتیاق سے بتایا۔

مطلب میرادل یوں ہی نہیں دھڑکاتھاوہ ہی تھی۔میرے اتنے پاس تھی وہ لیکن مجھے اپناچہرہ تک دکھانا اسے گورا نہیں تھا۔عاقب خودسے ہم کلام تھاجب الینہ کے آواز پر ہونش میں آیا۔

لوگوں کے رویہ اور زہریلے الفاظ بہت کچھ بدل دیتے ہیں۔پھر شفی تو ایک عام سی لڑکی ہی ہے۔الینہ شعیب کو اٹھاتے ہوئے بولی۔

اب اس فلسفہ کایہاں کیاکام۔المزہ نے کمرپرہاتھ جماتے ہوئے بولی۔عالی اکثرعاقب کے سامنے شفق کے ذکرپرایسے زو معنی بات کیاکرتی تھی۔

کوئی کام نہیں۔میں یہ کہناچاہرہی تھی کے بھائی کو یہ ملاقات ولاقات سے کوئی فرق نہیں پڑتاکیوں بھائی سہی کہانا۔الینہ نے ہنس کر طنز کیا۔اس دن کے بعد سے الینہ کا رویہ اسکے ساتھ ایسا ہی تھا۔اور عاقب نے اسے حق بجانب سمجھا تھا۔

کیوں بھائی کو فرق نہیں پڑے گا؟ثاقب نے اسے گھور کے پوچھاوہ الینہ کی ناراضگی سے بھی واقف تھا جوتین سال سے ویسے ہی برقرار تھی۔

یہ بہترجانتے ہیں۔الینہ کالہجہ کچھ جتلاتاہواتھا۔اور ویسے بھی

اب بھائی ٹھہرے میچوڑآدمی اور یہ سب حرکات تو ٹین ایجرس کرتے ہیں۔خیر میں شعیب کو سلادوں مجھے شفی سے بات بھی کرناہے۔وہ لاپرواہی سے کہتی شعیب کافیڈر اٹھانے لگی۔

جذبات تو جذبات ہوتے ہیں میچوڑآدمی کے کیاٹین ایجڑ کے کیا۔الیشبہ کو بھی الینہ کالاجک سب طرح ایک آنکھ نہیں بھایاتھا۔

کونسابھائی یاشفی نے ایک دوسرے کے محبت میں گفتار ہو کر نکاح کیاتھاجو انکے جذبات ہونے لگے۔خیرچلوبےبی اب ہم نینی کریں گے۔الینہ شعیب کے سارے سامان وہاں اٹھاتی سے کمرے میں چلی گئی تھی۔پیچھے سب اسکی عجیب و غریب بات پر ابھی بھی حیران پریشان کھڑے تھے سوائے عاقب اورثاقب کے۔

شفی کی طرح ان سالوں میں عالی بھی کتنی بدل گئی ہے ناعجیب الجھی الجھی بتائیں کرتی ہے۔البشہ پر سوچ انداز میں بولی۔

ہمم۔کیوں کہ شفی اسکے لیئے بہت میٹر کرتی تھی۔المزہ نے جواب دیا۔

خیر اسے چھوڑو اور اپ بھائی ہمیں ٹریٹ دیئں اسی خوشی میں۔ثاقب بات گھماتے ہوئے بولا۔

ہاں دونگالیکن آج نہیں آج بہت تھک گیا ہوں کل بھی ایک ضروری میٹنگ ہے پرسوں چلتے ہیں لنچ پر۔عاقب سرشاری سی کہتااپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔آج اتنے سالوں بعد چین کی نیند جو لینی تھی۔

بہت بہت مبارک ہو آپ کواب ہم کچھ ہی دنوں میں اس کیس کوا فیشلی اناؤنس کریں گے۔وکیل صاحب نیلے رنگ کی فائل شفق کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے جسے تھامتے ہوئے ایک پل کو اسکے ہاتھوں میں لرزش پیداہوئی تھی چہرے پرایک سایہ سالہرایاتھا۔

خیر مبارک ہو۔آگے اب کیاکرناہے؟وہ خودپر قابوپاتے ہوئے بولی۔
کل اے۔یس۔پی۔ کامران سے مل کر انشاللہ اس کیس کی افیشلی ری اوپن کریں گے۔وکیل صاحب نے آگے کالائحۂ عمل بتایا۔

ہمم۔لیکن دھیان رہے اڑیسٹ وارینٹ نکلنے تک سب خفیہ ہی ہوناچاہیئے۔کیونکہ میں مقابل کو بھنک تک نہیں پرنے دیناچاہتی۔شفق نے پھر وہی بات دہرایی۔

کامران میرادوست ہے اسکی طرف سے آپ بے فکررہیں اور ویسے بھی ہماراکیس بہت مضبوط ہے انہیں ہاتھ پیر مارنے کا موقع تک نہیں ملے گا۔وکیل صاحب یقین دہانی کرائی۔

ہاتھ پیر مارنے کاانہیں موقع ملنابھی نہیں چاہیۓ کیونکہ یہ ایک موقع پورے کیس کی کایاپلٹ سکتی ہے یہ پیسوں کی دنیاں ہے وکیل صاحب۔پیسوں سےیہاں سچ جھوٹ انصاف سب بکتاہے۔وہ نفرت سے بولی تھی۔لیکن یہ ایک سچائی ہے ہماری دنیاں کی۔

اب بے فکررہیں ہمارے کیس میں ایساکچھ نہیں ہوگاانشااللہ ہمارےپاس موقع واردات کی فوٹیج کے ساتھ ساتھ آپ کی صورت میں چشمدید گواہ بھی ہے۔اتناسب کچھ جھٹلاناآسان نہیں ہے۔وکیل صاحب یو یس بی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کامل یقین سے بولے۔

شائدآپ اس حقیقت کو فراموش کربیٹھے ہیں یہ کیس ہے کس کے خلاف شہباز خان ہے وہ انکا بس چلے تو وہ روڈ پرکھڑے کھڑے قتل کردیں اور الزام سے بھی بری ہوجایں۔وہ نفرت سے بولی ۔ خیر ہم اللہ سے بہتر کی امید رکھتے ہیں اوراللہ کے بعد میری ساری امیدوں کا مرکزآپ ہیں پلز مجھے لیٹ ڈاون نا کیجیے گا ورنہ لوگوں کا قانون انصاف اور انسانیت سے بھروسہ ہی اٹھ جائے گا۔وہ وکیل صاحب کو فائل تھماتی سنجیدگی سے بولی۔

آپ فکر نا کریں۔اینڈ میرا بھروسہ کرنے کا شکریہ مس ابراز۔وکیل صاحب انکساری سے بولے۔

ہمم!ایک بار یہ کیس کھل جائے تو کتنی رکاوٹیں آسکتی ہے ہم اچھے سے جانتے ہیں اس لئے میں شروعات میں ہی انہیں چارو خانے چت کردینا چاہتی ہوں۔اس لییۓ آپ جمع کرنے سے پہلے پیپر ری چیک ضرور کیجیے گایہ کیس میرے لییۓ بہت امپورٹنٹ ہے۔شفق وکیل صاحب کے ساتھ پارکنگ میں آتی ہوئی بولی۔دونو کی نظر ہاتھ میں موجود فائل پر تھی۔

جی میں چیک تو کر چکا ہوں کئی باربٹ آپ کی تسلی کے لئے اک بار اورکرلونگا۔اینڈ یہ کیس جتنا اپ کے لئے امپورٹنٹ ہے اتنا میرے لئے بھی ہے۔میں کامران سے ملنے کے بعد آپ کو کال کرونگا۔

پھر میں آپ کے کال کا انتظارکرونگی۔شفق ان سے مصافہ کرتے ہوئے بولی۔بدلہ میں وہ بھی مسکرائے۔

ارے تم یہاں کیا کرہی ہو؟شناسی آواز پر وہ پلٹی تھی سب کو دیکھ ایک پل کو ساکت ہوئی پھر فوراً خود کو سمبھال بھی لیا۔

یہ سوال تو میں اپ لوگوں سے بھی پوچھ سکتی ہوں ۔اور اپ لوگوں کا جواب جو ہوگایقیناً میرا جواب بھی کچھ ایساہی ہوگا۔ظاہر سی بات ہے لنچ کرنے آئی تھی۔شفق دونو بازو سینے پر باندھتی سنجیدگی سے بولی۔سب پہلے اسکو یہاں دیکھ کر پھر اسکے انداز دیکھ کر حیران ہوئے۔

اوکے مس ابراز میں چلتاہوں اگر کچھ پوچھنا یا بتانارہا تو میں کال کرونگا۔وکیل صاحب اسے مصروف دیکھ کر بولے۔

نو!اپنے کال نہیں کرنا ہیں۔ہم آپ کے یا میرے آفس میں مل کر ہی بات کرینگے۔شفق فوراً انکی بات کاٹ کر بولی۔

جی جیسا اپ کہیں۔۔شفق ہاتھ ہلاتی پلٹی ہی تھی کے کسی کی مخصوص کلون کی خوشبوفضاء میں گھلی۔ایک پل کو اسکی سانسیں رکی تھی۔لیکن اسنے خود کو مضبوط کرکے باقی سب پراپنی نظریں گاڑھ دی۔

شفق تم وکیل کے ساتھ کیا کر رہی ہو۔ثاقب نے سب کے سوال کو زبان دی۔عاقب تو اسے دیکھنے میں ہی مگن تھا۔جو کتنا بدل گئی۔تھی۔

بلیو جینس پر مہرون گھٹنوں تک آتی کرتے پر بلیک لیدر کی جنکیٹ پہنے چہرے کو سکین کلر کے اسکارف کے ساتھ کور کیئے اپنے دلکش مکھڑے پر سنجیدگی لئے وہ اب سب کو دیکھ رہی۔لیکن ایک نگاہے غلط بھی اسنے اس پر نہیں ڈالی تھی۔

بھائی کچھ آفیشل کام تھا۔اس لئے لنچ پر آے تھے۔شائد اپ لوگ بھی لنچ کے لئے ہی آئیں ہیں رائٹ۔شفق سب سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے ٹوپیک چینج کرنا چاہا۔

ہاں!آج بھائی تمہارے آنے کی خوشی میں ہمیں ٹریٹ دیرہے ہیں۔زوفشہ خوشی سے اسے ساتھ لگاتی ہوئی بولی۔جس کاچہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

خوشی میں۔شفق لفظ کو دہرایاتھا۔خیر میرے آنے کی خوشی میں میں خود آپ لوگوں کو ٹریٹ دونگی لیکن تب جب مجھے اپنے واپس آنے کی خوشی محسوس ہوگی جو ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔لیکن جلد ہوگی۔شفق کے اشارہ کیں کی طرف تھا۔لیکن سمجھ کسی کو نہیں آئی تھی اسکی بات عاقب اورثاقب نے اسے اپنے مطابق سوچاتھا۔

تم اوربھائی الگ تو نہیں ہو۔

ہم ایک ہی کب تھے۔شفق نے دل میں سوچاپھرٹوپک چنج کرنے کے غرض سے بولی۔

البشہ آپی اور عالی نہیں آیئں؟

نہیں؟عالی کی طبیت ٹھیک نہیں تھی اینڈ اللبثہ کو پری بہت پریشان کرہی تھیں۔ویسے جو آئیں ہہیں ان پر دھیان دیں جناب۔راحب نے آخر میں عاقب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

کیا ہوا ہے عالی کو صبح تو بات ہوئی ہیں میری بلکل ٹھیک تھی۔خیر آپ لوگ اپنا لنچ انجوے کریں میں چلتی ہوں۔راحب کی بات اگنور کرتی شفق انہیں ہوٹل کے انٹرینس کے طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

کیا مطلب چلتی ہوں چپ چاپ اندر چلو لنچ کرنے۔المزہ جوکب سے خاموش تھی بول اٹھی۔عاقب نے بھی اس دشمنِ جان کو ایک آس بھری نظر سی دیکھا جس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

نہیں! آپی میں ابھی لنچ کرکے ہی نکلی ہوں۔اور بھیاکی طبیت بھی خراب ہیں سو آفس میں کوئی نہیں ہے مجھے جاکرایک امپورٹنٹ میٹنگ بھی اٹینڈ کرنی ہے۔سو سوری۔اب وہ شائستگی سے بولی۔

تم کتنا بدل گئی ہوشفق۔زوفیشہ منہ پھولاکربولی۔

ہاں تم ہماری پہلی والی شفق تو نہیں ہو۔جو ہمیشہ ہنستے کھیلتے رہتی تھی۔سنجیگی تو اس پر جچتی ہی نہیں تھی۔راعب نے بھی تائیدکی۔

یہ دنیاں والے ایک پل میں لوگوں کی دنیاں بدل دیتے ہیں بھائی ۔ پھر آپ تو تین سال پہلے کی شفق کی بات کررہے ہیں۔ شفق آس پاس دیکھتی ہوئی ایک نظر اسکے بلیک شوز پر بھی ڈالی تھی۔

مطلب؟

مہربانوں کے سخت لہجہ پر زندگی تک کو ہار دیتے ہیں
ایسے قاتل یہاں پے ہیں صاحب جو بات کرتے ہیں مار دیتے ہیں۔

شعر کے آخر میں شفق کے چہرے پر ایک کرب بھری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔ جو عاقب کو اندر تک لہولہان کر گئی۔ کیا حال کردیا تھا اس نے اس معصوم لڑکی کا۔

اب اس کا کیا مطلب ہے؟ راغب نے ناسمجھی سے پوچھا۔

کوئی مطلب نہیں ہے۔ اور نا ہی میں کوئی بدلی ودلی ہوں۔ شفق کو احساس ہوا کی وہ کتنا غلط بول چکی ہے۔ اس لیئے زبردستی مسکراتی ہوئی بولی۔

ابھی اپ لوگ جاکر اپنا لنچ انجوے کریں میں دو تین دن میں وقت نکال کر گھر آونگی پھر بات کرتے ہیں۔ اوکے دادو اور باقی سب کو سلام کہے گا۔ اور میرے پرنس پرنسیس کو میرا بہت پیار۔ شفق اپنی بات

کہتی انکی سنے بغیروہاں سے نکل گئی۔اب اور وہ عاقب ان نظروں کو برداشت نہیں کرسکتی تھی۔پیچھے سب اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے وہ بنا پلٹے گاڑی نکال کر چلدی۔

سچ میں شفی کتنی بدل گئی ہے نا۔ عجیب سنجیدگی ہے اسکے چہرے اورباتوں میں۔راغب سب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

ایسی بات نہیں ہے۔بہت دنوں بعد سب سے مل رہی ہے تو ایسا بیہیو کررہی ہے۔کچھ دنوں میں ٹھیک ہوجاے گی اب چلو اندر۔ثاقب سب کو لیکر اندر بڑھا۔پھر عاقب کو وہیں کھڑا دیکھ کے واپس آیا۔

خوشیوں کے ترانے میں زرہ دیر لگے گی
روٹھے ہیں منانے میں زرہ دیر لگے گی۔

ثاقب شعر پڑھتاہواعاقب کے کاندھے پرہاتھ رکھاجو کب سے اسی جگہ کو گھورے جارہاتھاجہاں کچھ دیرپہلے شفق کھڑی تھی۔

کیا سوچاجارہاہے بھائی؟شفق کاآپ کو اگنور کرناآپ کی طرف نادیکھناآپ سے سےکھلے عام ناراضگی کا اعلان ہے۔اب سوچیں روٹھی ہوئی بیوی کو منانےگے کیسے۔اپر سے ناراضگی بھی خاص والی ہے۔میں تو اگروقت سے دس لیٹ پھونچوں تو بیس منٹ آپ کی بہن کو منانے میں برباد کرتا ہوں۔یہاں تو معملہ ہی

گمبھیر ہے لوہے کے چنے چبوانے گی آپ کی چھوٹی آفت اپ سے دیکھنا۔ثاقب اسکا دھیان بٹانے کو بولاتھا ورنہ شفق کی سرد مہری اور وکیل سے اسکی گفتگو اسے بھی کھلی تھی۔

ہمممم۔دیکھتے ہیں۔ابھی تو چلو۔عاقب سرد سانس خارج کرتااسے لیکر اندر بڑھا۔لیکن دماغ شفق اور وکیل کے طرف ہی تھا۔

اب کسی نئی آزمائش میں مت ڈال دیناان تین سالوں کو میں نے بہت مشکل سے ایک ایک پلگن گن گن کر تمہارے انتظار میں گزارے ہیں۔عاقب اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کرسی پر بیٹھ گیا۔اب سب اپنے اپنے اڈرس پلیس کروارہے تھے۔

شفق آج پھراپنے آپ پر جبرکرتی حیدر مینشن آئی تھی۔اس دن ہوٹل میں سب سےآنے کاوعدہ تو کرلیاتھالیکن اسکے بعد نا اسے موقع ملاتھا آنے کا ناہی اس نے وقت نکالنےکی کوشش کی تھی۔وہ ابھی پوری طرح آفس اور کیس پر دھیان دیناچاہتی تھی۔اور حیدر مینشن جانے کامطلب عاقب سے سامنااس سے جڑی بتائیں اس رشتہ کے مطالق گفتگو یہ ساری وہ چیزیں تھی جو اسے ڈسٹرب کرنے میں پیش پیش رہتی۔لیکن ابھی اسے اپنےآپ کواپنے دماغ کو پرسکون رکھناتھاتاکہ کیس پر مکمل توجہ دے سکے۔کیونکہ کچھ ہی دنوں میں کیس منظرعام پرآنے والاتھاجسکاپوراکمان شفق کو ہی سمبھالناتھا۔

آج دادو نے ارجنٹ کال کر کے اسے ایک گھنٹے کہ اندر حیدر مینشن پہونچنے کے لیئے کہا تھا۔وہ اپنی سہیلی سے شفق کا تعارف کرانا چاہتی تھیں۔اور ابھی وہ خود پر ضبط کرتی ایک بار پھر عاقب کے پہلو میں بیٹھی تھی۔دادو اور انکی سہیلی سامنے پڑے صوفہ پر بیٹھی تھیں۔باقی سب دوسرے صوفوں پر بیٹھے کم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے زیادہ تھے۔

بھئی حمیدہ ماننا پڑے گا تمہارے آنگن کی سبھی روشنیاں بہت پیاری ہیں۔

ہاں !اس پاک پروردگار کرم ہے بس۔دادو انکساری سے بولیں۔

دادی آنٹی ذرا غور سے دیکھیں اتنے روشنیوں میں ایک اندھیرا بھی ہے۔راغب نے زوفشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور ایک چھچھورا بھی۔زوفشہ نے جل کر لقمہ دیا۔

بیٹا آپ بچے کو چھوڑ کر کام پر جاتی ہو؟دادی آنٹی نے شفق سے سوال کیا۔

جی !شفق نے حیرت کے زیادتی سے پورا منہ کھول دیا۔

ارے بیٹا پہلے آپ کو گھرداری اور بچے کی پرورش پر دھیان دینا چاہیے پھر کام تو ساری زندگی کرنا ہی ہے ویسے آپ کو کام کرنے کی ضرورت ہی کیا شوہر ہے نا۔دادی انٹی نے شفق کو شعیب کے ساتھ پیار کرتا دیکھ نصیحت کیا۔

دادو۔شفق نے صدمہ سے دادو کو آواز دی۔البتہ عاقب اور پوری کزن پلٹن ہنس ہنس کر سرخ ہو چکے تھے۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ارے حفصہ وہ ثاقب کا بیٹا ہے۔دادو شفق کے گود میں کھیل رہے شعیب کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

اوو۔۔کوئی بات نہیں بیٹا اللہ دینے والا ہے اللہ جلد تمہاری گود ہری کرے۔وہ ایک بار پھر غلط فہمی کا شکار ہوئیں تھیں۔شفق کا من کیا چلّو بھر پانی میں ڈوب مرے۔

آمین آمین۔سب آمین کہتے زور و شور سے چہرے پر ہاتھ پھیر رہے تھے شفق اصل دل تو عاقب کے اسکے کان کے پاس کہے گئے آمین سے جلا تھا۔

نہیں ان دونو کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے۔بچی پڑھ رہی تھی تو رخصتی نہیں کی تھی۔اب انشااللہ ایک ڈیڑھ مہینے میں رخصتی رکھنے کا ارادہ ہے۔دادو نے اس بار پہلے ہی ساری تفصیل بتادی تھی۔پھر کافی دیر تک ان سے ادھر اُدھر

کی بتائیں ہوتی رہیں تھیں۔لنچ کے بعد وہ رخصت ہوئیں تھیں۔

ابھی سب دادو کے روم میں بیٹھے تھے۔اور سب دادو سے ضد کر رہے تھے کی وہ انہیں انکی شادی کی باتیں بتائے کیوں داجی کی طرف سے انکی شادی لومیریج تھی اور یہ بات ابھی راعب جیسے فسادی انسان کو دادو کی سہیلی نے بتایا تھا جب دادو سے ملکے جانے پر راعب نے انھیں اپنے گاڑی کے خدمات پیش کیئے تھے۔

بد تمیزوں ایسا کچھ نہیں تھا زرا شرم لحاظ نہیں ان نالائقوں میں۔دادو چڑ کے سرخ چہرے سے بولیں۔

ہائے دادو اب بتا بھی دیں۔ان دادی انٹی نے صاف صاف لفاظوں میں کہا تھا کی آپ کی محبت کی شادی تھی اور دادو آپ پے لٹّو تھے۔راعب نے اپنی بات پر زور دیا۔

ہائے ہائے لڑکے زرا شرم نہیں اپنے جنت نشین داجی کے لئے ایسے الفاظ استعمال کررہے ہو اور اس حفصہ کو تو میں پوچھتی ہوں کے کیاضرورت تھی اسے یہ پھلجھڑی چھوڑنے کی۔دادو راعب کودھموکہ لگاتے ہوئے بولی ساتھ اپنی سہیلی پر بھی طیش آیا۔راعب کی درگت بنتے دیکھ سب انجوے کررہے تھے ایک عاقب تھا جس کا سارا دھیان دادو کی دوسری جانب بیٹھی اس کٹھور دل لڑکی پر تھاجس نے اسے آج بھی ایک آنکھ نہیں دیکھا۔

ویسے دادو آپ کی اسٹیٹ مینٹ پروف کرتی ہے کی بات میں سچائی ہے۔کیوں شفق۔ثاقب نے خاموش بیٹھی شفق کو مخاتب کیا۔

جی دادو بتا بھی دیں۔شفق نے بھی زور دیا۔

اچھا چلو بتاتی ہوں لیکن ویسا فضول نہیں ہے جیسا اس فسادی لڑکے نے بتایا ہے۔دادو راعب کو گھور کر بولی۔جس پر اسنے منہ بسورا

ہم نے اتنا کہا نہیں معنی اور اس شفی کی بچی کے ایک بارکہنے پر ہی مان گئیں۔واہ بھئی کیا امپورٹینس ہے۔

ہوگی کیوں نہیں دادو کے لاڈلے پوتے مسز جو ہے محترمہ۔ثاقب نے جان بوجھ کر کہا۔

دادو آپ بتائیں نا پھر مجھے جانا بھی۔شفق نے بات ہی بدل ڈالی۔

تم لوگوں کہ داجی میرے پھوپی کے ایک لوتے بیٹے تھے۔انکی نسبت مجھ سے بچپن سے ہی طے تھی۔لیکن مجھے نہیں پتا تھا۔وہ ہمارے گھر بھی آیا کرتے تھے اور اماں ہمیشہ انکے آنے پر مجھے پیچھے کے کمروں میں بھیج دیتیں تھیں۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔کہ کہیں داجی آپ کو اٹھا کرنا لے جائیں۔راغب بیچ میں قہقہ لگا کے بولا۔دادو اب خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔باقی سب ہنسی روکنے کے چکر میں بے حال ہورہے تھے۔

دادو آپ بتائیں اسکو میں دیکھ لونگا۔عاقب نے راغب کو گھورتے ہوئے کہا۔

مجھے سمجھ نہیں اتا تھا کی اماں ایسا کیوں کرتی تھیں۔میرے پوچھنے پر اماں نے ڈانٹ کر کہا تھا کی بس مجھے انکے سامنے نہیں نکلنا ہے بات ختم۔

مطلب آپ کی اماں بھی آپ کو ڈانٹتی تھیں۔المزہ کے زبان میں کھوجلی ہوئی۔سب نے اسے ایسی نظروں سے گھورا کی بے چاری اپنا سا منہ لیکر رہ گئی۔

اچھا دادو پھر آپ کو پتا کب چلاتھا کی داجی آپ کے منگیتر ہیں؟شفق نے سلسلہ کلام بڑھا نے کے لئے سوال کیا۔

جب میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا تب پھوپی شگن لیکرائیں تھیں۔میری چادر اڑھائی کی رسم کے لئے۔دادو تھوڑا مسکراکر بولیں۔

اب چادر اڑھائی کیا ہوتا ہے؟یہ سوال سبھی کی طرف سے تھا۔

یہ ایک رسم ہوتی ہے۔دادو نے جواب دیا۔
کیسی رسم ہوتی ہے؟شفق الینہ آپی الفشہ کسی کی بھی تو نہیں ہوئی۔زوفیشہ کا سوال حاضر تھا۔

شفق کا نکاح جن حالات میں ہوا تھا۔اس بچی کا تو کوئی رسم ہی نہیں ہوا۔اور رہی بات ان دونو کی تو تم لوگوں کی منگنی تو بچپن میں ہی ہوچکی تھی۔اور کونسا تم لوگوں نے ایک دوسرے سے پردہ کیا تھاجو یہ رسم کی جاتی۔اورویسے بھی اب کہا لوگ رسم رواج مانتے ہیں۔یہ رسم تو بہت پہلے ختم ہوگئی تھی۔

لیکن ہوتی کیسی ہے؟زوفشہ کی سوئیں وہیں اٹکی تھی۔

اس رسم میں لڑکے کے گھر والے لڑکی والوں کے گھر شگن لیکر اتے مطلب پھل مٹھائی وغیرہ پھر لڑکی کومٹھائی کھلاکر ایک لال رنگ کا دوپٹہ اڑھاتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کی آج سے وہ لڑکی انکے گھر کی عزت ہے۔اگر ہمارے لفظوں میں کہاجائے تومنگنی ہی سمجھو۔لیکن تب کے دور میں پردہ کا بہت احتمام کیا جاتا تھا۔اس لئے یہ رسم کی جاتی تھی۔جس کے مطابق دولہادولہن کامکمل پردہ ہوتاتھا۔تصویر تک دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ہاں اگرزیادہ زور دیاجاتاتو بڑے سے پتیلے میں پانی رکھ کراس پانی میں لڑکی کاعکس دکھایاجاتاتھا۔لیکن یہ بہت کم کیس میں ہی ہوتاتھا زیادہ ترتو لوگ شادی کہ بعدہی ایک

دوسرے کو دیکھتے تھے۔اب آپ سب مجھ سے سوالات کرنے نالگ جائیں میں جتنا جانتی تھی اتنابتایا۔شفق سب کا کھلا منہ دیکھ کردونو ہاتھ اپراٹھاتے ہوئے بولی۔

واہ بیٹا آپ کو تو بہت کچھ معلوم ہے۔

دراصل دادو وہاں فارغ اوقات میں میں قریبی لائبری جایا کرتی تھی تو وہیں سے ایک پرانی کتاب میں پڑھی تھی۔لائبری میں پرانی کتابوں کا اچھا کلکشن تھا۔تبھی شفق کا فون رنگ ہوا۔

اسلام علیکم !وکیل صاحب جی آپ ویٹ کریں میں پہونچتی ہوں۔جی جی آپ بس پیپرز جب تک ایک اور بار ریڈ کرلیں۔جی بلکل۔میں آدھے گھنٹے میں وہاں پہونچتی ہوں۔اوکے اللہ حافظ۔سب خاموشی سے اسکی گفتگو سن رہے تھے۔ثاقب اور عاقب پھر الجھ گئے تھا۔شفق کے گود میں شعیب ہونے کی وجہ سے اسے وہیں بیٹھ کربات کرناپڑاتھا۔

اچھا دادو مجھے ایک امپورٹنٹ کام آگیاہے میں چلتی ہوں۔عالی چھوٹو کو لینادھیان سے۔

بیٹا آپ کوآئےابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے۔اور آج سنڈے بھی ہے۔دادو حیرانی سے اسکو جلدی جلدی کرتے دیکھ رہی تھی۔

جی دادو لیکن میری وکیل صاحب کے ساتھ بہت سے بھی زیادہ ضروری میٹنگ ہے۔میرا جانا ضروری ہے۔

ایسا بھی کیا کام ہےآپ کو وہ بھی وکیل کے ساتھ۔اب عاقب نے براےراست اسے سوال کیا۔

کہا نا بہت امپورٹنٹ کام ہے۔شفق پرس سے فیس کور کرنے کے لئے پن نکالتے ہوئے بولی۔اتنے عرصے میں شفق کی جانب سے اسکے لئے پہلا کلمہ تھاوہ بھی دادو کی موجودگی کی مرہون منت تھی۔

بیٹا لیکن ایسا کیا کیس ہے؟شفق پلٹ کر انکے گلے لگی حلق میں ایک گولہ سا اٹکا۔

دادو دعا کریں کے میں یہ جنگ جیت جاؤں۔مجھے سکون ملے میرے اندر کا یہ اضطراب ختم ہو میری ان تین سالوں کی نیند پوری ہو یہ تھکن ختم۔خواہ اس سب کے لئے میری جان کیوں نا چلی جائے۔

یہ کیا فضول بول رہی ہو اللہ میری بچی کی عمر دراز کرے۔دادو اسے ڈانٹتے ہوئے بولی باقی سب اسکی بے ربط الفاظوں میں الجھے تھے۔

کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ۔عاقب اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔شفق نے پلٹ کراسے دیکھ پھرخود اعتمادی سے قدم اٹھاتی بلکل اسکے پاس کھڑی ہوئی۔

جو انسان ایک لڑکی کے آگے مجھے ڈیفین نہیں کرسکتاوہ پوری دنیاں کے سامنے کیاکرپائے گا۔شفق سائیڈ ٹیبل سے اپنابیاگ اٹھاتی ہوئی اتنی اونچی آواز میں سرگوشی کی تھی عاقب کے سماعتوں تک بخوبی پہونچ پائی تھی۔پھرپیچھے ہوتی کافی اونچی آواز میں جواب دیاتھا۔

یہ میری اپنے ذات کی جنگ ہے اسے میں خود لڑونگی بھی اور جیت کے بھی دکھاؤنگی۔آپ ٹینشن نا لیئں۔شفق اسی سنجیدگی سے بولی۔

لیکن بچے عاقب کو تو بتاؤ۔

نہیں دادو کچھ دنوں میں آپ سب کو خود ہی پتاچل جائے گا۔آپ ٹینشن نالیئں۔اور میرے لئے دعا کریں۔شفق سب کے الجھے ہوئے پریشان چہرے پر ایک نظر ڈالتی دادو سے بولی۔

شفی آج تم ہم سب کے ساتھ وقت بتانے والی تھی پھر جارہی ہواب تمہارے پاس ہم لوگوں کے لئے وقت ہی نہیں رہا۔الینہ شعیب کو تھپکی دیتی ہوئی اداسی سے بولی

ایسی بات نہیں ہے عالی ۔
پھر کیسی بات ہے ؟

اوکے !آج کا یہ وقت آپ لوگوں کا مجھ پر ادھار رہا۔سوکل ڈنرساتھ کرتے ہیں آپ لوگ جگہ مجھے ٹیکسٹ کردینامیں وقت پرپہونچ جاؤنگی۔ابھی میں چلتی ہوں اللہ حافظ۔شفق ہاتھ ہلاتی لمبے لمبے قدم اٹھاتی وہاں سے نکل گئی۔پیچھے سب الجھی نظروں سے اسکی پشت دیکھتے رہ گئے۔

میں ابھی آتاہوں۔ثاقب فوراًاپنی جگہ سے کھڑے ہوکردروازہ کی طرف بڑھاتھا۔عاقب بھی اسکے پیچھے ہی وہاں سے اٹھاتھا۔

شفق۔۔۔۔۔۔شفق۔۔۔۔بات سننازرا۔شفق جو تیز تیزقدم اٹھاتی داخلی دروازہ کی طرف بڑھ رہی اچانک اپنے قدموں کو روکاتھا۔

جی بھائی۔پلٹ کرعجلت میں بولی تھی۔تب تک ثاقب بھی بلکل پاس پہونچ گیاتھا۔البتہ عاقب کچھ دوری پر کھڑااسے دیکھے جارہاتھا۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔آج اس نے بھی ٹھان لی تھی کہ وہ شفق سے بات کرکے رہے گے عاقب نے تو کچھ نابولنے کی قسم ہی کھالی تھی لیکن وہ خاموش نہیں رہے گے۔

جی بھائی بولیں۔شفق نے اسکی سنجیدہ شکل دیکھ کراجازت دی وہ لاکھ جلدی میں سہی لیکن ثاقب کو انتظارکرنے کانہیں کہ سکتی تھی۔

دیکھو شفق بھائی نے اس دن۔

بھائی پلززز میں پہلے بھی بتاچکی ہوں مجھے ہسٹری سخت ناپسند ہے۔شفق نے اسے بیچ میں ٹوکا۔

لیکن تمہیں ایک باربات سننی چاہیۓ بھائی نےاس دن جو کیاکہاوہ غلط تھالیکن وہ سب غصہ میں ہواتھا۔ثاقب نےاپنی بات پر زور دیا۔عاقب وہی بے بسی سے کھڑاتھا۔

بھائی اسلام میں غصہ کو حرام قراردیاگیاہے۔لیکن حقیقت دیکھیں لوگ غصہ کی حالت میں ہمیشہ سچ بول جاتے ہیں۔اور رہی بات آپ کی بات سننےکی تو اس سے کیاہوگا سواۓمیرے پرانے زخم دوبارہ سے ہرے ہونے کہ۔بھائی میں ایک عام سے بھی عام لڑکی ہوں لیکن مجھےاپنی ذات کاغرور ہے میں کسی کوغصہ میں بھی یہ حق نہیں دیتی کے وہ میری ذات کی تذلیل کرے یا مجھےبےوقعت سمجھے۔شفق کی بات پرثاقب نے اپناسرجھکایا۔

بھائی نے غصہ میں سب الٹاکہ دیاتھاانکاتمہاری تذلیل کرنے کاکوئی ارادہ نہیں تھاوہ تو تم سے۔ثاقب نےایک اورکوشش کرنی چاہی۔

پلززززبھائی اپنے بھائی کی وکالت کرنابند کریں۔انہیں جو کہنا تھاکہدیامجھے جو کہنااور کرناتھامیں نے کیاوہ کہانی وہیں ختم ہوگئی تھی۔اورابھی شفق کی بات درمیان میں ہی تھی کہ عاقب تیزقدموں سے اس تک پہونچاپھرمظبوط اس کابازو اپنی چوڑی ہتھیلی میں قید کرتاوہاں سے لیکراپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔روم میں پہونچ کرپہلے ڈور لاک کیاپھرابھی تک حیران پریشان کھڑی شفق کی طرف بڑھا۔

ناراض ہو غصہ ہونفرت کرتی ہومیری شکل تک نہیں دیکھناچاہتی۔جو بھی جذبات رکھتی ہو کھل کر اسکااظہار کروسزادو مارو چلاؤمجھ پراپناغصہ اتنے سالوں کافرسٹیشن نکالوجو کرناکرو میں اف کرگیاتو کہنا۔لیکن خدارا خاموشی کی مارنامارو بہت تکلیف ہوتی ہے۔عاقب اسے دونوکاندھوں سے تھامتاتھکے ہوئے انداز میں بولاتھا۔

شفی کچھ بولو پلززز۔عاقب اسکے چہرے کو دونو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا۔شفق نے ناکوئی مزاحمت کی تھی ناسراٹھایاتھا۔

پلزبولو کچھ خاموشی کی مارنامارو بولو کچھ بولو۔آئ سیڈسے سمتھنگ ڈیمیٹ۔عاقب اسے جھنجھوڑتے ہوئے چلاّ کر بولا۔شفق نے ایک جھٹکے سے سراپراٹھایاتھاپھرعاقب کےآنکھوں میں آنکھیں ڈال کرگویاہوئی۔

آپ میراوقت بربادکررہے ہیں مسٹرعاقب حیدر۔ایم گیٹینگ لیٹ فورمائی ورک سو ڈونٹ ویسٹ مائی ٹائم۔شفق کے لفظوں اورآنکھوں میں اس حدتک سختی اورسردمہری تھی کہ عاقب کی اسکے بازوں پرگرفت خودبخود کمزور ہوئی تھی۔

اگرآپ کویہ لگتاہے کی شفق ابرازآپ کے جذباتی باتوں کے جال میں پھنس کرآپ کےآگے گھٹنے ٹیک دیگی تومیری آپ کو یہ صلاح ہے کی آپ اس غلط فہمی سے باہرنکل آئیں۔کیونکہ یہ کبھی نہیں ہوگا۔اسنے عاقب کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹایا۔

آپ نے وہ فلسفہ سناہوگاجوٹہنی جھکتی نہیں ہے وہ ٹوٹ جاتی ہے۔لیکن کبھی اس کادوسراپہلو دیکھاہے.جو ٹہنی حدسے زیادہ جھک جاتی ہے ٹوٹ وہ بھی جاتی ہے۔اوراگربد قسمتی سے نا بھی ٹوٹے تو ہمیشہ کے لیئے جھکی رہ جاتی ہے جسے اتے جاتے لوگ اپنے ہاتھوں سے مسلتے اورپیروں روندھتے نکل جاتے ہیں۔یہی المیہ ہمارے سماج میں عورتوں کاہے۔محبت کو دو بول پر وہ اپنامان عزت غرور سب وارکرخود کو مرد کے قدموں میں ڈھیرکردیتی ہیں۔اورپھراس مرد کی زنگی میں اسکی اہمیت ایک شوپیس یافرنیچرسے زیادہ نہیں ہوتی ہے۔جسے اس نے جب چاہااستعمال کیااورجب چاہالات مارکربے عزت کردیا۔عاقب سینے پرہاتھ بندھے بس اسکی باتوں کو سن رہاتھاجو بلکل سہی تھیں۔

لیکن شفق ابراز شفق ابرازہےاس کے لیئے دولت شہرت محبت کوئی اہمیت رکھتی اسکے لیئے صرف عزت اہمیت ہے۔ کیونکہ بناعزت کے عورت کاوجودبے جان مورت ہی ہوتا۔

اس لیئے اپنے جذبات اورالفاظ کا مجھ پرضیاءنا ہی کریں تو بہتر ہے۔خداحافظ۔دروازہ کھول دھرام کی آوازسے دروازہ بندکرتی وہاں نکل گئی۔

اففف مسزاتناغصہ ماننا پڑے گاویسے بہت اچھی مقررہیں آپ۔اور رہی بات آپ کو منانے کی تو وہ میں کرکے رہونگاہاں اب طریقہ بدل لیتے ہیں۔محبت اورجذبات ناسہی کچھ اورسہی۔عاقب ریلیکس انداز میں بیڈپہ چت لیٹتا سائیڈ ٹیبل سے شفق کی فوٹوفریم اٹھاکراس سے مخاتب تھا۔ساتھ اپنے نئے آئیڈیاکی وجہ سے آنکھوں میں شرارت اورچہرے پر شیطانی مسکراہٹ بھی سجی تھی۔

آئی لویومسز۔مجھے فخرہےکی آپ میرانصیب میرےآنگن کی روشنی ہیں۔عاقب فرط مصرت سے شفق کی فوٹومیں ہی گستاخی کرگیاتھا۔

پیپرورک سب مکمل ہوچکاہے۔میں نےاورکامران نے جسٹس کاشف سے پرسنلی مل کرانہیں کیس کی نویت بتائیں ہیں اور ساتھ ہی وہ فوٹیج اور آپ کی ریکارڈ کی گئی سٹیٹ منٹ بھی انہیں دی ہیں۔جس کہ بعد انکا بھی یہی کہناہے کی ہماراکیس کافی سٹرونگ ہے اور جہاں تک ہو پائےگاوہ ہماری مدد ضرور کریں گے۔وکیل صاھب کافی کاسپ لیتے ہوئےاسے تفصیل سے آگاہ کررھے تھے۔

آگے کیاکرناہے پھر؟شفق کافی کے کپ پرہاتھ پھیرتے ہوئےپوچھا۔

کامران پرسوں شام پانچ بجے اڑیسٹ واریںنٹ کے ساتھ خان ویلا جائیگا۔اور ٹھیک چارج کے پینتالیس منٹ پر ہم پریس کانفرینس سٹارٹ کریں گے۔جس میں اپنے پبلکلی اس کیس کو ری اوپن کرنے کا اعلان کرنا ہے ساتھ مختصرالفاظ میں اس دن کی روداد بھی سنانی ہیں۔وکیل صاحب نے آگے کا لائحہ عمل بتایا جس سے شفق کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی۔

للل۔۔۔لل۔ لیکن یہ تو ہمارے۔۔۔پلان میں۔۔ نہیں تھا۔شفق حواس باختہ ہوئی۔

ہاں! یہ ہمارے پلان کا حصہ نہیں ہے لیکن آپ کو کیا لگتا ہے جب شہباز خان کے بیٹے کو اسکے گھر سے گرفتار کیا جائے گا تو کیا وہ خاموش بیٹھ کر تماشہ دیکھے گا۔نہیں بلکہ پورے حیدرآباد کی آعلیٰ عہدِداروں اورسیاسی لیڈروں کی فوج جمع کرلے گا وہ ۔ایسے حالات میں پبلک کے علاوہ ہماری مدد کوئی نہیں کرسکتا۔کیونکہ پبلک کی وجہ سے نا کوئی آفسر سامنے آنے کی ہمت کریں گا نا ہی کوئی سیاسی بندہ۔اور جب کوئی منظرعام پر آئے گا ہی نہیں تو شہباز خان کی مدد کون کرے گا۔

آپ کو یہ تجویز کیسے سمجھ ائی۔شفق وکیل صاحب کی بات مطفق ہوتے ہوئے سوال کیا۔بے شک شہباز خان خاموش تو بیٹھے گا نہیں اور اگر اسکے بیٹے کو بیل مل گئی تو راتوں رات وہ اسے ملک سے فرار کرواسکتا ہے۔پھر کیس تو دھرا کا دھرا ہی رہ جائے گا۔کیونکہ جب مجرم نہیں ہوگا تو کیس کی کاروائی کس پر ہوگی۔

کامران کاآئیڈیاہے یہ ہم دونوں نے تو اس پہلوپر سوچاہی نہیں تھا۔لیکن کامران نے کل بتایاکی آپ کااب منظر عام پرآنا ناصرف کیس کے لیئے ضروری ہے بلکہ شہباز خان کا منہ بندرکھنے کے لیئے بھی اہم ہے۔

ہمممم۔شفق بس اتناہی کہ پائی تھی۔پھر سر جھکاکر نظریں کافی کے مگ پرمرکوزکردیے۔وہ لاکھ بہادر سہی لیکن اپنے اندر کے خوف کو دنیاں کے آگے الفاظ دیناآسان کام نہیں تھا۔

مس ابرازکیس کاپورادارو مدار اس پریس کانفرنس پر ہیں۔اور پریس کانفرنس کاپورادارو مدار آپ پر۔ مطلب پورے جنگ کی کمان آپ کے ہاتھ میں ہے اپکاوہاں پراداکیاایک ایک لفظ ہمارے کیس کو مظبوط کرے گا۔وکیل صاحب اسکے جھکے سرکو دیکھتے ہوئےاسے اس کیس میں اسکی اہمیت کااحساس دلاناچاہا۔

ممم۔۔۔ممطلب۔۔۔آآآپ۔شفق نے اپنے پیشانی پرچمک رہے ے ننھے پسینہ کے بوندوں کو صاف کرتی کانپتی آواز پوچھا۔

میں اور کامران کے کچھ لوگ آپ کے پیچھے ہی کھڑے ہونگے لیکن سب سمبھالنااپنے ہی ہے۔ہم صرف پیادے ہیں اس گیم کےآپ اصل کھلاڑی ہیں۔آپ ہمیں اور اس کیس کو جو رخ دیناچاہیں دے سکتی ہیں۔سو بی بریو۔میں اتنے دنوں میں اتناتو آپ کے بارے میں جان چکاہوں کہ آپ بہت بہادر ہیں۔بس

اپنے اس ڈر پر قابو پایں اور دنیاں کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کراس درندے کو بے نقاب کریں۔میری سامی کو انصاف دلائیں پلزز۔شفق نے ایک جھٹکہ سے سر کو اٹھاکر وکیل صاحب کو دیکھا تھا جواب ادھر اُدھر نظریں گھمارہے تھے۔

آپ کی سامی؟آپ سومیہ کو کیسے جانتے ہیں؟شفق نے سخت الفاظ میں استفصار کیا۔

میں وہ اس کیس کے سولو ہونے پر سب بتاؤنگا ابھی چلتا ہوں میں میری کامران کے ساتھ میٹنگ ہے خداحافظ ۔وکیل صاحب اپنا بیاگ لے کر کھڑے ہوتے باہر نکل گئے۔

یہ شہر کے مشہور ہوٹل پیراڈائیز کا منظر تھا جہاں آج شفق اپنے وعدے کے مطابق سب کو ڈنر کے لیئے لائی تھی۔اڈرس پیلس ہوچکے تھے اب سب کھانے کا انتظار کرتے ہوئے ادھر اُدھر کی بتائیں بھی کر رہے تھے۔البتہ شفق آج ناصرف عاقب کو نظرانداز تھی بلکہ اسکے طرف سے منہ موڑکر بیٹھی تھی جو بد قسمتی سے اسکے ساتھ والی چیرپر ہی بیٹھا تھااور مسلسل اپنی لودیتی نظروں سے اسے زچ کررہاتھا۔ان کے گاڑی سے اترنے سے لیکر بیٹھنے تک ایک پل کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹایاتھا۔غلطی اسکی بھی نہیں تھی وہ بلیک ڈریس میں اپنی سنجیدگی اور بے نیازی سے لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ عاقب کے معصوم سے دل پر بجلیاں گررہی تھی۔

نزاکت دل دکھانے کی کہاں سے سیکھ لی تم نے

یہ عادت آزمانے کی کہاں سے سکھ لی تم نے

عاقب نے اب نظروں کے ساتھ زبان کو بھی استعمال کیا تھا
لیکن اس بے نیاز نے اپنی بے نیازی قائم رکھی تھی۔پلٹ کر دیکھنے کی زحمت بلکل بھی نہیں کی تھی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔اب اس نے تھوڑا جھک کر اسکے قریب ہوتے ہوئے اپنے جذبات سے بوجھل ہوتی آواز میں سرگوشی کی تھی۔

مجھے آپ کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔شفق آس پاس سب کو دیکھتی ہوئی دانت پیس کر بولی۔ورنہ عاقب کے سرگوشی نے ہاتھوں کہ طوطے اڑا دئے تھے۔

لیکن میں تو کرونگا۔میرا شرعی اور قانونی حق ہے اپنی پیاری سی سنگ دل صنم ٹائپ بیوی کی تعریف کرنے کا۔عاقب نے اب اپنے پلان پر عمل کرنا شروع کیا تھا۔

اب تو آواز بھی دو گے تو نہیں آئیں گے
ٹوٹنے والے قیامت کی انا رکھتے ہیں۔

شفق اسکے آنکھوں میں برائے راست دیکھ کر شعر پڑھا تھا۔پھر بولی تو الفاظ اس سے کئی زیادہ سخت تھے۔

حق سے پہلے فرض اداکرناضروری ہوتا ہے۔جو اپ نے تین سال پہلے بخوبی اداکیاتھااتنامیرے لیئے کافی ہے۔اس لیئے مزید مہربانی کی قطعع ضرورت نہیں ہے۔شفق نے طنز کیاآواز میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔ایک پل کوعاقب کے شرارت بھری آنکھوں میں سایہ سا لہرآیاپھر مشکل سے اسکے طنز کوبرداشت کرتاہواگویاہوا۔

تم موقع تو میسرکرو ڈیروائفی یقین کرو سارے حقوق اور فرائض ون بائی ون پورے خوش اسلوبی سے پورے کرونگاپرومیس۔عاقب آنکھوں میں جذبوں کاجہان بسائے ہوئےاسے دیکھا۔

ضرورت نہیں ہے۔شفق پانی گلاس منہ کو لگاتی ہوئی بولی۔پھرگلاس رکھ کراسے دیکھاجو اب تک اسے ہی دیکھے جارہاتھا۔

شائدآپ کادماغ چل بساہے جس کو علاج کی سخت ضرورت ہے۔اسکے نظروں میں چھپی گزارش کو نظرانداز کرتے ہوئےاپناخدشہ ظاہرکیا۔جس پرناچاہتے ہوئے بھی ہوئے بھی عاقب کے لبوں پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔

علاج کی ضرورت تو خیر ہے لیکن دماغ کانہیں بلکہ اس دل کاجوآپ کے عشق کامرض پال بیٹھاہے جناب جس کی دوابھی آپ ہیں طبیب بھی آپ ہیں۔بس مریض کااب علاج کردیں۔عاقب

لاچاری سے بولتا ٹیبل کے نیچے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔شفق کی خوداعتمادی ایک پل میں ہوا ہوئی تھی۔اورفطری شرم حیاء نے چہرے کو گلال کردیا تھا۔

چھچھ۔۔۔چھو۔۔ڑ۔۔یں۔شفق نے ہاتھ نکال نے کی کوشش جیسے وہ سچ میں عاقب کی مظبوط گرفت سے ہاتھ آزاد کرلے گی۔

کروالیں۔انکارکس کافرکو ہے۔عاقب نے بھی اسی کے انداز میں کہتا کرسی کے پشت سے ٹیک لگاگیا۔شفق کے دماغ میں فوراًایک آئیڈیاآیاجس پر عمل کرتے ہوئے اسنے اپنے ہاتھ کے نیچے دبے کلچ کے سائیڈ پرلگی حجاب پن کودوسرے ہاتھ سے نکال کراپناکام سرانجام دیا۔

آاااا۔عاقب اسکاہاتھ چھوڑتاچیخاکیونکہ حجاب پن کی نوک کافی تیز تھی۔

کیاہوابھائی۔سب اپنی اپنی بتائیں چھوڑکراسکے طرف متوجہ ہوئے جوشفق کو گھورے جارہاتھا۔

کک کچھ نہیں شائد کسی کیڑے نے کاٹ لیاہے۔عاقب زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔

بھائی فائیواسٹارہوٹل میں کیڑالائک سیریسلی۔راحب نے ائبرواٹھاکے ان دونو کو ایک ایک نظردیکھا۔

نہیں راحب بھائی مجھے لگتا ہے کی کل رات شائد آپ کے بھائی کے سر پر چوٹ ائی تھی اسی لیئے ایسی بہکی بہکی بتائیں کررھے ہیں۔ شفق اب خود کی کیفیت پر قابو پاتی اسے سخت گھوری سے نوازتی ہوئی سب سے بولیں۔جو کل تک ٹھیک تھا اورآج عجیب عجیب حرکتیں کرہا تھا۔اب شفق کو کون بتائیں کے اس سے ایسی ویسی بتائیں اور حرکتیں کر کے زچ کرنا خود سے بحث کرنے پر اکسانا ہی عاقب کا پلان ہے۔

ویسے محفل میں بیٹھ کر گھسر پھسر کرنا محفل کے آداب کے سخت خلاف ہے جسے آپ دونو پندرہ منٹ سے توڑ رھے ہیں۔میرا خیال ہے کی یہ اسی کی مرہون منت ہے۔ثاقب نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔اندر سے وہ ان دونو کو ایسے بات کرتا دیکھ کتنا خوش تھا یہ وہی جانتا تھا۔

پھر ویٹر کے کھانا لگانے پر سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا عاقب نے بھی دوبارہ کوئی حرکت نہیں کی تھی۔چھوٹی آفت کی ایک ڈوز نے ہی عقل ٹھیکانے لائی تھی۔اصل میں بچارے کو بچپن سے انجیکشن کے نام سے ڈر تھا اور دشمن نے ہتھیار ہی وہی استعمال کیا تھا۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین مے آئی ہیو یور اٹینشن پلز۔ڈائینگ حال میں بنے چھوٹے سے اسٹج پر ایک چالیس سے پینتالیس سال کی عمر کا آدمی نے سب کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔

آج میری شادی کی سالگرہ ہے اور میری بیوی میرے ساتھ نہیں ہے لیکن میں اسے کچھ خاص گفٹ کرنا چاہتا ہوں جس کے لیئے مجھے آپ لوگوں کی ضرورت ہے پلز کیا آپ لوگ میرا اس رات کو خاص بنانے میں مدد کریں گے۔اس آدمی کی رکویسٹ پر سب رضامندی میں شور کیا تھا۔

سو اب یہ مائیک ہر ٹیبل پر پاس ہوگا جس کے دل یا زبان پر جو گانا یا شعر لائن الفاظ جو بھی ہونگے وہ بنا ایک پل سوچے کہے گا۔اس آدمی نے گیم بتایا ساتھ اپنی وائف کو لیپ ٹاپ میں ویڈیو کال لگا کر سٹیج پر رکھے ٹیبل پر رکھ دیا۔اب مائیک پاس ہو رہا تھا سب ہنستے ہوئے کچھ نا کچھ بول رہے تھے۔ساتھ یہ بھی بتا رہے تھے کی یہ انہوں نے کس لیئے یا کس کے لیئے کہا یا گایا۔مائیک اور گیٹار گھوم کر اب عاقب کے ہاتھ میں آیا تھا۔وہ جسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا۔فوراًا پنے آواز کے سحر میں سب کو قید کیا۔

تو اتنی خوبصورت ہے فیدا دیدار پے تیرے
مکمل عشق ہو میرا زرا سا پیار تو دیدے

فلک قدموں میں آجھکے حسنیں لمحات وہ دیدے
تیرے سنگ بھیگ جاؤں میں کبھی برسات وہ دیدے

تیرے بنا جینا پڑے وہ پل کبھی نا دے
تو اتنی خوبصورت ہے فیدا دیدار پے تیرے

تو ہی شامل رہادعامیری نام تیرارہازباں پے میری

ذکرتیرافکرتیری ہرگھڑی دل میں میرے

عشق کی داستان جداء ہے میری

توہی دونوجہاں باخدا ہے میری

یارمیرے صرف تیری تیشنگی لب پے میرے

فلک قدموں میں آجھکے حسنیں لمحات وہ دیدے

تیرے سنگ بھیگ جاؤں میں کبھی برسات وہ دیدے

تیرے بناجیناپڑے وہ پل کبھی نادے

تو اتنی خوبصورت ہے فیدادیدارپے تیرے

عاقب کے گیٹارپرانگلی روکتے ہی پوراحال تالیوں سے گونج اٹھاتھا۔اب وہ کھڑے ہوکرسب کی دادوصول کررہاتھا۔

ینگ مین یہ تھاکس کے لییئے؟اسی آدمی نے عاقب کے پاس اتے ہوئے مسکراکرپوچھا۔عاقب نے ایک نظراس بے مہرکو دیکھاجس نے نجانے کس پہاڑسے اپنے دل کو پتھربنایاتھا۔

جس کے آگے اپنے جذبات کوالفاظ دینے کی کوشش کی ہے وہ سمجھ جائے کافی ہے۔میں نام نہیں بتاناچاہتاسوری فوردٹ۔عاقب کاندھے اچاکاتے ہوئے بیٹھ گیا۔

شفی چلوشروع ہوجاؤ۔الینہ شفق کے ہاتھ میں مائیک تھماتے ہوئے بولی جسے وہ مسلسل پیچھے ہٹارہی تھی۔

ویل میں پہلے ہو بتادوں یہ کسی کے لییئے نہیں ہے میرے ذہن میں ہے اورمیری فرینڈ مجھے سنناچاہتی ہےاس لییئے میں بول رہی ہوں۔شفق نے مائیک لیتے ہوئے پہلے صفائی پیش کی۔

مجبوریوں کے نام پے سب چھوڑناپڑا
دل توڑنا کٹھن تھامگرتوڑناپڑا
اسکی پسنداور تھی سب کی پسنداور
اتنی ذراسی بات پر گھرچھوڑناپڑا

واہ اتنی سی عمرمیں اتناگہراشعر۔وہ آدمی حیرانی سے بولاکیونکہ شفق کے چہرے پرپرانے لمحوں کی داستاں رقم تھی۔

یہ دنیاں ہے یہاں زخم دینے سے پہلے لوگ عمر نہیں دیکھا کرتے شائد اسی لیئے درد کا عمر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے یہ شعر میرا پسندیدہ تھا اس لیئے بول دیا۔ شفق کی بات پر عاقب نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔ اس کے دس منٹ کے غصہ نے اسکی پوری دنیاں ہلادی تھی۔ پھر کچھ ہی دیر میں عاقب نے چلنے کا کہا تھا۔

پارکنگ میں جس انسان پر شفق کی پڑی تھی ایک پل صرف ایک پل کے لیئے اس کے قدم ڈگمگائے تھے۔ آنکھوں میں ایک سایہ سا لہرایا تھا۔ وہ اسکی خود پر نظر ناپڑنے کی دعا کرتی سائیڈ سے جانے لگی۔ شائد اسکی دعا عرش تک نہیں پہونچی تھی۔ تبھی وہ اسکے نظر میں آچکی تھی۔

ہیلو مس شفق۔ صارم جو فون میں مصروف تھا لیکن شفق پر اسکی نظر پڑ چکی تھی اس لیئے فوراً کال ڈراپ کرتا ان کے پاس آیا تھا۔ شفق نے ہمیشہ کی طرح دو تو آنکھوں کو بند کر کے کھولا پھر ایک سرد سانس فضاء کے سپرد کرتی اپنے آپ کو مظبوط بننے کے لیئے اور پرسکون رہنے کے لیئے تیار کیا۔

ہیلو۔ لہجہ لاکھ کوشش کے بعد بھی نارمل نہیں ہو پایا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟ آئ مین کب آئیں آپ آسٹریلیاء سے؟ صارم کے انداز میں خوشی کا انصر صاف عیاں تھے۔ جس پر شفق کا شدد سے دل کیا منہ توڑ دے۔

پہلی جیسی نہیں رہی۔شفق سپاٹ انداز بولی۔ایسالوگ کہتے ہیں۔کیاآپ کو بھی لگتاہےکی شفق ابرازاب بدل گئی ہے؟شفق نے سنجیدگی سے ساتھ سوال بھی کیا۔سب تو شفق کا عجیب و غریب برتاؤ سمجھنے سے قاصرتھے۔سب سے زیادہ حیران الینہ تھی جوشفق کابرتاؤصارم کے ساتھ پہلے دیکھ چکی تھی۔

جج۔۔۔۔۔۔۔جی۔صارم گڑبڑاتے ہوئے بولا۔

فرض کریں میں کہوں کےاس کے پیچھےکی وجہ صارم شہباز خان ہیں توآپ کیاکہیں گے؟شفق نے سینے پرہاتھ باندھتے ہوئے سنجیگی کےآخری حدوں تک سنجیدہ ہوتی ہوئی بولی۔

مم۔۔۔ممیں۔صارم نے مشکل سے یہ الفاظ اداکیئے تھے۔کیونکہ شفق کےانداز اورآنکھیں اسے بہت کچھ باور کرارھے تھے۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ارےآپ تو ڈرگئےمیں نے تو اتنے دن بعد ملنے پرمذاق کیاہے۔ویسےلاسٹ ٹائم ہم شائد حیدر مینشن میں ملے تھےرائٹ۔شفق قہقہ لگاتی ہوئی بولی۔جس پر سب پرسکون ہوئے سوائےعاقب اورالینہ کے۔

جی۔صارم نے مسکراکرکہا۔

ویسے آپ میڈل سیریمنی پر کیوں نہیں آئے تھے ؟

مم۔۔مجھے۔۔۔کلک۔۔ کچھ ضروری ہاں ضروری کام تھا۔صارم پیشانی سے پسینہ پوچھتے ہوئے جواب دیا۔

میں نے بھی سوچاکوئی بہت ضروری کام ہی ہوگا تبھی صارم شہباز نہیں اسکے۔شائد اسی رات سومیہ غائب ہوئی تھی رائٹ۔ شفق نے اپنے لہجے کوعام ہی رکھا۔صارم نے بس پہلوبدلہ۔

بہت دکھ ہواسومیہ کاسن کراس سے بھی زیادہ دکھ اس کے مجرم کے آزاد گھومنے پرہورہاہے۔شفق نے صارم کی طرف دیکھاجو نامحسوس اندازمیں بارباراپنے ہاتھ کو پیشانی تک لے جاکرپسینہ صاف کررہاتھا۔

دکھ تو آپ کو بھی ہورہاہوگاافٹرآل ہم نے پانچ سال ساتھ گزارے ہیں۔بٹ ڈونٹ وری جرم ثبوت گواہ گناہ کبھی نہیں چھپتےآج نہیں کل منظرعام پرآئینگے ہی آپ بتائیں آج کل کیاکررھے ہیں۔شفق نے خود ہی بات سمیٹی۔جس پر صارم بھی پرسکون ہوا۔

ابھی تو ویلاگھوم رہاہوں۔صارم نے جواب دیاپھر کچھ دیر بات کرنے کے بعددونو نے جانے کی اجازت چاہی۔صارم نے مصافہ کے لیئے ہاتھ آگے بڑھایاجیسے کچھ توقف کے بعد شفق نے تھام لیاتھاوہ اندربڑھاباقی سب اپنی گاڑیوں کی طرف۔

شفیپی۔البینہ کی دل خراش چیخ نے سب کو اسکی طرف متوجہ کیاسب ایک ہی جست میں شفق تک پہونچے تھے جو اپنے ہاتھ کو پکڑتی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی کچھ بڑبڑائے جارہی تھی۔سر سے پسینہ پانی کی طرح بہ رہاتھا۔دونوہونٹ کو آپس میں سختی سے بھینچے وہ نجانے کونسادرد پرداشت کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

شفی۔۔۔۔شفی۔۔۔شفی۔۔۔ایک ساتھ سبھی اسکو آواز دے رہے تھے لیکن وہ تو ہونش میں ہی نہیں تھی بس اپنے ہاتھ کودیکھتی بے حال ہورہی تھی۔

شفی ادھردیکھو میری جان کیاہواہے بولو۔عاقب گھٹنوں کے بل بیٹھ کراسکے پیٹھ کو سہلاتاہوے پوچھا۔

مم۔۔میرے۔۔ہہہہ ہاتھ۔ااس نے۔۔۔۔چھوا۔۔۔میر۔۔۔ا۔۔۔۔ہاتھ۔۔۔عاقب نے مشکل سے اتنے ہی الفاظ سن پایاتھاکیونکہ اسکی بڑبڑاہٹ بہت آہستہ تھی۔

کوئی بات نہیں میری جان میں دھلادیتاہوں۔عاقب اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتاہوابولا۔باقی سب ابھی بھی شفق کی حالت دیکھ کرپریشان کھڑے تھے جو ایک منٹ میں بگڑ گئی تھی۔

راعب گاڑی سے پانی کی بوتل لاناذرا۔راغب نے نا سمجھی سے عاقب کو دیکھاپھرعاقب کے اشارہ کرنے پرفوراگاڑی سے پانی نکال لایا۔پھرعاقب نے اسے ساتھ لگائے ہی اسکے ہاتھ بار باراچھے سے رگڑرگڑکرصاف کیا۔پھراسکی طرف دیکھا۔

اب ٹھیک ہے ؟اپنے رومال کی مددسے اسکےپیشانی پرچمک رہے پسینہ کی بوندوں کو صاف کرتے ہوئے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے پوچھے ساتھ دوسراہاتھ اسکی پیٹھ بھی سہلارہاتھا۔

گگ۔۔گ۔۔۔گگولی۔شفق کی دوسری بڑبڑاہٹ پرعاقب نےآس پاس نظردوڑاکراسکے کلچ کو تلاش کرناچاہاجوثاقب کے قدموں میں پڑاتھا۔

ثاقب وہ کلچ دینا۔عاقب کلچ کی طرف اشارہ کیاجسے حیران پریشان کھڑےثاقب نے فوراًسے پہلےاسکی طرف بڑھایا۔وہاں پر ایک عاقب تھاجوشفق کو سمبھال بھی رہاتھااورپرسکون بھی تھا۔باقی سب پریشانی سے بس اسکے حرکات ملاحضہ کررھے تھے ۔

عاقب نے جیسے ہی کلچ کھولااندر موجوواحد سفیدڈبّی پراسکی نظریں ساکت ہوئی۔پیشانی پر پریشانی کے بل نمودار ہوئےاس نے ایک نظراپنے گھٹنوں پرسرکھےآنکھیں بند کیئے بے چینی سے سرکو ادھراُدھر جمنبش دیتی شفق کو دیکھا۔

کیا ہے بھائی؟

کک۔۔ککچھ نہیں۔شائد شائد شفی کے الرجیک رینکشن کی دوائی ہے۔عالی پانی دینا۔اس نے اپنی حیرانی اورپریشانی کو چھپاتے ہوئے جواب دیا پھرالیینہ کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لیتا شفق کو ایک گولی کھیلائی۔

بھائی میرے خیال میں ہمیں شفی کو ڈاکٹر کے پاس لے کرچلنا چاہیئے۔ثاقب شفق کو پل کے پل میں غنودگی میں جاتا دیکھ کرپریشانی سے بولا۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔آئی تھینک اسے کسی چیز سے الرجی تھی جو اس نے چھولیا ہے اس لیئے ایسی حالت ہو گئی تھی۔اب میں نے دوائی دیدی ہے تو دیکھو وہ پرسکون ہے۔اب ڈاکٹر کے پاس لے جاکر اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیئے۔

لیکن بھائی ہم شفی کو ایسے گھر کیسے لے جاسکتے ہیں۔شفق کو ایسے بے ہونش دیکھ کرتو سب پریشان ہو جائینگے۔

ہمم۔تم لوگ ایسا کروگھرچلے جاؤاور سب کو بتاؤ کی میرے کسی دوست کاایکسیڈنٹ ہوگیا ہے میں اور شفی وہیں گئے ہیں ساتھ دادو کی مدد سے شفق کے گھر بھی اطلاع کروادینا۔ہم دونو صبح تک گھرا جائینگے۔

لیکن بھائی آپ جائنگے کہاں؟

میں اپنے فلیٹ پرجارہاہوں۔اب تم لوگ نکلودیکھو رات کے دس بج رہے ہیں۔عاقب سب کو جانے کاکہتاخود شفق کو احتیاط سے باہوں میں اٹھائےگاڑی کی طرف بڑھ گیا۔کسی کے بھی پاس کوئی اورآپشن نہیں تھا۔اس لیئے خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ کرنکل گئے۔

بھاری ہوتے سر کے ساتھ صبح اسکی آنکھ کھلی تھی۔اسکے ساتھ یہی ہوتاتھاسفیدگولیالینے کے بعداسے ناخود کاہونش رہتانادنیاں کا۔وہ یہ گولیاں اکثرنہیں لیاکرتی تھی جب کبھی برداشت کے باہرسچویشن کامقابلہ کرناپڑتاتب وہ ان گولیوں کو استعمال میں لاتی تھی۔لیکن ان دنوں جن حالات سے وہ گزررہی تھی۔اس کے لیئے اس نے پوری ڈبّی
ہی اپنے ساتھ رکھلی تھی۔

کسمساکراٹھتے ہوئے اپنے بھاری ہوتے سرکو ادھر اُدھرجھٹکادیا۔لیکن بائیں جانب سرگھماتے ہی کسی کو سرتک کمفرٹر اوڑھے دیکھ کراس نے زور سے چیخ ماری۔

آاااا۔عاقب جو دو گھنٹے پہلے ہی سویاتھا۔اسکی دل خراش چیخ پرسربڑاکراٹھ بیٹھالیکن وہ دونوں کانوں پرہاتھ رکھے اپناکام کیئے جارہی تھی۔

چپ جنگلی بلّی چلاّکیوں رہی ہو۔شفق کے منہ پراپنی ہتھیلی جماتااسے واپس بیڈ پرلٹایااورخود اسکے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے پوچھا۔جو آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔عاقب کے ہونٹ بے ساختہ مسکرائے تھے۔اسے اتنے قریب دیکھ کر۔

تمہارے جگانے کاانداز مجھے بلکل پسند نہیں آیا۔ماناکی پیار میں محبوب کی باجے جیسی آواز بھی کوئل جیسی لگتی ہے۔لیکن چلاّتے ہوئے ہرکوئی چڑیل ہی لگتاہے۔وہ آرام سے اس پرجھکابول رہاتھا۔اور شفق پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے صرف دیکھے جارہی تھی۔یاشائد صورت حال سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔

اب اتنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھنابندکرو یارڈوب گیاتو ان سمندر جیسی گہری آنکھوں میں۔عاقب اسکے ناک کے ٹپ پراپنے ہونٹ رکھتااس الگ ہوا۔

میں کہاں ہوں۔شفق اپنے آپ کو سمبھالتی آس پاس کاجائزہ لیاجوبلکل نیاء تھا۔

ہمارے فلیٹ پے۔عاقب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

کیاااا۔

اففف چلاؤ نایاراآس پاس لوگ رہتے بستے ہیں کیوں سب کے نیند کی دشمن بنی ہو۔عاقب دوبارہ اسکے منہ پرہاتھ جمع کے بولا۔شفق نے زور سے اسکاہاتھ جھٹکا۔

میں یہاں کیاکرہی ہوں۔اورمجھےیہاں لایاکون۔اب اسکے حواس پوری طرح بیداہوگئے تھےاس لیئے بیڈسے اتر کرکمرپرہاتھ جمائے پوچھا۔

ابھی تک تم سو رہی تھی۔اسکے بعداپنی چیخ سے میری میٹھی نینداورخوبصورت خواب کابیڑاغرق کیااب کمرپرہاتھ رکھے میرے ساتھ سوال جواب کررہی ہو۔جب کہ سوال جواب کرنے میں تمہیں یہاں لایاہوں۔آخرمیں عاقب بھی سنجیدہ ہوا۔

کیسے سوال جواب ؟شفق نے الجھ کے پوچھا۔

کیاتم چاہتی ہو کی میں ابھی یہاں عدالت لگاوں۔عاقب اسکے آگےآتاسینے پردونو بازو باندھتے ہوئے سنجیدگی سے اسکاجائزہ لیا۔لفظ عدالت پراسکےچہرے کےتاثرات بدلے تھے۔

للل۔۔۔لیکن۔۔آ۔آپ ۔۔میرے پہلومیں کیاکرہے تھے۔شفق اسکی جتاتی نظروں سے جان چھڑانے کے لیئے دوسراسوال کیا۔

قسم سے صرف سورہاتھا۔دل تو بہت کیا کے کچھ کروں لیکن اپنے اصلوں سے مجبور تھا جو مجھے اپنی ہی امانت میں خیانت کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔اب جاکے فریش ہوجاؤ میں ناشتہ منگواتا ہوں۔عاقب واشروم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

مجھے گھر جانا ہے۔سب پریشان ہورہے ہونگے۔

کوئی پریشان نہیں ہورہا۔اب جاکے فریش ہوجاؤ۔جلدی۔عاقب نے اب کی بار خود اسے واشروم تک چھوڑ کے آیا تھا۔پھر دونو کے فریش ہونے تک ناشتہ بھی آچکا تھا۔شفق نے زہر مار کر ناشتہ کیا اور عاقب کے ناشتہ ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی جو لیپ ٹاپ پر کام کرتا آرام سے ناشتہ سے پوچھ پوچھ کھا رہا تھا۔

اگر آپکا ناشتہ ناشتہ کھیلنا ہوگیا ہو تو آپ مجھے میرے کلچ واپس کردینگے پلز۔مجھے گھر کال کرنی ہے کیب بک کرانی ہے۔پتا نہیں کیسے میں یہاں پہونچ گئی میں تو ہوٹل میں تھی۔شفق خود سے ہم کلام تھی۔

یہاں بیٹھو۔عاقب نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کرتے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔اس کے نا بیٹھنے پر خود ہی ہاتھ پکڑ کر زبردستی بٹھایا۔

آپ۔

خاموش۔عاقب منہ انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

ہمارے بیچ کی غلط فہمی جھگڑے تکرارناراضگی سب اپنی جگہ۔لیکن ابھی جو میں تم سے پوچھونگاسیدھے سیدھے اور سہی سہی مجھے بتانا۔عاقب نے سنجیدگی سے کہا۔

میں آپ کو پہلے ہی باورکراچکی ہوں کی میں آپ کی پابند نہیں۔شفق انگلی اٹھاکربولی۔

تم میری پابند ہویانہیں یہ میں بعدمیں بتاؤنگا۔ابھی میرے سوال کاجواب دو ورنہ پھردونو فیملی کے سوالوں کا جواب دیناکی انکی لاڈلی شفی تین سال سے ڈپریشن کی میڈیسن کیوں استعمال کررہی ہے وہ کس کیس میں انوالو ہےیاپھرکل رات اسکی ویسی حالت کیوں ہوگئ تھی کے اسے رات کے بارے میں کچھ یاد نہیں یہ بھی نہیں یاد کے وہ رات میں ڈاکٹرکےپاس سے ہوکےآئیں ہیں۔عاقب بھی غصہ سے بولا۔

اٹھو پھرچلتے ہیں گھر۔عاقب نےبت بنی شفق کابازوپکڑکےکھڑاکیا۔

ننن۔۔۔نہیں۔۔پلززز۔شفق نےعاقب کاوہی بازوپکڑکےاسےپاس بیٹھایاپھرخودڈرو خوف کی ملی جھلی کیفیت عاقب کے قریب ہوئی۔آنکھوں سےآنسوں متواتربہنےلگے ساتھ چہرے پرخوف نے جگہ لی تھی وہ پورے بدن سے کانپ رہی تھی۔عاقب تو اسکاایساریکشن دیکھ کرپریشان ہی ہوگیا تھا اس نے ایساکچھ تو نہیں سوچاتھا۔سائیڈ سے پانی کاجگ لینے کے لیئے اٹھنے لگاتو شفق نے اسکی شرٹ کو سختی سے پکڑکرنفی میں گردن ہلایا۔

میں کہیں نہیں جارہامیری جان پانی ہے لو پیو۔شفق کے گرداپنابازو پھیلاتادوسرے ہاتھ سے اسے پانی پلایاپھرکافی دیربعدوہ کچھ پرسکون ہوئی تواسے خود سے تھوڑاالگ کیا۔

دیکھومیں یہیں میری جان کے پاس ہوں اب بتاؤ کیاہواتھاتین سال پہلے۔شاباش بتاؤ میں ہوں ناتمھارے پاس۔عاقب اسکے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے بولا۔اسے بھی جیسے ہوصلہ ملاتھا۔اپنے ڈرکو زبان دینے کے لیئے۔

آپ کے آفس سے نکلنے کے بعدہی کبھی اس شہرمیں قدم نارکھنے کامیں نے خود سے وعدہ کیاتھاکیونکہ اس شہرنے شفق ابراز سے اسکاغرورچھیناتھا۔اس لیئے بھائی سے جھوٹ کہکرکے میراجوائنگ لیٹرآگیاہے میں نے ایک ہفتہ کے اندر کی ٹکٹ کرنفام کرالیاتھا۔میڈل سیرمنی میں بھی میراآنے کاکوئی ارادہ نہیں تھاپرپرینسپل سرنے اسپیشلی کال کرکے آنے کیئے فورس کیاتھاسو مجھے اناپڑا لیکن پتانہیں تھاکی دوبارہ اس شہرمیں قدم رکھاتووہ مجھ سے میراوجود ہی چھین لگا۔شفق کہیں کھوئیے ہوئے بولیں۔عاقب ایک ٹک اسے دیکھے جارہاتھا۔

یونی کاایڈوٹوریم حال طلبہ اوراساتذہ کھچاکھچ بھراہواتھا۔سبھی اساتذہ سامنے صوفوں پربیٹھے تھے ان کے پیچھے سبھی ڈیپارٹمینٹ کے وہ طلبہ بیٹھے تھے جنھوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔باقی سب پیچھے بیٹھے تھے۔

شفق ابھی اپنامیڈل اورانعام کی رقم لے کراپنی جگہ پرواپس آئیں تھی۔ٹھیک اسکے دو منٹ بعدسومیہ بھی اپناسیلورمیڈل لے کربیٹھی تھی۔کیونکہ سومیہ سیکنڈٹوپرتھی کلاس کی۔شفق باربارااپنے فون پرآرہے کال کوکاٹ کراضطرابی کیفیت میں سرکو مسل رہی تھی۔

کیاہوامس گولڈمیڈلسٹ خوشی سے بھنگرے ڈالنے کے بجائےپریشانی سے سردبارہی ہو کوئی پروبلم ہے کیا۔کہیں تمہیں میڈل پسند نہیں آیااس لییئےتو پریشان نہیں ہو۔سومیہ شرارت سے ایک آنکھ دباکربولی۔ابھی شفق اسے کوئی جواب دے تی کے صارم کے گینگ کاایک لڑکاان کے پاس آیا۔

مس شفق پارکنگ میں شاٸدآپ کے بھائی آئیں ہیں آپ کو جلدی آنے کے لییئےکہرہے ہیں۔

بھائی لیکن میں تو گاڑی لیکرآئیں ہوں پھربھیا۔شفق نے الجھتے ہوئےاس لڑکے کودیکھاجس نے کاندھے اچکا کرلاعلمی ظاہرکی پھروہاں سے چلاگیا۔

یار رات بہت ہوگئی ہیں ناشاٸداس لییئے تمہیں لینےآگئےہوں۔پلزمجھےڈراپ کرتی چلی جاؤ میرے باباآوٹ اوف سٹی ہیں۔سومیہ نے اپنی پریشانی بتائی۔شفق نے سرہلا کراسے ساتھ چلنے کااشارہ کیا۔ابھی وہ لوگ پارکنگ میں انٹرہی ہونے والے تھےکی شفق کافون پھربج اٹھا۔اسکرین پرعاقب کانام جگمگاتادیکھ وہ کال کاٹنے ہی والی تھی کہ سومیہ نے روک دیا۔

یار جو کوئی بھی ہے ایک گھنٹے سے مستقل مزاجی سے کال کررہا ہے۔پلز تم اٹینڈ کرلو شائد کچھ ضروری ہو میں تب تک تمہارے بھیا کو روکتی ہوں۔سومیہ اسکے ہاتھ پر تھپکی دیتی وہاں سے چلی گئی۔شفق نے بھی ایک لمبی سانس کھینچ کر عاقب کو اچھا سنانے کے غرض سے فون کان سے لگایا۔

ابھی اسنے ہیلو ہی کہا تھا کو پارکنگ سے سومیہ کی چیخ کی آواز آئی۔اس نے فون پینٹ کی جیب میں اڑستے ہوئے پارکنگ کی جانب دوڑ لگائی جہاں دو نقاب پوش سومیہ کو گاڑی میں ڈال چکے تھے اس سے پہلے شفق کسی کو آواز دیتی وہ تیزی گاڑی پارکنگ سے نکال لے گئے تھے۔شفق کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کی کیا اندر کسی کو بلانے تک وہ ہاتھ سے نکل جاتے۔وہ فوراًاپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔پھر اس گاڑی سے کچھ فاصلہ پر گاڑی ڈال کر انکا پیچھا کرنے لگی۔

ادھے گھنٹے کی ڈرایونگ کے بعد کڈنیپرز نے اپنی گاڑی نئ آبادی کی طرف موڑلی تھی جہاں ابھی آبادی ناہونے کے برابر تھی۔شفق نے بھی کچھ دیر میں اپنی گاڑی اسی طرف ٹرن کیا۔تھوڑے آگے جانے پر وہ گاڑی ایک ابھی نیئے تعمیر ہوئے گھر کے آگے رکی نظر آئی اسنے اپنی گاڑی تھوڑی اور آگے لے جاکر جھاڑیوں کی اوٹ میں روک دیا جس کا مقصد تھا کی انہیں شک نا گزرے کی وہ ان کا پیچھا کررہی تھی لیکن اس کا بھی ایک فائدہ ہوا کی اس گھر کے کسی کمرے کی ادھ کھلی کھڑکی نظر آگئ۔

شفق دبے قدموں اس کھڑکی کی طرف ائ کچھ چاندنی رات کی وجہ سے بھی سب صاف نظر ارہا تھا۔پھر کھڑکی پر احتیاط سے ہاتھ جماتی سر کو اپر کیا اور کھڑکی کی سان سے اندر کا منظر دیکھنے لگی۔پھر دماغ میں کچھ اتے ہی

اپنے پینٹ سے فون نکالا جس میں نیٹ ورک نہیں ارہا تھا۔فون میں ویڈیو ریکورڈنگ چالو کرتی کھڑکی پر رکھ دیا۔پولیس کو کال نہیں جاسکتی ہے تو کیا ہوا ثبوت تو ہوگا۔

کمرے میں دو نقاب پوش ایک سائیڈ پر سر جھکائے کھڑے تھے دوسری طرف سومیہ سر جھکائے پورے بدن سے کانپتے ہوئے یقیناً رو رہی تھی۔اور وہ آدمی دونوآدمی پر برس رہا تھا۔

مفت خوروں یہ کسے اٹھا کر لائے ہو۔ہاں میں نے اسے لانے کے پانچ لاکھ دئے تھے۔وہ آدمی پھنکار کر جیسے ہی پلٹا شفق کو لگا کی اسکے قدموں کے نیچے زمین کھسک گئی ہو وہ صارم تھا ہاں وہ صارم شہباز تھا۔ابھی وہ اس صدمہ میں سے باہر نہیں آئی تھی کے اسکے آگے الفاظ نے اسے پتھر بنا دیا۔

بوس یہ وہی لڑکی ہے۔ان میں سے ایک آدمی نے اپنی بات پر زور دیا۔

چٹاخ۔یہ تمہیں وہ نظر آرہی ہے ہاں۔صارم نے اسے گردن سے دبوچ کے پوچھا۔

یہ تجھے مس شفق نظر آرہی ہاں۔کہاں سے یہ شفق ابراز ہے بتا مجھے کہاں سے یہ شفق ہے بتاااا۔اب وہ اس آدمی کو لاتوں گھونسوں سے ادموا کر چکا تھا۔

بوس لیکن یہی لڑکی پارکنگ میں آئی تھی اور اس کے کپڑے کا کلر بھی تو بلیو ہے۔دوسرے نقاب پوش نے ڈرتے ڈرتے وضاحت دی۔

دفع ہوجاؤمیری نظروں کے سامنے سے اس پہلے کی میں تمہارا قتل کردوں۔وہ چلاّکرفرش پرد ہائیاں دیرہے آدمی کو لات مارتے ہوئے بولا۔دونوآدمی تو سرپرپیر رکھ کروہاں سے بھاگے تھے۔اور صارم اب پورے کمرے کوتہس نہس کررہاتھاکچھ دیرمیں اس نے پورے کمرے کانقشہ بدل کے رکھ دیاتھا۔جبکہ سومیہ ایک کونے میں کھڑی ابھی ابھی رو رہی تھی۔ تبھی اسکی نظرسسکتی ہوئی سومیہ پرپڑی۔

ننن۔۔نہیں۔۔صص۔۔۔صا۔۔رم۔۔ممم۔۔میں۔۔نے کچھ۔۔نہیں کیا۔۔وہ صارم کو خطرناک ارادوں سے اپنے طرف بڑھتادیکھ کرڈر کے پیچھے ہٹتے ہوئےبول رہی اس سے لفظ بھی مشکل سے اداہورہے تھے۔

پھرکس نے کیاسب کچھ سومیہ جی بتائیں ناکس نے کیا۔اب وہ بلکل سومیہ کے قریب پہونچ چکاتھا۔ عجیب ٹھنڈے اندازمیں پوچھ رہاتھا۔
ممم۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں پتا۔۔صارم نے اسکے قریب ہوکردیوارپر ہاتھ جمائے۔

مجھے یعنی صارم شہبازکو مس شفق چاہئے تھی۔میرے پلان میں شفق ابرازکو کڈنیپ کرواناتھا۔میرے بندے مس شفق کو کڈنیپ کرنے گئے تھے۔اور میرے آدمی نےپارکنگ میں بلایابھی مس شفق کو ہی تھا۔وہ

آرام سے انگلیوں پرسب کاونٹ کررہاتھا۔لیکن کمرے میں سومیہ کی اورکھڑکی کے باہرشفق کی جان نکل رہی تھی۔

اب بتائیں سومیہ جی پلان خراب کس نے کیابتائیں بتائیں میں تو صرف آپ سے پوچھ رہاہوں۔بتائیںنن۔ اسنے چلاّتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پررکھے پانی کے جگ کو ہاتھ مارا۔

پپپ۔۔پلززز۔۔صارم میں ۔۔۔۔تت۔۔۔تمہارے۔۔آگے۔ہاتھ۔۔جوڑتی ہوں۔۔۔تت۔۔۔تمہارے۔۔پیر۔۔پکڑتی ہوں۔۔مجھے جانے دو۔سومیہ سچ میں اسکے پیروں میں جھک گئی۔تھی بے شک دنیاں میں عزت خاص کرعورت کے لیئے عزت سے بڑھ کرکچھ نہیں ہوتا۔

نانانا۔۔۔سومیہ جی یہ آپ کیاکررہی ہیں۔۔ایسے ناکریں۔وہ سومیہ کو دونوبازوں سے تھام کرکھڑاکیا۔

اب صارم شہبازاتنا بھی ظالم نہیں ہے کی ایک لڑکی کو اپنے قدموں میں جھکائے۔پھراسکے بازوں پراپنی گرفت مظبوط کرتے ہوئے بولا۔

لیکن اتنااچھا بھی نہیں ہے کی اسکے منصوبے پرپانی پھیرنے والے کو بناسزادئے چھوڑدے۔ساتھ اسنے سومیہ کوبیڈپردھکادیاتھا۔جس سومیہ کی چیخ برآمد ہوئی تھی۔شفق نے مشکل سے اپنے منہ پرہاتھ رکھ کراپنے آپ کوچیخ نے سے روکاتھا۔

ادھر سومیہ بیڈ پر گری تھی ادھر شفق اپنے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہوئی تھی۔ پھر کافی دیر تک سومیہ کی دبی دبی چیخوں کی آواز آتی رہی تھی جو بعد میں سسکیوں میں تبدیل ہو کر کہیں دب گئی تھی۔

نجانے کتنا وقت گزرا تھا جب گاڑی کی آواز پر اسکے مردہ جسم میں حرکت ہوئی تھی۔ کمرے کی لائٹ بند ہو چکی تھی۔ کیونکہ اب کھڑکی سے روشنی نہیں آرہی تھی۔ وہ لوگ وہاں سے جا چکے تھے۔ شفق دیوار کا سہارا لے کر مشکل سے کھڑی ہوتی اپنے فون کو کھڑکی سے اٹھاتی کیسے گھر پہوچی تھی یہ وہ یا اس کا خدا بہتر جانتا تھا۔

پھر تین دن بعد کی میری فلائٹ تھی۔ یہ تین دن مجھ پر بہت بھاری گزرے تھے سب کے سامنے خود کو نارمل رکھنا اس گھٹن زدہ فضاء میں سانس لینا سب ہی بہت مشکل تھا۔ مجھے بزدلوں کی طرح
راہ سے فرار چاہیے تھی۔ جو تین دن بعد آسٹریلیاء پہونچ کر مل گئی تھی۔ وہاں کے ایئرپورٹ پر اتر کر ہی میں نے کھل کر سانس لیا تھا۔ ساتھ گھر کال کر کے اطلاع بھی دی تھی۔ شائد میری قسمت میں سکون کے پل بہت کم لکھے گئے تھے تبھی ایئر پورٹ سے مجھے لینے کے لیئے جو بھیا کے دوست آئے تھے انھوں نے بتایا کی میری یونیورسٹی کی لڑکی کی لاوارث لاش ملی ہے۔ اسکے بعد سے پھر پندرہ دن تک مجھے کوئی ہونش ہی نہیں تھا۔ میری روم میٹس بتا رہی تھیں کے نا مجھے نیند آتی تھی نا میں کچھ بولتی تھی بس کسی غیر مرعی نقطہ پر نظریں گاڑھے رہتی تھی۔ تب میری دونو روم میٹ مجھے لیکر ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں اور وہیں سے میری ڈیپریشن کے میڈیسن شروع ہوئی تھی ڈیڑھ مہینے بعد جب میری حالت پوری طرح سمبھل گئی تب ہی میں نے گھر رابطہ کیا تھا۔ چھ مہینے پہلے ہی میں نے اپنی میڈیسن بند کی تھی۔ لیکن ان دنوں پھر سے پہلے جیسا

نیندانابندہوگیاتھااس لیئے دوبارہ میڈیسن لینی شروع کردی۔شفق اسے سب کچھ بتاکراب بلکل خاموش ہوگئی تھی۔کمرے میں صرف سانس لینے کی آواز آرہی تھی۔

عاقب وہ پہلاانسان تھاجسےاس نےاس خوفناک رات سے لیکر ان تین سالوں کی اذیت کے بارے میں بتایاتھا۔جبکہ عاقب کو سمجھ نہیں آرہاتھاکہ وہ کیا کرے کیا بولے کونسے الفاظ کااستعمال کرکےاسکے زخموں پر مرحم رکھے جسے وہ کریدچکاتھا۔کیانہیں سہاتھااس نےاتنی سی عمر میں ڈیپریشن کاشکارتک ہوچکی تھی وہ وہ دیارغیر میں جہاں ناوہ کسی کو جانتی تھی نا کوئی اسے جانتاتھا۔

آج سے پہلے عاقب نے خودکو اتنابے بس کبھی محسوس نہیں کیاتھا۔کچھ دیرخاموشی سے وہ اسے اپنے بازوپرپشت ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتادیکھتارہاجب وہ اتنی دیرمیں بھی پرسکون نہیں ہوئی توعاقب کاضبط جواب دے گیا۔اسے اپنی طرف موڑتازورسےاپنے اندر بھینچ لیا۔شفق بھی سہاراپاتے ہی بلک بلک کررودی۔اتنے سالوں سے اپنےاندر جمع غبارکوآنسوں کے زریعہ عاقب کے سینے پربہانے لگی۔عاقب کے بھی کچھ آنسوں شفق کے سرکے بالوں میں جذب ہوئے تھےآج وہ رویاتھاجس سے اسے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہورہی تھی۔کیونکہ اسکے سینے سے لگی بلک بلک کررورہی لڑکی میں اسکی جان بستی تھی۔

لو پانی پیو۔کافی دیررونے کے بعدعاقب اسے ساتھ لگائے ہی پانی پلایا۔

اب تمہیں ایک آنسوں نہیں بہانا ہے میری جان۔اب اس صارم شہباز کے رونے کی باری ہے۔میں اسے بتاؤنگا کی عاقب حیدر کی عزت پر نظر ڈالنے کا انجام کیا ہوتا۔عاقب اسکے آنسوں پوچھتا چٹانوں کی سی سخت آواز میں بولا۔

ننن۔۔نہیں۔۔۔آپ کچھ نہیں کریں گے۔شفق نے فوراً اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

کیوں میں کچھ کیوں نہیں کرونگا ہاں۔بلکہ میں اس کاوہ حال کرونگا کی اسکی لاش چیل کوّں کو تک نصیب نہیں ہوگی۔اس نے لہورنگ آنکھوں سے شفق کو دیکھا۔

نہیں!آپ کچھ نہیں کریں گے اسے سزا قانون دیگا۔وہ بھی بہت جلد کیونکہ کیس دوبارہ ناصرف شروع ہو چکا ہے بلکہ کل کی اڑیسٹ وارینٹ بھی نکل چکی ہے۔مجھے صرف اسے سزا نہیں دلانی ہے بلکہ سومیہ کو انصاف دلانا ہے۔اوروہ قانون سے بہتر کوئی نہیں کرسکتا۔پلز آپ اس سب سے باہر رہے ہیں۔شفق اب اس سے الگ ہوتی سختی سے بولی۔

جتنا وہ قانون کا گنہگار ہے اتنا میرا بھی ہے۔تو ایسے کیسے اسے قانون کے ہوالے کردوں ہاں۔عاقب کا بس نہیں چل رہا تھا کی جاکر صارم کو شوٹ کردے۔

آپ کو آپ کی عزت کی پڑی ہے سومیہ کا کیا جو میرے نام کی بھینٹ چڑھ گئی۔شفق اسکی ایک ہی رٹ سن کر زچ ہوئی۔سومیہ کی لاوارث لاش کو انصاف دلانا ہی شفق ابراز کے اس شہر اس ملک میں واپس لوٹنے کا خالص مقصد ہے سو پلز۔

ہمم۔ٹھیک ہے لیکن میں اس پورے کیس میں تمہارے ساتھ رہونگا۔اینڈ میرے ایک دوست کے پاپا ہائی کورٹ کے جج ہیں میں ان سے بھی بات کرتا ہوں۔عاقب کچھ سوچتے ہوئے بولا۔پھر کچھ دیر کے لیئے کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی۔جسے عاقب کی آواز نے توڑا۔

اس شاپر میں تمہارے کپڑے ہیں کل میری جو سمجھ آیا میں نے دکان سے اٹھا لیا تھا۔جاؤ تم فریش ہاتھ لیکر آؤ پھر گھر چلتے ہیں۔عاقب نے اسے شاپر کی طرف اشارہ کیا پھر شفق کے آتے وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تھے۔تین سال بعد آج شفق سہی معنوں میں ریلیکس ہوئی تھی اس لیئے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کرلی۔آج وہ کو خود اکیلا بھی محسوس نہیں کر رہی تھی کیونکہ اسکے پہلو میں بیٹھا شخص اسکے ساتھ تھا۔

ہم یہاں کیوں آئیں ہیں؟گاڑی حیدر مینشن کے آگے رکتا دیکھ کر اس نے حیرانی سے پوچھا۔عاقب ایک لمبی سانس لیتا رخ اسکی طرف کیا۔

میں جوبولوں بیچ میں ٹوکے بغیر سنو۔میں نے دونو فیملیز کوکاٹ چھانٹ کرسب بتادیاجو ان کاجانناضروری تھا صرف وہ ہی بتایاہےاس لیئے ٹینشن نالوکوئی تم سے کچھ نہیں پوچھے گا۔اگرکسی کاکوئی سوال ہوگابھی تو میں جواب دونگا۔عاقب نے اسے دیکھاجو سپاٹ چہرے سےاسے ہی دیکھ رہی تھی بلکہ گھور رہی تھی۔

شفی وہ ہماری فمیلی ہےانہیں جاننے کاحق ہے۔پھرکل سب کو سب پتاچلناہی ہے تمہیں نہیں لگتاکل سب کے سوالوں کاسامناکرنے سےآج ہی سب بتاکران کامورل سپورٹ حاصل کرنازیادہ بہترہے۔اورسب جاننے کے بعدانکل اورپاپا نے مل کریہ حل نکالاہے کی کیس کے ختم ہونےتک تم حیدر مینشن میں ہی رہوگی۔اب تم اندرجاؤمیں شام تک میرے دوست کےپاپاسے ملکرآتاہوں بائے۔شفق بھی بناکسی بحث میں پڑے گاڑی سے اترکراندرچلی گئی۔کیونکہ عاقب صاحب کو جو کرناتھاوہ تو وہ کرہی چکے تھے۔اب بحث کا کیا فائدہ۔

بیٹاآپ نے کیوں تکلیف کی ملازمہ سے کہدیتی وہ بنادیتی سب کے لیئے کافی۔ڈنرکے بعدشفق سب کے لیئے کافی بناکرلائی تھی۔

آنٹی بس کچن کی طرف گئی تھی توبنادیا۔اورآپ لوگ اس طرح وی آئ پی پروٹوکول دے کرسب کے درمیان میری پوزیشن اوکورڈکررہی ہیں۔شفق منہ پھلاکربولی جب سے وہ آئی تھی ہرکوئی اس کے ساتھ اسے ہی بھیوکررہاتھا۔

بہت اچھاسوچامیں تو کہتاہوں کچن میں جاکرکچھ نا کچھ بناکاتم ہروقت سوچتی رہوتاکہ ہم غریبوں کابھلاہوتارہے۔راعب فوراًاپناکپ سمبھالتے ہوئے بولا۔

ندیدے رہناتم بس۔

لو جو بول کون رہاہے دیکھوزرا راغب حیدرجو خودچوبیس گھنٹوں میں سے اٹھائیس گھنٹے کچن میں پائے جاتے ہیں۔راعب کافی کی چسکیاں لیتاہوابولا۔

افففف ان بچوں میں بیٹھوتوبندہ کام کی بات بھی بھول جاتاہے۔عاقب کی ماماسرپرہاتھ مارکے بولیں۔

دیکھیں ہماراکمال لیکن کسی کو قدرہی نہیں ہے۔راحب افسوس سے بولا۔

شفی بیٹاالینہ کے کمرے کو میں نے آپ کے لیئے سیٹ کروا دیاہے۔وہاں آپ کی ضرورت کو ساری چیزیں موجود ہے اگرکسی چیزضرورت ہوتوکسی کو بھی بتادیناٹھیک ہے۔

جی آنٹی۔شفق مسکراکربولی۔

ماماآپ کی لاڈلی کاایک عددشوہربھی پائے جاتے ہیں جن کی انہیں ضرورت پڑسکتی ہے تو کیاخیال ہے انہیں بھی کہیں کمرے میں ارجیسٹ کردیں۔عاقب جو شام سے شفق کاخوداگنورکرنانوٹ کررہاتھاآخراپناحصہ ڈال ہی دیا۔شفق تو مانوشرم سے پانی پانی ہوگئی عاقب کی اس قدر بے باکی پر۔

بدماش ناستاؤمیری بچی کو۔راحب کی ماماشفق کاسرخ چہرہ دیکھ کرعاقب سے بولیں جو خودبڑی دلچسی سے اس کےتاثرات نوٹ کررہاتھا۔

چاچی مجھ معصوم نےکہاں کچھ کہاہےآپ کی بچی کو میں تو بس اتناکہرہاہوں کے جب اپنی بچی کی رخصتی کرواہو چکی ہیں تو طریقہ سے کریں۔سامان کے ساتھ میری امانت بھی میرے کمرے میں شفٹ کردیں۔عاقب نے پھر ایک پھلجھڑی چھوڑی۔شفق کا من کیاکی اسکے منہ پر پلاسٹرلگادے جسے نااپنے سے چھوٹوں موجود ہونے سے فرق پڑرہاتھانابڑوں کے۔

شیطان آج بچی خاموش ہے توتم اسکافائدہ اٹھارہے ہو۔

فائدہ میری خاموشی کااٹھایاجارہاہےوہ بھی تین سال سے۔اور ویسے بھی ماماآپ کی بچی خاموش رہتی نہیں کروادیتی ہے لوگوں کو ابھی بھی دیکھیں کتنے پیارسے دیکھ رہی ہے۔عاقب شفق کی گھوریوں کی طرف سب کو متوجہ کرناچاہا۔

اچھا اب اسے اور پریشان نا کرو۔اور بیٹااگر تھک گئی ہیں توسوجائیں جلدی جاکر بھئی ہم تو چلے۔راحب کی مامااورعاقب کی ماماکے س وہاں سے چلی گئیں۔اب صرف ینگ پارٹی وہاں بیٹھی تھی۔

بھائی آپ کو نہیں لگتالوگوں کی ایسی جولی حرکات کرنے کے لیئےپینتیس سال عمر کافی زیادہ ہے۔شفق نے بھی اب حساب برابرکرناچاہا۔

دیکھوں ثاقب کہدولوگوں سےکی پرسنل پروارناکرے۔بلکہ میں نے جس مدع پربات کی ہے اگرہمت ہے تواس پربحث کرے۔اوراگرمیری عمر کی لوگوں کو اتنی ہی فکرہورہی ہے تو لوگوں کو بتاؤ کے دادو کےاکورڈنگ میرے ابھی تک کم از کم دو بچے ہونے چاہیئے تھےاور یہاں منکوحہ ہی ہاتھ نہیں آرہی۔عاقب نے منہ ٹیڑھاکرکے کہا۔کوئی پیغامات تب پہونچاتاجب انہیں ہنسنے سے فرصت ہو۔البتہ شفق کادل کیاکی کاش اسکے پاس پلاسٹرہوتا۔

بھائی آپ بھی ان سےکہدیں لوگوں کو ان سے بحث کرنے میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے سو فری میں منہ نالگیں۔شفق بھی دوسری طرف منہ موڑتے ہوئے بولی۔

بہن کے بھائی تم بھی لوگوں کوبتادو لگناتو میں نےاسی منہ ہے۔چاہےجو ہوجائے۔عاقب بھی ڈھیٹ پن سے بولا۔

ویسے آپ لوگوں کو نہیں لگتا آپ دونو ہمیں مفت میں بیچ میں لا رہے ہیں۔ثاقب نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

بیچ میں لانا کون کافر چاہتا ہے۔لیکن یہ ظالم سماج ہے کی خود ہی آجاتے ہیں۔عاقب بڑبڑایا۔

بھائی اب مجھے بھی لگتا ہے کی آپ کافی جولی ہوگئے ہیں۔ثاقب نے اسکی بڑبڑاہٹ سن کر اپنے خیال کا اظہار کیا۔

اس میں بھی میری غلطی نہیں ہے۔اب لوگوں کو معصوم شریف سنجیدہ سا عاقب حیدر برداشت نہیں ہو رہا تو میں کیا کرسکتا ہوں سوائے اپنا فلیور بدلنے کے۔کیوں مسز سہی کہا نا؟عاقب نے ایک آنکھ دبا کر اسے پہلے سے گھور رہی شفق کو اور تپایا۔

میری غلطی یہ ہے کی میں یہاں بیٹھی ہوں میں جا رہی ہوں۔شفق پیر پٹکتے ہوئے وہاں سے جانے لگی۔

ارے ارے کہاں جا رہی ہیں۔جانِ عاقب محفل کے رنگ لوٹ کر۔عاقب اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا آنکھوں میں ہنوز شرارت تیر رہی تھی۔

بھائی میں بتا رہی ہوں میں نے ان کا سر پھاڑ دینا ہے۔مجھے یہاں انا ہی نہیں چاہئے تھا۔شفق روہانسی ہوئی اتنے لوگوں کی موجودگی میں عاقب کی اس قدر بے باکی پر۔

شفی تم جاؤ۔ بھائی کیوں پریشان کررہے ہیں یار بچی کو۔ثاقب شفق کو بھیج کر خود عاقب کو لیکر واپس صوفے پر بیٹھا۔

ایک تو تم لوگ اسے بچی ناکہو اس لیئے وہ مجھے عمر کا طعنہ دے گئی ہے۔اور ویسے بھی میں بچی کو نہیں بچی مجھے
پریشان کررہی ہے وہ تین سال سے۔عاقب مصنوع رعاب سے بولا۔

بھائی آپ کو لگتاہے کی ایسے ہم شفی کو ان سوچوں سے باہر نکال پائنگے۔ثاقب نے اب سنجیدگی سے پوچھا۔

اتنے لوگوں میں ہم اسے اتنا موقع ہی نہیں دینگے کی وہ ماضی میں جاکر خود کو ہلقان کرے۔عاقب بولتاہواوہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔کیونکہ اب اس کا وہاں کام ہوچکاتھا۔

عاقب اپنے کمرے میں آکر فریش ہوکر جیسے ہی کھڑکی بندکرنے بڑھااسے گارڈن میں کوئی بیٹھانظرآیا۔بس ایک منٹ میں وہ پہچان گیاکی وہ کون ہے۔کھڑکی کھلی چھوڑ کر ہی وہ دروازہ کی طرف بڑھاتھا۔

تم یہاں کیاکررہی ہو؟

کلک۔۔کچھ نہیں بس ٹھنڈی ہوالینے آئی تھی۔شفق اچانک اپنے خیالوں سے نکلنے پر گڑبڑا گئی تھی۔عاقب اسے پھراداس اور سنجیدہ دیکھ بینچ پراسے پاس ہی بیٹھ گیا۔

نیند نہیں آرہی؟کل کی کانفرینس کی وجہ سے پریشان ہو۔

آپ کوکیسے پتا چلا۔شفق نے حیرانی سے پوچھا۔عاقب اسکو جواب دئے بغیراسکے قریب ہوکراپنے بازو پھیلائے۔

زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ جانتے ہیں کی ہمارے بیچ ایسا کچھ نہیں۔کل میں ہونش میں نہیں تھی وہ الگ بات ہے۔شفق فوراًاسکا حصارتوڑکرالگ ہوئی۔عاقب نے صرف ایک سردسانس خارج کی پھراسکے سامنے کھڑاہوگیا جوپھر سے جنگلی بلی بنی ہوئی تھی۔وہی سنجیگی وہی بے نیازی وہی سرداندازـ

ہروقت جنگلی بلی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔کیاجب تک یہ کیس چل رہاہے ہم اپنے درمیان کی تلخیوں کو اگنورنہیں کرسکتے۔عاقب اسے زبردستی اپنے ساتھ دوبارہ بینچ پربیٹھاتے ہوئے بولا۔

نہیں!اگرصارم شہباز نے میرے وجودکوبیکھیرا ہے توتوڑاتو عاقب حیدرنے بھی ہے۔شفق اسکاہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی جسے عاقب نے دوبارہ جمادیا۔پھراسکے سرکو بھی اپنے کاندھے پر رکھاتے ہوئے بولا۔

بس آنکھیں بندکرواورڈیپ بریتھ لوانشااللہ کل کی کانفرنس میں تم بہت اچھاپرفارم کرو گی میں بھی وہیں رہونگاتمہارے بلکل پہلو میں کھڑا۔شفق کے دل میں کیاسمائی کے وہ بھی خاموشی سے آنکھیں بندکرگئی۔کیونکہ اسے بھی ابھی سکون چاہیئے جوعاقب کے کاندھے پرسررکھنے سے مل رہاتھا۔عاقب نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کردی تھی۔کچھ دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اترچکی تھی۔

میری جنگلی بلی۔عاقب اسے گود میں اٹھاتااسےپیشانی پرلب رکھتے ہوئے بڑبڑایا۔

عاقب شفق کو اٹھائیےاسکے زیراستعمال کمرے کی طرف بڑھ گیاتھا۔کمرے کے باہرک کرپیرکی مددسے احتیاط سے بناآوازپیدا کیئے دروازہ کھولا۔پھراسے لیکربیڈ کی طرف بڑھ گیا۔بیڈپر ایک پیرکو موڑکررکھتے ہوئےکسی کانچ کی گڑیاءکی طرح اسے لٹایاتھا۔لیکن اسکے گردن کے نیچے موجودہاتھ نرم تکیہ میں وہیں دب گیاتھا۔نکالنے کوشش کرنے پرشفق میڈم مذاہمت کے تورپر تھوڑاکسمسائی تھی۔پھرعاقب ہتھیلی کو اپنے دونوہاتھوں میں دبوچ کر پھر سے نیندکی وادیوں میں اترگئی۔

یہ سہی ہے جناب جاگتے پرتو ایک نظرتک نہیں ڈالاجاتاملکہ عالیہ سے اورنیندمیں عنایتیں کرکے مجھ معصوم کی پریشانی بڑھارہی ہیں۔عاقب اسکی معصوم شکل دیکھتابڑبڑاتے ہوئے ہاتھ نکالنے کاارادہ ترک کرتے ہوئے اسکی پیشانی پرلب رکھتابیڈکراؤن سے ٹیک لگاکرآنکھیں بندکرگیا۔کچھ تھکن کاکمال تھاکچھ شفق کی قربت کاکے جلدہی نینداس پرمہربان ہوگئی۔

ہاتھ میں درد کی وجہ سے صبح عاقب کی آنکھ کھلی تھی۔اسکا ہاتھ ابھی بھی شفق کے سر کے نیچے ہی تھا جو رات بھر ایک ہی پوزیشن میں رہنے کی وجہ سے اکڑ گیا تھا۔اس نے احتیاط ہاتھ نکالنا چاہا کی شفق کی آنکھ کھل گئی۔وہ اپنی آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی پھر حواس بحال ہوتے ہی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

چیخ نا مارنا۔عاقب اسکا کھلتا منہ دیکھ کر پہلے ہی خبردار کیا۔پھر اپنا ہاتھ جھٹکنے لگا۔

لیکن۔لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟شفق نے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے پوچھا۔

تارے گن رہا تھا تمہارے روم کی کھڑکی سے اچھے سے نظر آتا ہے آسمان۔وہ دراصل تم رات میں آدھے ہی گن کر سو گئی تھی نا تو میں نے سوچا کیوں نا میں پورا کر دوں۔عاقب ہاتھ دائیں بائیں ہلاتا مکمل سنجیدگی سے بولا۔

آپ کو مجھے جگا دینا چاہیے تھا نا۔شفق اسے بار بار ہاتھ جھٹکتا دیکھ کر شرمندہ ہوئی۔

معصوم بچوں کی طرح گہری نیند میں سو رہی تھی تم کیسے جگا دیتا۔عاقب اپنی نرم گرم نظروں سے اسے پگھلاتے ہوئے جذبات سے چور لہجے میں بولا۔

اچھا اب آپ جائیں اس سے پہلے کوئی آپ کو دیکھے۔شفق کو اچانک خیال آیا کی عاقب اسکے روم میں ہے۔

دیکھنے دو ڈرتا تھوڑی ہوں میں۔عاقب دوبارہ بیڈ پر ریلکس ہو کر بیٹھ گیا۔

واٹ! آپ نہیں ڈرتے ہونگے لیکن میں ڈرتی ہوں کسی نے آپ کو اس کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔شفق پریشانی سے بولی۔ کل کی بات الگ تھی لیکن آج تو وہ حیدر مینشن میں تھے۔عاقب ایک جھٹکے سے اسے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور دوسرے ہی لمحے شفق کو کھینچ کر اپنے بازوں کی گرفت لیا۔پھر اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے محبت سے گندے لہجے میں گویا ہوا۔

اپر کا چامبر خالی ہے جو ڈر رہی ہو شوہر ہوں میں آپ کا۔اور رہی بات کسی کے دیکھنے کے بعد کیا ہونے کی تو۔اگر کزن پلٹن میں سے کسی نے دیکھا تو مطلب ہم دونوں کی خیر نہیں اور اگر بڑوں میں سے کسی نے دیکھا تو۔عاقب نے سسپینس پیدا کرنا چاہا۔

تو؟شفق اسکی قربت بھلائے سوال کیا۔عاقب اسکی بات پر اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا سنجیدگی سے بولا۔

تو ہم ناشتہ کے بعد میٹنگ کے بجائے شوپینگ پر جا رہے ہونگے اور لنچ کے بعد کانفرینس کے بجائے میں تمہیں بیوٹی پارلر ڈراپ کر رہا ہونگا۔اور رات میں ہمارے ولیمہ کے فنکشن کے بعد تم خود ہی میرے کمرے میں شفٹ کردی جاؤگی۔اور۔

بسسس! شفق اسکا حصار توڑتی سرخ چہرا لیئے اسے دور ہوئی۔ جبکہ عاقب ہنس ہنس کے لال ہو رہا تھا۔

افففف میں نے سوچ بھی کیسے لیا کی آپ سیدھی بات کریں گے۔ اب جائیں یہاں سے۔ شفق اپنے آپ پرماتم کرتی دروازہ کی طرف اشارہ کیا۔

یقین مانیں جانِ عاقب جس دن سیدھے بات کرنا شروع کردیا ناسب سے زیادہ پروبلم آپ ہی کو ہونی ہے۔

کیا مطلب؟ شفق نے الجھ کے پوچھا۔

کچھ مطلب الگ طریقوں سے سمجھائے جاتے ہیں اگر میں نے ان پر عمل کیا تو آپ نے جنگلی بلی والے روپ میں آجانا ہے اس لیئے۔

تیار ہو کر ناشتہ پر آجائیں۔ دس بجے ہماری وکیل صاحب اور
اے۔ یس۔ پی کامران کے ساتھ میٹنگ ہے اور لنچ کے بعد کانفرینس۔ سوگیٹ ریڈی۔ عاقب اسکا گال تھپتھپاتا ہوا دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔ شفق ابھی مڑنے ہی والی تھی کے عاقب دوبارہ اسے اپنی طرف گھماتا شفق کی ہونٹوں پر جھکا۔ پھر اسے چھوڑتے ہوئے دروازہ کی طرف دوڑ لگادی۔

وہ کیا ہے نا مجھے صبح صبح بیڈٹی کی عادت ہے آج نہیں ملی تو شہد سہی لیکن یقین مانو میرا دن بن گیا۔ عاقب ایک آنکھ دباتا دروازہ سے غائب ہوا۔ جبکہ شفق وہیں بت بنی کھڑی تھی۔

یہ ایک بڑے سے حال کا منظر تھا جہاں چاروں طرف ایلکٹرانک اور پرنٹ میڈیاء کے لوگ جمع تھے۔ عاقب نے سڑک کے بجائے پریس کانفرنس کے لیئے ایک فنکشن حال بک کیا تھا۔ جس کا لائوٹیلیکاسٹ دکھایا جا رہا تھا۔ وہ سب چھوٹے سے سٹیج نما جگہ پر کھڑے تھے۔

سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہونگی کہ آپ لوگ یہاں ہمارے بولانے پر آئے ہیں۔ شفق میڈیا کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔ وہ کتنی ہمت جمع کر کے یہاں سب کے سامنے کھڑی تھی یہ وہی جانتی تھی۔ اسکے بلکل سائیڈ پر عاقب کھڑا تھا۔ جبکہ وکیل صاحب اور پولیس کے کچھ نمائندے تھوڑے پیچھے کھڑے تھے۔

ہمارا آپ لوگوں کو تکلیف دینے کا مقصد صرف اپنی بات کہنی ہے۔ اور یہ بات ہم پہلے ہی آپ پر واضح کر چکے ہیں کی ہم آپ کے سوال کا کوئی جواب نہیں دینگے۔ میرا خیال ہے کی آپ لوگ تعاون کریں گے۔ شفق کچھ دیر کو رک کر پھر سے گہرے سانس لینے لگی تھی عاقب نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ جیسے بولنے کا حوصلہ دے رہا ہو۔

میں شفق ابراز۔۔۔میں نے سومیہ مڈر اینڈ ریپ کیس دوبارہ سٹارٹ کیا ہے۔کیونکہ یہ کیس اب میں لڑونگی اپنے وکیل کے ساتھ۔شفق نے بہت بڑا دھماکا کیا تھا۔سارے میڈیاء کے نمائندوں میں حلچل سی پیدا ہوگئی تھی۔لائو ٹیلیکاسٹ ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے لوگ بھی سبھی ہرکت میں آگئے تھے۔

میڈم لیکن آپ ہیں کون؟

آپ ایسا کیوں کرنا چاہتی ہے؟

میڈم کیاآپ انکی کوئی رشتہ دار ہیں؟

میڈم کیاآپ کو کوئی ثبوت ہاتھ لگا ہے؟

سب نے مل کرسوالوں کی بوچھاڑکردی تھی۔سب کے اتنے سوال دیکھ کرشفق زور سے عاقب کاہاتھ دباتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی چہرے پر خوف کے سایہ لہرانے لگے۔عاقب جو ایک گھنٹہ ریسٹ روم میں بیٹھ کراسے پرسکون کرتا سمجھاتا رہا تھا سب ملیامیٹ ہوگیا تھا۔عاقب نے اسکے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے وکیل صاحب کو اشارہ کیا۔

دیکھیں آپ لوگ انہیں بولنے دیں۔ہم آپ لوگوں کو پہلے ہی بتا چکے ہیں کی ہم آپ لوگوں کو کچھ معلومات ہی فراہم کریں گے کیونکہ ہمارا یہاں آپ کو بلانے کا اصل مقصد یہ اناؤنسمینٹ ہے۔۔ناکہ اینٹرویو دینے۔سو پلز کوپریٹ کریں۔

مس ابراز پلیز۔بی کام۔آپ کرسکتی ہیں۔وکیل صاحب اسکی طرف اتے دھیمی آواز میں بولے۔شفق نے صرف اسباب میں گردن ہلایاپھردو قدم آگے ہوئی۔

میں شفق ابرازاس کیس کی چشمدید گواہ ہوں۔چوبیس مئی کی رات ساڑھے دس بجے سومیہ میری آنکھوں کے سامنے یونی پارکنگ سے کیڈنیپ ہوئی تھی۔پھراسے نئی آبادی میں لیجایاگیاتھا۔اور باقی کی جرائم وہیں سر انجام پائے تھے۔اسکے بعد میں ملک سے باہرچلی گئی تھی۔اب آپ کاسوال ہوگاکی میں اتنے سال کہاں تھی۔اور اب کیوں تو۔میں اتنابڑاقصہ یہاں کھڑے ہوکرنہیں سناسکتی اور ناہی میری ہسٹری اتنی امپورٹنٹ ہے یہاں پر۔شفق خود اعتمادی سے بولی۔اسکاہاتھ ابھی بھی عاقب کے ہاتھ میں تھاجسے وہ مسلسل سہلائے جارہاتھا۔

یہاں پر کچھ امپورٹنٹ ہے تو وہ ہے سومیہ وہ لڑکی جواس سٹیٹ کی سیکنڈٹوپر تھی ملک کاخوبصورت مستقبل تھی۔لیکن شرمندگی کی بات تو یہ ہے جس رات اسے اسکی کامیابی کاعزازملااسی رات اسکی عزت پامال کی گئی۔اور تین دن بعداسکی لاوارث لاش اسی میڈل کے ساتھ سڑک کنارے ابترحالت میں پائی گئی کیاہم لوگوں کے لیئے ڈوب مرنے کی بات نہیں ہے۔شفق کی بات پر ہرسننے والے کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔

ہم یہاں آپ لوگوں سے اپیل کرنے ریکویسٹ کرنے بلکل نہیں آئے ہیں۔نا ہی ہم یہ کہرہے ہیں کےآپ ریالی نکالیں سٹیٹس لگایں دھرنادیں۔کیونکہ یہ ہرکیس میں یہی ہوتاہے اورپندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینےتک یہ سب چلتاہے اسکے بعدآپ تو خاموش ہوجاتے ہیں۔

لیکن اس ماں کی سسکیوں کاکیاجو اپنی بیٹی کے انصاف نا ملنے پرراتوں کی خاموشی کی چیرتی ہے۔اس باپ کے کاندھے سےاٹھتی دردکی اس ٹیس کا کیاجس نے اپنی گڑیاء کاجنازہ انہیں کاندھوں پر اٹھایاجس پروہ بچپن میں اسےاٹھاکرکھیلایاکرتاتھا۔اس بھائی کاکیاجس نےاپنے بہن کے ڈولی اٹھانے کے ارمان کوخون کے آنسوں کے ساتھ اسکے جنازہ پر پوراکیا۔میری سمجھ نہیں آرہامیں کس کس کادرد دکھ آپ لوگوں کےآگے بیاں کروں۔شفق کے گلارندھ گیاتھالیکن اس نے ہار نہیں مانی۔دیکھنے والوں سے لے کرکئی رپوٹرس تک کےآنکھوں کر
کونے بھیگ چکے تھے۔عاقب نےاب اسے ہاتھ کے بجائےکندھوں سے تھام رکھاتھا۔

میں آپ مردوں سے سوال کرتی ہوں۔اب وہ اپنےآنسوں صاف کرتی دوبارہ آگے ہوئے تھی۔اس کے اندرکی وہ شفق جاگ چکی تھی۔جو جب بولنے پرآتی تو لوگ سانس تک لینابھول جاتے تھے۔

آپ کو اس دنیاں میں لاکراس کی رنگینیوں سے آشناکرانے والی ماں کون ہےایک عورت۔آپ کو سپرمین کہکر خود میں خاص ہونے کااحساس دلانے والی بیٹی کون ہےایک عورت۔آپ کو اپنامحافظ لقب دےکرانوکھے احساس سے دوچارکرانے والی بہن کون ہے ایک عورت۔آپ کے ہرقدم پر ساتھ دینے والی

ہر دکھ سکھ میں آپ کو میں ہوں نا کہنے والی بیوی کون ہے ایک عورت۔مگر افسوس اس دنیاں کو آباد کرنے والی عورت ہی آج غیر محفوظ ہے۔اور اسکی حد تو یہ ہے کی ہماری اس خوبصورت دنیاں میں آٹھ مہینے کی معصوم جان تک ان درندوں کی درندگی سے محفوظ نہیں ہے۔

اب ایک بار آپ لوگ اپنے گریبان میں جھانک کر مجھے بتائیں کیا آپ لوگ ایک بیٹا باپ بھائی شوہر ہونے کا فرض پورا کر پا رہے ہیں۔کیا صرف آپ کی خون کے رشتہ میں آنے والی عورتیں ہی آپ کی زمداری ہے؟۔کیا انہیں کی حفاظت اپکا فرض ہے؟شفق نے سب پر ایک نظر ڈالی جہاں سب کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

اگر آپ لوگوں کا جواب ہاں ہے تو اپنا سر اٹھایں اور اپنی ماں بہن بیٹی بیوی کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہیں کی ہاں صرف آپ کی خونی رشتہ میں آنے والی عورتیں ہی آپ کی زمداری ہے انہیں کی حفاظت آپ پر فرض ہے۔تو یقین مانیں میں شفق ابراز آپ سے وعدہ کرتی ہوں کی اپنی آخری سانس تک اکیلی کیس لڑتی رہونگی دوبارہ آپ لوگوں سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔

لیکن اگر آپ ہر بہو بیٹی کی حفاظت کو اپنا فرض مانتے ہیں تو میرے ساتھ اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک آپ کی بہن آپ کی بیٹی سومیہ کو انصاف نہیں مل جاتا کیونکہ اس بار ہمیں کورٹ سے تاریخ کے بعد تاریخ نہیں چاہیئے بلکہ انصاف چاہیئے وہ بھی ایک ہفتہ کے اندر۔کیا آپ میرے ساتھ کھڑے رہنے کے لیئے تیار ہیں۔شفق نے جوش سے چلّا کے پوچھا۔جواب اس سے زیادہ پر جوشی سے آیا تھا۔

میم لیکن مجرم کون ہے؟یہ صرف ہم نہیں پوری دنیاں جاننا چاہتی ہے۔ایک رپوٹر نے پوچھا۔

صارم شہباز خان شہباز انڈسٹریز کے ایک لوتے وارث۔شفق نے نفرت سے نام لیا۔کچھ دیر وکیل صاحب سے بات کرنے کے کے بعدوہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے۔کچھ دیر میں یہ نیوز جنگل میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔ہزاروں کی تعدا میں لوگوں نے خان ویلا کا گھیراؤ کرلیا تھا۔اورسب کا مطالبہ یہی تھا کی صارم کو انکے حوالے کیا جائے۔لیکن پولیس کے اسپیشیل فورس کی مدد سے پولیس اسے وہاں سے لے کر نکلنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

حیدر مینشن کے سبھی افراد ڈنر کے بعد بڑے سے حال میں لگے LED پر نیوز دیکھ رہے تھے کچھ دیر پہلے ہی شفق کی فیملی وہاں سے رخصت ہوئی تھی۔۔جہاں ہر چینل پر سومیہ کیس اور شفق کی سچ کا ہی دھوم تھا۔ہر چینل کے ریپوٹر آج تک کی نئی خبر کہتے وہی خبر سنا رھے تھے کوئی عوام پھیلی غم و غصہ کے بارے میں بتا رہا تھا توکوئی شہباز انڈسریس کی دھجیاں اڑا رہا تھا

اوراس سب میں سب سے زیادہ ذکر شفق کا ہی ہو رہا تھا۔سبھی شفق کی تعریف کرتے نہیں تھک رہے تھے۔جبکہ شفق ایک کونے میں گم سم بیٹھی تھی۔جب سے وہ لوگ کانفرینس سے نکلے تھے شفق ایسے ہی خاموش اورگم سم تھی۔

وہ کچھ دیروہیں بیٹھی رہی۔پھرآرام کا بہانہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔کچھ دیربعد ہی سب نے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئےآج گھرمیں عجیب سوگوریت کا ماحول تھا سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔عاقب ایک نظرشفق کے روم کے بندروازہ پرڈالتادادوکے روم کی طرف بڑھ گیا۔

اسلام علیکم دادو۔عاقب دادوکے بیڈپربیٹھتے ہوئےان کے سرکابوسہ لیا۔بدلہ میں دادونے بھی اسکی پیشانی چومی جس پرپریشانی کےان گنت لکیریں تھی۔

کیاہوابچے پریشان ہو؟

نہیں دادوایسی کوئی بات نہیں۔عاقب اپنے گردن پرہاتھ پھیرتے ہوئےبولا۔اسے سمجھ نہیں آرہاتھاکےدادوسےبات کیسے کرے۔

کیس کی وجہ سے پریشان ہو؟دیکھوبچےاگرتم ہی ایسے پریشان ہوجاؤگے تو شفی کو کون سمبھالے گا۔دیکھاناآج وہ کتنی گم سم تھی۔دادو عاقب وہی ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔

میں کیس کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں دادوبلکہ شفی کو لیکرپریشان ہوں۔اس لیئےآپ سے اجازت لینےآیاہوں۔بے چینی اسکے ہرہرانداز سے جھلک رہی تھی۔

کیسی اجازت بچے؟

دادو آپ جانتی ہیں نادو دن بعد کی فرسٹ ہیرنگ کی ڈیٹ اناؤنس ہوئی ہے۔

یہ تو اچھی بات ہے نابیٹا کی کیس پر جلد کاروائی ہورہی ہے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔دادو نے الجھ کے پوچھا۔

ہاں دادو میں بھی وہی کہہ رہا ہوں۔عاقب ہاتھ مسلتے ہوئے بولا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کی اپنا مدعا کیسے بیاں کرے۔

پھر؟

الینہ اورالفشہ اپنے بچوں کے ساتھ بزی ہے۔زوفی اورالمزہ تو نیند کی دیوانی ہے ابھی تک سوچکی ہونگی۔اور۔

بس کرجاؤعاقب۔دادو اسکی بات کاٹ کرجھلاکر بولیں۔

اب وہ بات کرو جو تم کرنے آئے تھے جلدی۔دادو اسکی تمہید باندھنے سے تنگ آکر درشتگی سے اسے مدع پرآنے کوکہا۔

دادو اج شفی بہت پریشان ہے کچھ دوبارہ سومیہ کے کیس پر چل رہی ڈسکیشن کی وجہ سے کچھ دو دن بعد ہورہی کیس کی سنوائی کی وجہ سے دادو ہم سب جانتے ہیں وہ بہت بہادر ہے۔لیکن دادو ہے تو ایک لڑکی ہی نا۔یہ سب بہت مشکل ہے اسکے لیئے۔اس لیئے میں۔عاقب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

اس لیئے ؟

دادو اگرآ۔۔آپ کی ۔پرمیشن ہوتو میں شفی کے کمرے۔۔۔میں سٹے۔۔کرلوں۔۔صرف ۔۔۔۔صرف شفی کاخیال رکھنے کے لیئے دادواگروہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تو پھرآگے بہت پروبلم ہوسکتی ہے۔آپ سمجھ رہی ہے نا۔عاقب نے اپنی بات مکمل کرکے کے دادو کی طرف دیکھا۔

ہاں۔دادو نے اسباب میں سرہلایا۔

دادو سچ میں میں صرف اسی لیئے۔

عاقب تمہیں اتنی صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے بیوی ہے وہ تمہاری اسکا خیال رکھنا تم پرفرض ہے۔اور مجھے خوشی ہے کی تم شفی کی اتنی پرواہ کرتے ہو۔اب جاؤ۔دادو نے مسکراکردروازہ کی طرف اشارہ کیا۔

سچی دادو۔ عاقب نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

جاؤ بچے۔ ساتھ لائٹ بند کرتے ہوئے جانا۔

جی جی۔ عاقب فوراًلائٹ بند کرتا کمرے سے نکل گیا مبادہ دادو روک ہی نا لے ایک تو پہلے وہ شفق کو پریشان دیکھ پریشان تھا اس لییۓ اسکے پاس جانے میں اور دیر نہیں کرسکتا تھا۔

افففف دادو نے تو آسانی سے اجازت دے دی اب اس جنگلی بلی کو کیسے سمجھاونگا۔ وہ شفق کے روم کے باہر کھڑا بڑبڑایا۔

پانچ منٹ ہوچکے تھے عاقب کو اپنی چھوٹی آفت جو اب جنگلی بلی کے تازہ ترین نام سے جانی جاتی تھی اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہوئے لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کی اندر کیسے جائے کیونکہ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ اگر اس نے اسے دیکھ کر چیخ ماردی تو بیچارہ کہیں کا نہیں رہے گا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد عاقب نے سرد سانس فضاء میں خارج کرتا گویا مرو کے میشن پر نکل پڑا۔ آہستہ سے دروازہ کھول کر محتاط انداز میں دبے قدموں اندرداخل ہوا تھا۔ جہاں خالی کمرے نے عاقب کو ویلکم کیا تھا۔ البتہ ڈریسنگ روم سے ہیرڈرایر کی آواز آرہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کی وہ ابھی باتھ لیکر آئی ہے اور اب بال سکھارہی ہے۔ عاقب سر اپر کر کے خدا شکرادا کرتا صوفے پر بیٹھ کر فون نکال لیا۔

شفق سومیہ کے کیس پر چل رہے چرچے کو لیکر بہت زیادہ ڈپریسڈ تھی پھر سے وہی باتیں دہرائی جارہی تھی۔لوگوں کے ہزاروں منہ اورہزاروں باتیں تھی۔اب شفق حقیقت کیا تھی اورکیسی تھی وہ کس کس کو بتاکرمنہ بند کرتی۔اپر سے کیس کی سنوائی کی تاریخ نے اسے مزیدپریشان کردیاتھا۔میڈیاکے لوگوں کو سوال پوچھنے اورگہرائی تک جانے سے تو انہوں نے روک دیالیکن عدالت اور وکیل کو کون کچھ کہہ سکتاتھا۔سب سے بڑی پروبلم تھاوہ ویڈیوجس کے بارے میں سوچ کرہی اسکادم گھوٹتاتھا۔ان ہی پریشانیوں اور سوچوں میں گھری وہ ماما لوگوں سے بھی سرسری سالمی تھی اور جب گھٹن بڑھنے لگی تو کمرے میں آگئی تھی۔اکرکچھ دیرماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ بیٹھی رہی پھرخود کو کچھ پرسکون کرنے کے غرض سے باتھ لینے چلی گئی۔

آپ۔۔۔آپ یہاں کیسے آئے۔شفق جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہرآئی عاقب کو دیکھ کراپنی جگہ پرساکت ہوئی۔

دروازہ سے آیا۔کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ بہت سارا جیناہے کھڑکی سے اکرمرناتھوڑی ناتھا۔وہ فون سے نظر ہٹائے بغیربولا۔

افففف آج کل یہ آدمی ایک پل کے لیئے مجھے اکیلا نہیں چھوڑسکتا۔شفق بڑبڑائی۔ان تین دنوں سے عاقب اسکی پرچھائی ہی بن گیا تھا۔ہروقت ہر پل ہر جگہ سایہ کی طرح اسکے ساتھ رہتا جیسے اسکے لیئے بس یہی ایک کام رہ گیاہو۔

کچھ کہا؟عاقب فون سے نظرہٹاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں !پوچھنا یہ تھاکی آپ رات کے گیارہ بجے میرے کمرے میں کس خوشی میں تشریف فرما ہیں؟شفق نے بلکل اسکے آگے کھڑے ہوکر سنجیدگی سے پوچھا۔

سونے کے لیئے۔جواب کافی عام اندازمیں آیاتھا۔

واٹ۔شفق کو تو گویاکرنٹ ہی لگ گیا۔اس نے بے یقینی سے عاقب کو دیکھاکی شاۓاسکے سننے میں غلطی ہوگئی ہو۔لیکن ادھرکی سنجیدگی بتارہی تھی کے یہ سچ ہے۔

اااآپ !شفق کے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیاکیاکہے۔

ہاں ہاں۔اب تم کہوگی کسی نے دیکھ لیاتو کوئی جان گیاتولوگ کیاکہنگے لوگ کیا سمجھنگے۔تو میں تمہیں پہلے ہی بتادوں میں دادو کی اجازت لے کرآیاہوں اوردادو نے خودکہاہے کی میں یہاں تمہارے پاس سئے کرسکتاہوں۔عاقب نے اسکی بات بیچ میں کاٹ کرنہایت ہی سادگی سے سب بتایاتھاجیسے کوئی بات ہی ناہو۔شفق کا توصدمہ سے منہ ہی کھل گیاتھا۔

منہ بندکرو مکھی تو نہیں لیکن ہوا کے کھانے کی نلی میں جانے کی وجہ سے اچھو کا لگ سکتا ہے۔اور جلدی سے اکر سو جاؤ۔عاقب بیڈ پر بیٹھ کر تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے اسے بھی آنے کی دعوت دی۔

اآپ کو شرم نہیں آئی دادو سے ایسی بات کرتے ہوئے۔

میں نے کونسا دادو کو ہنی مون سویٹ بک کرا کر دینے کے لیئے کہہ دیا تھا جو مجھے شرم آتی۔عاقب نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے پلٹ کے اسے دیکھا پھر دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے مزید گویا ہوا۔

اب آؤ بھی دیکھو وقت بہت ہو رہا ہے جبکہ ڈاکٹر نے تمہیں کم از کم آٹھ گھنٹے کی نیند لے نے کی تکید کی ہے۔عاقب دونو طرف سے بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے کے بعد اسے دیکھا جو سرخ چہرا لیئے اسے گھور رہی تھی۔عاقب نفی میں سر ہلاتا واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

دیکھو اس وقت اس کیس کو لیکر تم کتنا ڈیپریسڈ ہو یہ سبھی بہت اچھے سے جانتے ہیں۔جب گھر میں اتنا ٹینشن کا ماحول بن گیا ہے۔ہر سننے جاننے والا اتنا پریشان اور ڈیپریسڈ ہے۔پھر تم تو اس سب کو آنکھوں سے دیکھا تمہاری ذہنی حالت کیا ہوگی۔کیا ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔اس لیئے کسی بات کا ٹینشن لیئے بغیر سکون سے سو جاؤ دادو نے خود مجھے یہاں بھیجا ہے صرف تمہارا خیال رکھنے کے لیئے۔چلو اب اچھے بچوں کی طرح اکر لیٹو۔عاقب نے وضاحت دینا ضروری سمجھا تھا۔اب سب کلئیر تو ہو گیا تھا لیکن اس شرم و حیا اور جھجھک کا کیا جائے جس نے اسے اپنی جگہ پر جما دیا تھا۔

عاقب حیدرکوئی کمزورمرد نہیں ہے۔عاقب اسکی پریشانی سمجھتے ہوئے دوبارہ گویاہوا۔

بھلے ہی میں تم سے محبت کرتاہوں۔اوربے شک خدانے ہمارے درمیان ایک ایسارشتہ رکھاہے جو ہمارے بیچ کوئی حد بندی کاقائل نہیں۔لیکن عاقب حیدرنے اپنے لیے کچھ حدیں بنائی ہے جو شفق ابرازکی اجازت کے بغیروہ کبھی پارنہیں کرے گا۔اس لیئے بھروسہ رکھو۔اتنابھروسہ کے قابل تو شاءد میں ہوں ہی۔عاقب نے سنجیدگی سے اسے دیکھاجو اپنی جگہ پرکھڑی ہاتھ مڑوڑ رہی تھی۔

خیراگرتمہیں مجھ پراتنااعتباربھی نہیں تومیں چلتاہوں۔عاقب اسے اپنی جگہ سے ابھی بھی ناہلتادیکھ کر بیڈ سے اپنافون اٹھانے لگا۔

نننن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ایسی۔۔ بات ہے۔شفق فوراًبیڈکے قریب آئی۔
وہ اسکامحرم تھااس سے زیادہ وہ کس پربھروسہ کرسکتی تھی۔اورآج اگروہ اتنی پرسکون تھی تو وہ عاقب کے ساتھ کی وجہ سے تھی۔وہ اسکاسائباں تھا۔

گڈتم ایک بارسوجاؤمیں پھرصوفے پرچلاجاؤنگا۔عاقب اسکے بیڈپراتے ہی اپنے گودمیں کشن رکھ کرسررکھنے کااشارہ کرتے ہوئے بولا۔جس پروہ کچھ جھجھک کے ساتھ سررکھ گئی تھی۔ساتھ آنکھیں بھی بندکرلیاتھا۔نجانے کیاتھایہ شخص جب بھی پاس ہوتاڈھیروں سکون دے جاتاتھا۔

اب ساری باتوں خیالوں کو سائیڈ پررکھ کرصرف میری تمہارے سر میں چل رہی انگلیوں کی حرکت پردھیان دو۔عاقب اسکے ہلکے نم بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔جس پر شفق نے فوراً عمل کیاتھا۔اسکی انگلیوں کی حرکت اعصاب پر ایک سکون سابرپاکررہی تھی۔ جیسے ساری پریشانی سارے تھکن ان انگلیوں کی پوروں میں جذب ہورہاہو۔پھرکچھ ہی دیرمیں وہ نیند کی وادیوں میں اترچکی تھی۔عاقب اسکی گہری نیندکایقین کرتاآہستہ سے اسکاسرپیلوپررکھ کراسکے نم بالوں پراپنے لب رکھتا صوفے پرچلاگیا۔

آج کیس کی فرسٹ ہیرنگ تھی جو آدھے گھنٹے سے زیادہ نہیں چل سکی تھی۔کیونکہ صارم کٹہرے میں کسی مجسمہ کی طرح کھڑاتھانااس نے کسی کی طرف دیکھاتھانا ہی کوئی بات کی تھی بس خاموشی سے کھڑاتھابناحس و حرکت۔جس پرپولیس کاکہناتھاکہ صارم کادو دن سے یہی حال ہے اس نے دودن سے کچھ کھایاپیابھی نہیں۔جیسے اسکے وکیل نے جوازبناکرکورٹ کی کاروائی رکوادی تھی۔اور وہ لوگ خالی لوٹ گئے تھے۔

ابھی سب ڈنرکرکے بیٹھے تھے۔جب عاقب کے ماماکادھیان شفق کے سونے کان اورانگوٹھی سے خالی بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی پرگئی تھی۔جووہ کئی دنوں سے نوٹ کررہی تھیں۔

شفی بیٹاآپ سے کچھ پوچھوں غلط نا سمجھئے گا۔عاقب مامااسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں۔حال میں اچانک مکمل خاموشی چھاگئی تھی۔شفق نے ایک نظر دوسرے صوفے پربیٹھے عاقب کو دیکھا۔آج کل وہ اسکی ہرمرض کی دوابن گیاتھا۔ہرمسئلہ کا حل۔عاقب نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

جی آنٹی پوچھیں۔

بیٹامیں نے بہت دنوں سے نوٹ کیاہے کی آپ نے اپنےنکاح کی نشانیاں اتاردی ہے۔کیوں نہیں پہن رہی ہیں آپ ۔کہیں وہ آپ کواولڈفشن تو نہیں لگ رہے۔اگرایساہے توآپ عاقب کے ساتھ جاکرکچھ اورلےآئیں۔لیکن اس طرح سہاگن کے سونے کان اچھے نہیں لگتے۔شفق کو کہیں برانالگ جائےاس لیئےانھوں نے پوری وضاحت دے ڈالی تھی۔

نہیں آنٹی ایسی بات نہیں ہے۔وہ تو میرے پاس ہے ہی نہیں۔شفق گڑبڑاکربولی۔

کیامطلب آپ کے پاس نہیں ہے؟آنٹی نے الجھ کے پوچھا۔جس پر ثاقب عاقب الینہ اورشفق نے ایک دوسرے کو دیکھاتھا۔

کیاہوابیٹا؟انھوں نے چاروں کو الجھادیکھ کرپھر سے پوچھا۔

آنٹی مطلب وہ میرے پاس نہیں بلکہ انکے پاس ہے۔شفق عاقب طرف اشارہ کرتے ہوئے سارا ملبہ عاقب پرڈالادیا۔اب سب کی نظروں کا مرکزعاقب تھا۔جوہونق شکل لیئے کوئی ٹھوس جوازڈھونڈرہاتھا۔

عاقب شفق کی جویلری تمہارے پاس کیاکررہی ہے۔اب انکا رخ عاقب کی طرف تھا۔جو شفق کو کھاجانے والی نظروں سے گھوررہاتھا۔پھردماغ میں کچھ کلک ہوتے ہی چہرے پر شریرمسکراہٹ نے جگہ لی وہ اٹھ کرشفق کے صوفے کے سائیڈ پربیٹھتاگویاہوا۔

ماما میری کوئی غلطی نہیں ہے جانے سے پہلے یہ خود میرے آفس آئیں تھی اورمیرے ہاتھوں میں دونو چیزیں رکھ کرکہاکی۔عاقب نے اسکی طرف دیکھاجس کے چہرے کی ہوائیاں اڑرہی تھی۔

کہاکی میں بہت ہی کوئی پھوہڑقسم کی لڑکی ہوں۔آپ پلزپلز پلزز۔یہ دونو چیزیں اپنے پاس محفوظ رکھیں ورنہ میں کہیں گم کردونگی۔آنٹی لوگوں نے اتنے پیار سے دیاہے اور پھرمیں اپنے نکاح کی پہلی نشانی کو کھونے کارسک نہیں لے سکتی۔اور بہت کچھ کہاتھاوہ سب پرسنل ہے شیرنہیں کرسکتا۔عاقب اداکاری میں شفق کو بھی پیچھے چھوڑتا ہوابولا۔الینہ اورثاقب تواسکی اداکاری پرداد دئے بغیرنہیں رہ سکے تھے۔اورشفق اسکی اس قدرصفائی سے بولے گئے جھوٹ پرپیچ وتاب کھاکررہ گئی تھی۔

دیکھیں اب کیسے گھور رہی ہے آپ کے بیٹے کو ایسی ہی بیویاں ہوتی ہے ماماجو اپنے شوہرکی شکایت اسی کے ماں سے لگاکراسکے کان کھینچواتی ہے۔وہ تو اللہ کالاکھ لاکھ شکرہے کی مجھےان کے قول لفظ با لفظ یاد

ہے ورنہ مجھ معصوم کی تو اتنے بھائی بہنوں کے سامنے بے عزتی ہوجانی تھی۔عاقب معصوم چہرہ بناکربولالیکن آخرمیں شرارت سے شفق کو آنکھ مارنا نہیں بھولا تھا۔

بچی ہے ہوجاتا ہے۔اس لیئے تم بچی کو طعنہ نادو ذمیداری پڑے گی تو خود ہی سمجھ جائے گی۔اب جاکرٹاپس اورانگوٹھی لیکرآؤ۔عاقب کی ماماشفق کی گھوریوں کو اسکی خفگی کے زمرے میں لیتی ہوئی عاقب کو جھاڑ پلائی۔وہ سب کے سامنے منہ ٹیڑھاکرتاجبکہ دل ہی دل میں خوش ہوتااپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

یہ لئیں ماما۔عاقب لال رنگ کی پیکٹ اپنی ماما کی طرف بڑھائی۔

مجھے کیادیر ہے ہو شفق کو دوبلکہ پہنادو۔انہوں نے ایک اورمشورہ دیا۔جہاں شفق کی ہوائیاں اڑی تھی وہیں عاقب کی بانچھیں کھل گئی تھی۔

جیساآپ کہیں۔وہ فوراًشفق کی طرف بڑھا۔

ننن۔۔۔نہیں۔۔آنٹی میں یہ نہیں پہن سکتی۔شفق کاچہرا۔سرخ ہواتھاشرم سے یااس دن کی تذلیل سے اسکااندازہ لگانامشکل تھا۔

کیوں بیٹا؟

وہ۔۔وہ۔۔آنٹی آج کل ویسے بھی میرے کورٹ کچہریوں کے دوڑے لگ رہے ہیں۔کہیں گم ناہوجائے۔اب شفق انہیں کیا بتاتی کی وہ خود ان چیزوں کو اتارکر ناپہننے کاعہد کربیٹھی ہے۔

کوئی بات نہیں بیٹاجاناہوگاتو گھربیٹھے بھی گم ہوجائے گاآپ پریشان ناہوں۔عاقب تم کمرے میں جاکرپہنادو۔اور سب اب جاکے سونےکی تیاری کریں رات بہت ہو چکی ہے۔آنٹی کےاسرارپرشفق کو مجبوراًاٹھناہی پڑاتھا۔پھروہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے عاقب بھی ساتھ ہی داخل ہواتھا۔

کیاتم ہمارے رشتہ ایک کوموقع نہیں دے سکتی؟عاقب نے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھالیکن وہ خاموش رہی۔

صرف ایک موقع دومیں تمہیں اس دن کی ایک ایک چیز کلیئر کردونگااگرپھر بھی یقین ناآئےتومیں تمہیں اس دن کی سی سی ٹی وی فوٹیج تک دکھاسکتاہوں۔عاقب اسکی خاموشی پربے چین ہوتااسکے سامنے اکربولا۔

ضرورت نہیں ہے۔اگرآپ اس دن غلط ہوتےتو شائدآج سومیہ کا نہیں شفق کاکیس چل رہاہوتا۔شفق نے بہت گہراجواب دیاتھا۔جو عاقب کو اندرتک سرشارکرگیاتھا۔

تو میں کیا سمجھوں؟

آپ بس اتنا سمجھیں کے یہ ٹاپس اور رنگ میرے ہاتھوں میں رکھ کھلے دروازہ سے نکل کر اپنے کمرے کی رہ لئیں۔میں آج اکیلے سو سکتی ہوں۔شفق اسکے خوشی سے تمتماتے چہرے کو نظرانداز کرتی دروازہ کی طرف اشارہ کیا

کمرے سے تو میں نہیں جاؤنگا۔ہاں یہ سب تم خود پہن لو۔ عاقب بھی دنیاں کاآخری ڈھیٹ تھا۔

شفق نفی میں سرہلاتی واشروم میں چلی گئی۔جب بحث بے کار تھی تو کرنے کا کیا فائدہ۔پھراسکے نکلتے ہی عاقب کل کی طرح کچھ ہی دیر میں اسے سلا کر صوفے پر چلا گیا تھا۔

یہ عدالت کے باہر کا منظر ہے جہاں چاروں طرف لوگوں کا ہجوم تھا۔عاقب شفق اوروکیل صاحب ایک سائیڈ پر پریشانی سے کھڑے تھے۔

دو سنوائیاں ہو چکی ہے لیکن صارم کی خاموشی اور جمود نہیں ٹوٹا ہے اگر آج بھی ایسا کچھ ہوا تو اب اس کیس کو لمبی تاریخ دے دی جائے گی یا پھر صارم کو ذہنی مریض قرار دیتے ہوئے علاج کی مہلت دی جائے گی۔اوردونوں ہی صورتوں میں کیس کی فائل پر دھول جمنے کر چانسیس ہیں۔کیونکہ اسکے بعد ہماری بے حس عوام بھی سب بھلا کر خاموش ہوجائے گی۔اورہمارے ساتھ دینے والے دوسرے لوگ بھی۔وکیل صاحب ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے پریشانی سے انہیں سب بتا رہے تھے۔

توآپ کامران سے کیوں نہیں کہتے کی کچھ سٹینڈ لے اسکا منہ کھلوائے۔عاقب کی بات پروکیل صاحب نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔جبکہ شفق بلکل خاموش تھی۔

ہمنہ کامران۔کامران کیاکرسکتاہے حیدرصاحب جتنااس کے بس میں ہے وہ کررہاہے لیکن اسکے اپر بھی بہت سے لوگ ہیں۔کئی سیاسی لوگ تو کئی اسی کے ڈیپارٹمنٹ کااعلیٰ عہدیدارجو پبلکلی نہیں لیکن سیکریٹلی شہباز خان کی مددکررہے ہیں اورکامران کوکچھ ناکرنے کے لیئے پریشرائیزبھی۔یہ وہی لوگ ہیں جو عوام کےآگے سومیہ کے ہمدردبنتے ہیں اورصارم کوسخت سے سخت سزاسنانےکی کورٹ سے اپیل کرتے ہیں۔اوراندرہی اندر صارم کے باپ کےپیسوں پرعیش کرتے ہیں اسکےآگے کتّےکی طرح دم ہلاتے ہیں۔وکیل صاحب نے نفرت سے کہاتھا۔

وکیل صاحب آج ایسانہیں ہوگاآج صارم منہ بھی کھولے گا اوراپناجرم بھی قبول کرے گا۔آپ بس دیکھتے جائیں۔شفق اتنی دیرمیں پہلی بار بولی تھی۔لیکن اندازاورآواز میں بلا کی سنجیدگی اوریقین تھا۔

یہ آپ اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہ سکتی ہیں؟وکیل صاحب نے اسکاپرعزم چہرادیکھ کرپوچھا۔البتہ عاقب کی خاموش نظریں اسکےچہرے پرکچھ ڈھونڈھ رہی تھی۔

آپ کو یاد ہے جب میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کی صارم کا اصل ٹارگیٹ میں تھی تو آپ کا رد عمل کیا تھا اس بات پر۔شفق نے عاقب سے پوچھا۔

دنیاں کا کوئی بھی مرد اپنے آنکھوں کے سامنے اپنے جسم کو دوٹکروں میں بٹنا برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنی عزت پر ایک میلی نگاہ برداشت نہیں کرسکتا۔اور اتنا تو میں صارم شہباز کو جانتی ہی ہوں۔چلیں ہمیں کورٹ روم میں پہونچنے کے لیئے لیٹ ہورہی ہے۔شفق انہیں گول مول سا جواب دے کرخود کورٹ روم میں داخل ہوگئی تھی۔وہ دونوں بھی الجھے الجھے اسکے پیچھے ہی اندرداخل ہوئے تھے۔جو بھی تھا ایک بات تو کلئیر تھی آج صارم ہر حال میں اپنا منہ کھولنے والا تھا۔

مس ابرازآپ نے کہا کی آپ اس حادثہ کی چشمدید گواہ ہیں کیا میں درست ہوں؟

جی!شفق نے صرف ایک لفظی جواب دیا یہ وہ سوال تھا جو صارم کا وکیل اس آج تیسری بار پوچھ رہا تھا۔

پائنٹ ٹو بی نوٹیڈ مائی لوڈ۔وکیل صاحب جج صاحب سے مخاطب ہوئے۔پھر شفق کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔

اگر آپ وہاں موجود تھی سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا تو پھر اپنے سومیہ کو بچایا کیوں نہیں۔یاپھر میرے کلائینٹ جس پر آپ نے ریپ کاالزام لگایا ہے اس کو رنگے ہاتھوں پولیس

کے ہوالے کیوں نہیں کیا؟یہ وہ سوال ہے جو آپ کانفرینس میں بھی گول کرگئیں تھیں۔وکیل کی بات شفق نے کٹہرے کے پائے پراپنے ہاتھوں کی گرفت مظبوط کی تھی۔ایسے سوالوں سے ہی تو وہ ڈرتی تھی۔

مائی لوڈوکیل صاھب میرے کلائینٹ کو ڈرانے کی کوشش کررہے ہیں۔شفق کے وکیل صاھب کھڑے ہوئے تھے۔

میں نے صرف سوال کیاہےوکیل صاھب۔ڈرایاتوآپ لوگوں نے ہے میرے کلائینٹ کو جس کی وجہ سے وہ پندرہ دن سے ڈیپریشن میں ہےآپ لوگ کہتے ہیں کی آپ کے پاس وڈیوریکارڈ ہے اگر ہے تو کہاں ہے۔آپ لوگوں نے پورے عوام میں یہ بات پھیلادی ہےکی صارم شہبازریپسٹ ہے لیکن ان کے سوالوں کے جواب دینے سے انکارکردیاکیوں؟ چلیں مان لیاصارم شہبازغلط ہےاور ان پرلگے الزام سہی۔صارم کا وکیل نے اب اپناپینترابدلہ۔اب وہ شفق کی طرف متوجہ ہوا۔

شفق ابراز نےتین سال بعداس کیس کی فائل دوبارہ کھلوائی بہت اچھاکیا۔لیکن سوال یہ پیداہوتاہے کی جب اپ کو سومیہ کو انصاف ہی دلاناتھا۔میرے کلائینٹ کو سزاہی دلانی تھی تو اب کیوں؟یہ نیک کام اپ تین سال پہلے بھی انجام دے سکتی تھیں۔شفق نے نظراٹھاکےاس مکار وکیل کو دیکھا۔جس کی زبان نہیں پیسہ بول رہاتھا۔لیکن شفق بھی شفق تھی۔

اچھاسوال ہے۔شفق وکیل کےآنکھوں میں آنکھیں ڈال کربولی جس پروکیل مکاری سے مسکرایاتھا اس کے مطابق وہ شفق کوالجھاچکاتھا۔

چلیں وکیل کچھ وقت کے لیئےآپ فرض کریں کےآپ آپ نہیں شفق ابراز ہیں۔ایک ایسی لڑکی جس نے اپنی زندگی میں صرف مردکا ایک ہی روپ دیکھاہے عزت محبت دینے والا۔پھراچانک وہ مردکے دوسرے روپ سے روبرو ہوتی ہے درندگی والے روپ سے وہ بھی ایسی جگہ جہاں وہ اپنی مددکے لیئےکسی کو فون کرکے بلاتک نہیں سکتی اور سونے پر سہاگا اسے یہ بات پتاچلےکی وہاں پراس درندہ کااصل شکاروہ تھی ناکہ وہ دوسری لڑکی ۔توکیاآپ میں تب اتنی ہمت ہوتی کےاس لڑکی کی جاکرمدد کرتے یا پھر دنیاں کےآگےاکرایک لڑکی ہوکردوسری لڑکی لٹی عزت کی کہانی سناتےیاسٹینڈ لیتے۔وکیل صاحب جو شفق کو گھمانے چلے اسکےاس قدر کونفیڈنٹ سےکیئےگئےسوال پرخود چکرا کے رہ گئے تھے۔

آپ۔۔آپ اصل سوال کو پھرگول کررہیں ہیں۔وکیل صاحب گڑبڑاکےبولے یہ لڑکی ان کے سوچ سے زیادہ شاترتھی۔

جی نہیں میں آپ کے سوال کو گھمانہیں رہی بلکہ آپ کے لیئےآسانی پیداکررہی ہوں۔وکیل صاحب خاموش ہوئے تھے۔

وکیل صاحب پیسے سے اس دنیاں میں ہرچیز خریدی جاسکتی ہے ماسوائے ایک عورت کی لٹی ہوئی عزت کے۔آپ بھی کسی ماں کے بیٹے ہیں کسی بہن کے بھائی کسی بیوی کے شوہرتو کسی بیٹی کے باپ۔تو بس کچھ پل کے لیئے سومیہ کی جگہ اپنے بہن بیٹی کو رکھ کے دیکھیں اورپھرسوچیں کی کیاتب بھی آپ اس سوال کو اہمیت دیتے کی تین سال بعدکیوں پہلے کیوں نہیں۔۔شفق نے طزیہ نظروں سے وکیل کودیکھاجن کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

اینڈ صارم شہباز آپ۔اب وہ اپنے عین مقابل کے کٹہرے میں کھڑے صارم کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے مخاطب کیاتھا۔

آپ اپنی خاموشی اوراس جمود سے کیاکرناچاہتے ہیں اس کیس کو ڈراپ کرنا۔باقی دوسرے ریپ کیسیس کی طرح ردی کے پیپرمیں تبدیل کرناتو۔شوق سے کریں جہاں اتنے معصوموں کو انصاف نہیں ملاہے وہاں ایک سومیہ بھی سہی۔شفق نے اسے دیکھاجس کے جسم میں تھوری حرکت ہوئی تھی۔مطلب اسکاپلان کام کررہاتھا۔

لیکن اس خداکے انصاف کو یادرکھئے گا۔اوراسکاانصاف یہی ہے وہ بندے کواس وقت تک اپنے پاس نہیں بلاتاجب تک اسے اسکے کیئے کی سزادنیاں میں ہی نادے لے۔پتاہے اس رب کے نظام میں ہرگناہ کی سزااسی طرح دیاجاتابس وہ کرداربدل دیتاہے۔۔آج آپ نے کسی کے گھر کی عزت کوکسی کی بیٹی کی عزت کو پامال کیاہے کل کوئی آپ کی عزت کوآپ کی بیٹی کی عزت کو پامال کرے گا۔مقافاتِ عمل

خدا کا سب سے خوبصورت نظام ہے۔آج سومیہ ہے کل سومیہ کی جگہ آپ کی بیٹی ہوگی۔شفق کاآخری جملہ تیرکی طرح جاکرصارم کے دل پرپیوست ہواتھا۔جس سے وہ بلبلااٹھا۔

نہیں!صارم کی چیخ اچانک خاموش کورٹ روم کی فضاءمیں گونج اٹھی تھی۔شفق نے فاتحانہ نظروں سے صارم کے وکیل کو پھرعاقب اوراپنے وکیل صاحب کو دیکھاتھا۔جہاں سب اسے ہی فاتحانہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔جو کام کوئی نہیں کرپایاتھاوہ شفق نے چند منٹ میں سرانجام دے دیاتھا۔پھر صارم نے اپنی بات کاآغاز کیاتھا۔

میں صارم شہبازخان سونے کاچمچہ منہ میں لیکرپیدا ہوا تھا۔کوئی ایسی چیزنہیں ہے۔جو مجھے نامل ہو دولت شہرت محبت سب میرے قدموں میں تھی۔میرے منہ سے نکلنے سے پہلے میری خواہش پوری کی جاتی تھی۔میں جس چیزکی طرف نگاہ کردیتاوہ میراہوجاتاتھا۔لوگ مجھ سے دوستی کرنے کے لیئے ترستے تھے۔لیکن میں ہر کسی کو منہ نہیں لگاتالیکن۔صارم نے نظر اٹھا کے دوسرے کٹہرے میں کھڑی شفق پرنظرڈالی جس کی آنکھوں میں اسکے لیئے صرف نفرت تھی بے انتہانفرت۔صارم نے کرب سے آنکھیں بندکرکے رخ پھیر گیا۔وہ ان آنکھوں میں اپنے لیئے محبت جذبات دیکھناچاہتاتھالیکن قسمت۔

آپ اپنی بات جاری رکھیں۔وکیل صاحب نے صارم کو خاموش دیکھ کرکہا۔

پھرمیں انٹرکالج میں گیاتھاوہاں پربھی مجھے وہی امپوٹینس ملی تھی جو صارم شہبازکو ہمیشہ ملتی آئی تھی سب کی رشک اور حسدبھری نظریں۔جو مجھے بہت عزیز تھی۔لیکن ایک اورایساوجود بھی ملاتھاجس نے مجھے اپنی بے نیازی اورلاپرواہ اندازسے اپنے طرف متوجہ کیاتھا۔

میں صارم شہبازخودچل کر ان کے پاس گیاتھادوستی کا ہاتھ ملانے لیکن انہوں نے یہ کہکرمیراہاتھ جھٹک دیاکی وہ لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔میں نے بھی ہارنہیں مانی تھی دوسال تک مسلسل ٹرائ کرتارہا۔پھرہماری فیرپل والے دن میں نے پورے کالج کی موجودگی میں انکاہاتھ پکڑاکراپنی اس آفرکاجواب مانگاتھا۔اوروہ اسی ہاتھ کو گھماکرمیرے گال پرجواب دے گئی تھی۔صارم دائیں گال پرہاتھ رکھتاخوبصورتی سے مسکرایاتھا۔جبکہ عاقب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔

میرے دوستوں نے کہاکی مجھے اپنے گال پر پڑے تھپڑاور اس تذلیل کاشفق ابرازسے بدلہ لیناچاہیے۔تب میرے منہ سے غیرارادی توڑپرنکلاتھامحبت میں کیسابدلہ۔میں اور میرے دوست ان الفاظ پرحیران تھے۔لیکن پھربعد میں میں نے خود سے اعتراف کیاہاں میں شفق ابرازسے محبت کرتاہوں۔

تمہاری ہمت کیسے بکواس کرنے کی۔عاقب طیش کے عالم میں اپنی جگہ سے کھڑاہواتھا۔آنکھوں سرخ انگار ہورہی تھی۔ثاقب اور باقی لوگوں نے مشکل سے اسے قابوکیاتھا۔

آپ عدالت کی کاروائی میں دخل اندازی کررہے ہیں۔پلز آپ اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔جج صاحب کی آواز پر عاقب ضبط کرتادوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

پھر میں اپنے ماما کے پاس گیا تھا مجھے جو چیز پسند آجاتی وہ میری ہوجایا کرتی تھی۔پھر یہ تو میری محبت کا معملا تھا کیسے چپ رہتا۔لیکن ماما کو بتانے پر انہوں نے اسے میرا بچپنا اور اٹریکشن کا نام دیا۔پھر میرے زیادہ فورس کرنے پر یہ کہکر انکار کردیا کی وہ عام لڑکی کو اپنی بہو نہیں بنا سکتی۔انہیں ایک بہو نہیں ٹپیکل ہائی سوسائٹ کی عورتوں کی طرح ایک شوپیس چاہیے تھی ایک ماڈل جسکا وہ اپنے سرکل میں شواوف کرسکے۔صارم نے نفرت سے اپنی ماں کے طرف دیکھا تھا جو اپنی نم چہرے کے ساتھ نظریں جھکا گئی تھی۔

لیکن میں بھی انہی کا بیٹا تھا کیسے پیچھے ہٹ جاتا۔میں تین سال تک انہیں اپنی محبت کا یقین دلاتا رہا تھا۔اور جب ہمارے فائنل ائیر ریزلٹ آوٹ ہوااور میری سٹیٹس کو نشیں ماما نے جگہ جگہ شفق ابراز کی بینر پر لگے فوٹوز دیکھے تب انہیں لگا کی ہاں اب وہ اپنی بہو کا شواوف کر سکتی ہیں تب وہ میرا رشتہ لیکر ان کے گھر گئی تھی۔جہاں سے انکار کے ساتھ یہ جواز بھی آیا کی مس شفق کا رشتہ وہ پہلے طئے کرچکے ہیں۔

یہ خبر سن کر میرا خون کھول اٹھا تھا میری محبت کسی کی کیسے ہوسکتی تھی۔شائد میں کوئی غلط قدم نا بھی اٹھاتا اپنے اندر کے اس ابال پر قابو بھی پالیتا لیکن تبھی مجھے پتا لگا کی ان لوگوں نے جھوٹ کہا ہے وہ لوگ میری محبت کو پہلے ہی کسی اور کے نام کرچکے ہیں۔تو آپ لوگ بتایں کیسے میں برداشت کرتا ہاں

کیسے کرتامیں برداشت۔صارم جنونی انداز میں چلایاکے بولا۔شفق ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ڈر و خوف کی وجہ کانپتے ہوئےآنسوں بھری نظروں سے وہ عاقب کو دیکھ رہی تھی۔

عاقب نے وکیل صاحب کو کچھ اشارہ کیاپھراجازت ملتے ہی وہ کٹہرے میں شفق کے گردبازو حائل کرتا کھڑا ہوگیا تھا۔صارم نے نفرت سے یہ نظارہ دیکھاپھراپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔

میں نے سوچاتھاکوئی عام آدمی ہوگاڈرادھکاکرمیں مس شفق کو اس سے چھین لونگالیکن میرامنصوبہ اس وقت دھراکا دھرارہ گیاجب مجھےپتاچلاکی ان کانکاح عاقب حیدرسے ہوا ہے دی بزنس ٹائیکون عاقب حیدر۔اس نے نفرت سےچباچباکرعاقب کانام لیا۔

یہ جاننے کے بعد میں نے اپنادوسراپلان بنایامس شفق کو کیڈنیپ کرنے کا۔اور میراخداگواہ ہے میں کسی کی بھی قسم اٹھاسکتاہوں میراانہیں کوئی نقصان پہونچاناتو بہت دوڑ کی بات ہے ان پرمیلی نظرڈالنے تک کاکوئی ارادہ نہیں تھامیں تو صرف انہیں دو دن تک اپنے پاس رکھ کرباہریہ خبرپھیلاناچاہتاتھاکی حیدرانڈسٹریس کی بڑی بہو عاقب حیدرکی بیوی دو دن سے گھرسے غائب ہے اوراسکےبعد کیا ہوتاعزت کے نام پران کی طلاق ہوجاتی اوربدنامی کے ڈر سے وہ میری نام لکھ دی جاتی۔صارم کی بات پرجہاں کورٹ روم میں چیمگوئیاں شروع ہوئی تھی وہیں عاقب کی گرفت شفق کے بازوں پراورمظبوط ہوئی تھی۔

پھرآپ نے سومیہ کے ساتھ وہ سب کیوں کیا؟وکیل صاحب نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔

سومیہ۔سومیہ میرے پلان میں کہیں تھی ہی نہیں لیکن اس نے میرے پورے پلان پرپانی پھیردیاتھا۔میرے ہاتھوں میں آئی میری محبت بس اسکی ایک غلطی کی وجہ دورہوگئی تھی وہ بھی ہمیشہ ہمشہ کے لیئے۔کیسے برداشت کرتامیں۔میں پاگل ہوگیاتھا۔غصہ اوربدلہ کی آگ اس حدتک سرچڑھ گیاتھاکی سہی اورغلط فرق ہی بھول گیا۔اور جب ہونش آیاتو سب ختم ہوچکاتھا۔صارم اضطرابی انداز میں بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولا۔

توکیاسومیہ کو آپ نے نہیں ماراتھا؟

سومیہ کو میں نے ہی مروایاتھا۔صارم نے نظریں جھکاکرکہاجج صاحب میں ہرسزاکے لیئےتیارہوں۔کیونکہ مجھے جینے کا کوئی حق نہیں۔میں نہیں چاہتامیرے کیئےکی سزاایک بار پھرکوئی عورت بھگتے۔اپنی محبت کھویاہے یہی غم جان لیواہےاب اپنی عزت پرآنچ آتادیکھنے کے لیئے میں زندہ نہیں رہناچاہتا۔صارم کے دل پرشفق کی بات نقش ہوگئی تھی۔صارم کی اسٹیٹ منیٹ ریکارڈ کی گئی تھی۔البتہ عاقب کے دوست کےپاپاکی مددسے وہ وڈیوجج صاحب نےاکیلے ہی دیکھاتھا۔پھرکچھ ہی دیر میں صارم کو12سال کی قیدبامشقت کی سزاسنائی گئی تھی۔اور سومیہ کےگھروالوں کو چارکروڑکامعاوضہ بھی دینےکی ہدایت دی گئی تھی۔ ساتھ ہی پولیس کو اسپیشل ہدایت دی گئی تھی کے وہ ان دو لوگوں کو جلد از جلد عدالت میں پیش کرے جنھوں نے صارم کےکہنے پرسومیہ کاکیڈنیپ اورمڈرکیاتھا۔

دوپہر کے تین بج رہے تھے۔شفق لوگ بڑی مشکل سے پولیس سیکیورٹی میں گھرآئے تھے میڈیاء کے نمائیندے اورلوگوں کاہوجوم انہیں ملنے ہی نہیں دے رہاتھا۔کیس کے فیصلہ کے بعدہی شفق کی طبیعت بگڑگئ تھی۔اس لیئے عاقب نے واپسی کیلیئے پولیس کی مددلی تھی۔کچھ وقت پہلے سومیہ کے گھروالے وکیل صاحب کے ہم راہ حیدر مینشن آئے تھے۔جہاں شفق پرایک اورانکشاف ہواتھاکی وکیل صاحب اصل میں سومیہ کے کزن اورمنگیترتھے۔پھرشفق نے رو رو کرسومیہ کے گھروالوں اپنے ناکردہ گناہ کی مافی مانگی تھی۔جس پروہ اسکاشکریہ اداکرتےڈھیروں دعا دے کررخصت ہو گئےتھے۔

اب شفق دادو کے روم میں انکے بیڈ انکے گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔دادو دھیرے دھیرے نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلارہیں تھیں۔

کیاہوابچے سب تو اللہ کے کرم سے ٹھیک ہوگیاہے اب آپ اتنی پریشان اورخاموش کیوں ہیں۔دادوکافی دیرتک اسکی خاموشی نوٹ کررہی تھی۔آخرکارپوچھ ہی لیا۔

ہاں دادو سب ٹھیک ہوگیاہے لیکن مجھے ایسامحسوس ہورہاہے جیسے میرےاندرکچھ خالی ہوگیا۔شفق اٹھ کے بیٹھتے ہوئے بولی۔

ہوتاہے بچے جب انسان اپنامقصدپالےناتب اسے ایسی عجیب عجیب فیلنگس آتی ہیں جیسے وہ کوئی نام نہیں دے پاتاہے۔آپ پریشان ناہوں۔ویسے میں نے سوچاہےکی آج آپ کے ماما بابالوگوں سے ڈنرپرہی رخصتی کی

تاریخ لے لوں جس سے اپکا اور گھر کا ماحول تبدیل ہوگا۔دادو تو سکون اپنا منصوبہ بتا رہی تھیں۔لیکن شفق کا سکون غارت کر گئیں تھیں۔

ننن۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔دادو۔۔ایسا نا کریے گا پلز۔شفق انکا ہاتھ پکڑ کے التجائیہ انداز میں بولیں۔

لیکن کیوں بیٹا؟

دادو بس ابھی نہیں۔شفق نے اپنی بات پر زور دیا۔

دیکھو بیٹا اسلام میں بچوں کے بالغ ہوتے ہی نکاح کر دینے کا حکم ہے۔اور نکاح کے فوراً بعد رخصتی کر دینی چاہیئے۔لیکن تب آپ کی تعلیم کو لیکر ایسا نہیں ہوپایا۔لیکن اب آپ کے انکار کا یقیناً آپ کے پاس کوئی ٹھوس وجہ نہیں ہوگی۔

دادو اس وقت اس سب کے لیئے میں تیار نہیں ہوں۔شفق نے جواز پیش کیا۔

بیٹا یہ تو کوئی وجہ ہی نہیں ہوئی۔آپ کا رشتہ کل تو نہیں بنا ہے تین ساڑھے تین سال ہو چکے ہیں۔اب تک تو آپ کو اس سب کے لیئے مکمل تیار ہو جانا چاہیئے تھا۔خیر نہیں ہے تو کوئی بات نہیں ایک بار شادی کی

تاریخ طئے ہوجائے سب خود ہی ٹھیک ہوجائے گا۔آپ پریشان ناہوں۔دادو اسکا سر سہلاتی ہوئی بولی تو مجبوراًشفق کو خاموش ہونا پڑا۔

کل تھے آباد پہلو میں میرے
اب ہے غیروں کے محفل میں ڈیرے
میری محفل میں کر کے اندھیرے
اپنی محفل سجائے ہوئے ہیں۔

السلام علیکم۔بیوٹیفل لیڈیزکس چیز کی محفل لگی ہے۔عاقب شعر پڑھتے ہوئے اندر داخل ہواتھا۔پھر دادو کو سلام کرتادادو کے دوسری جانب بیٹھ گیا۔ایک نظر اس پر بھی ڈالی جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

دادو ویسے لوگوں کو اتناظالم نہیں ہوناچاہئے نا کی کسی کو اپناعادی بنادے پھر خود اجنبی بن جائے۔عاقب نے اسکی بے نیازی دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔جو کورٹ سے واپسی کے بعدا سے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

دادو لوگوں کو بھی اپنے قول سے نہیں پھرناچاہئے نا۔شفق نے عاقب کی کیس تک سب بھول جانے والی بات یاد دلائی۔

دادو کوئی انسان غلطی کرے وہ شرمندہ بھی بلکہ بہت پچھتا بھی رہا ہو۔جبکہ اسنے وہ سب جان بوجھ کرنا کیا ہو بلکہ شدید غصہ کی صورت میں کہیں نا کہیں اسے کھونے کے ڈر سے وہ سب کرگیا ہو۔اسکے بعد وہ خود بہت اذیت سے گزرا ہو۔اوراب وہ دل کی گہرائیوں سے اس سے مافی مانگ رہا ہو۔اپنی غلطی کا ازلہ کرنے کے لیئے ایک موقع چاہ رہا ہو۔تو کیا اس انسان کو اسے معاف کرکے ایک موقع نہیں دینا چاہیئے۔عاقب نے شفق کو دیکھتے ہوئے اپنا مدع بیاں کیا۔

بلکل کرنا چاہیئے بچے۔بے شک اللہ نے معاف کرنے والے کا مقام بلند رکھا ہے۔لیکن انسان کو غصہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔غصہ اسلام میں حرام قرار دیا گیا۔کیونکہ غصہ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے اورشیطان مردود کی سب سے بڑی طاقت۔اس کے علاوہ غصہ اورغلط فہمی رشتوں کی سب سے بڑی دشمن ہے۔اس لیئے انسان کو اپنے نفس پر قابو رکھنا چاہیئے۔دادو نے رسان سے پوری بات سمجھائی۔پھر اپنی جگہ سرکھڑی ہوگئیں۔

آپ دونوں کے درمیان جو غلط فہمی ہے پروبلم ہے اسے اپنے کمرے جاکر سلجھالیں۔کیونکہ میں آپ دونوں کو ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں اورآج میں رخصتی کی تاریخ بھی فائنل کرنے والی ہوں۔شفی بیٹا جاؤ عاقب کے ساتھ۔دادو نے شفق کو پریشان نظروں سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے پاکر اپنی بات پر زور دیتی ہوئی بولیں۔ناچار شفق کو اٹھنا ہی پڑا وہاں سے وہ لوگ سیدھا شفق کے کمرے آگئے تھے۔

آپ کو کیا ضرورت تھی دادو کے سامنے اپنا مسئلہ کشمیر رکھنے کی۔شفق عاقب پر چڑھ دوری۔

بہت ضرورت تھی۔جب تم نے اس دن کہاکی تم مجھے معاف کرچکی ہوپھرآج تمہارے اس رخصتی سے انکار کو میں کیا سمجھتا۔عاقب نے صوفے پربیٹھاتے ہوئے کہا۔

اآآپ کو کیسے پتا؟

میں دروازہ کے باہر سے سب سن چکاتھا۔

ہاا۔کتنی غلط بات ہے چھپ کرلوگوں کی باتیں سننا۔شفق نے اسے شرمندہ کرناچاہا۔

اس سے بھی غلط بات ہے کسی کو معاف کردیاکہکردل میں میل رکھنا۔اور اس سے کئ زیادہ غلط بات ہے رخصتی سے انکار کرکے اپنے معصوم شوہر کے جذبات کا خون کرنا۔عاقب بھی دوبدوبولا۔ساتھ اسکے سرخ ہوتے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتاگویاہوا۔

بہت تڑپاہوں یارتمہاری جدائی میں۔ایک ایک پل اذیت کے ساتھ تمہارے انتظار میں مشکل سے کاٹاہے۔یہ کچھ دن جو تمہاری قربت میں گزرے ہیں۔اس نے بے قراریوں میں اور اضافہ کردیاہے۔اب توتمہاری محبت کے ساتھ تمہارا بھی عادی ہوگیاہوں۔اب ایک پل تم سے دور رہنامشکل ہے پلز۔اب دوری کی بات ناکرو۔عاقب ایک جذب سے بولتے ہوئے شفق کے کانوں میں رس گھول رہاتھا۔کتناپیار کتنی

بے قراری تھی اسے کے الفاظ میں۔شفق نے جو سوچ رکھاتھاکچھ دن اسے پریشان کرے گی ساری سوچ اس دل کی بغاوت پردھرا کا دھرا رہگیاتھا۔

ہمم۔رومانس ٹائم اپ۔شفی آنٹی لوگ آچکے ہیں اورتمہیں یاد فرمارہے ہیں۔الینہ گلاکھنگارتے ہوئے مسکراکربولی تھی۔دونو کو ساتھ دیکھ کراسے کتنی خوشی ہوئی تھی یہ بیاں کرنا مشکل تھا۔جبکہ اسکے اس طرح کی آمد پر دونو جھٹ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

آجاؤ شفی۔ورنہ میں باہرسب کو بتاتی ہوں کی۔

ننن۔۔۔نہیں تم ۔۔۔چلو میں۔۔میں منہ دھوکرآتی ہوں۔شفق فوراًالینہ کو بھگاتی خود باتھروم میں غائب ہوئی۔عاقب اسکے بوکھلاہٹ دیکھتے ہوئےکمرے سے نکل گیا۔

پھرڈنر کے بعد سبھی لوگ حال میں رخصتی کی تاریخ فائنل کرنے بیٹھ گئے تھے۔الینہ اورباقی لڑکیوں نے زبردستی شفق کو بھی وہاں بیٹھارکھاتھا۔عاقب کابس نہیں چل رہا تھاکی وہ کل کی ڈیٹ فائنل کروالے۔لیکن دلہابننے کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔جن میں پہلا یہی ہوتاکی بندہ اپنی شادی کے مشوروں میں زیادہ خاموش ہی پایاجاتاہے۔

وفاآپی آپ۔ زوفشہ تقریباًچیخ تے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ سب بھی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوچکے تھے اور حیرانی سے تین سال بعدوفاکو دیکھ رہے تھے۔ جوشفق کے جانے کے بعدپھر کبھی حیدرمینشن نہیں آئی تھی۔ بلکلہ شفق کے جانے کے دو مہینے بعد ہی اسکے خاندان میں ہی اسکی شادی ہوگئی تھی۔اور وہ دبئی چلی گئی تھی۔

وفا سب کو نظرانداز کرتی شفق کے پاس آئی۔

شفق پلزمجھے معاف کردو۔وفا شفق کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتی ہوئی التجاء کرنے کے انداز میں بولی۔

میں آپ سے بات نہیں کرناچاہتی مس وفا۔ شفق اپناہاتھ نکال کراپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔آج وفا کو دیکھ کرکیاکیایاد ناآیاتھا۔

پلززشفق مجھے معاف کردو۔ میں تین سال سے سہی سے سو نہیں پائی ہوں۔ میرارشتہ بھی میری غیرتوجہی کی وجہ سے ٹوٹ نے کی کگھار پراگیاہے پلز مجھے معاف کردو۔ پلززز شفق پلز۔ وفادوبارہ شفق کے راستہ میں اگئی تھی۔ رونے کی وجہ سے وہ مشکل سے بول پارہی تھی۔ سب حیرانی سے وفاکو دیکھ رہے تھے یہ وہ وفاتو نہیں تھی۔

کیاکیامعاف کروں۔کس کس غلطی کے لیئے معاف کروں مس وفا۔کس غلطی کے لیئے معاف کروں میں آپ کو۔شفق بھی اب چلاّکربولی تھی۔

آپ نے صرف ایک شفق کوعاقب حیدرکی زندگی سے نکالنے کے لیئے چار چارزندگیاں داؤ پرلگادی۔دو گھروں کی عزت کو سڑک کی زینت بنانے چلی تھی۔کیاآپ کے خیال میں یہ غلطی ہے نہیں بلکلہ یہ گناہ ہے۔شفق اسکے رونے کی پرواہ کیئے بغیرآج اسے اسکے کیئے گناہ یاد کرارہی تھی۔

صارم کو کس نے بتایاکی میرانکاح ہوچکاہے۔آپ نے۔صارم کو کس نے بتایاکی میرانکاح عاقب حیدرکے ساتھ ہواہے آپ نے۔صارم کو یہ آئیڈیاکس نے دیاکی مجھے کیڈنیپ کرکے میری کیڈنیپنگ کی خبرپھیلاکروہ مجھے حاصل کرسکتاہے آپ نے۔کیاآپ کے خیال میں یہ سارے گناہ مافی کے قابل ہے؟سب سکتہ میں آچکے تھے۔بس ایک شفق ہرکت میں تھی۔

مس وفاصارم تو صرف ایک موہراتھااصل مجرم تو آپ ہیں۔سومیہ کی بربادی کی وجہ آپ ہیں۔صارم کی گناہ کی وجہ آپ ہیں۔میرےان تین سالوں کی اذیت کی وجہ آپ ہیں۔اس پورے قصہ کی وجہ ہی آپ ہیں کیسے معاف کردوں میں آپ کو ہاں۔بتایں کیسے معاف کروں میں آپ کو۔شفق اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال نوچتے ہوئے چلاّ کر بولی تھی۔عاقب فوراً اسکے پاس پہونچ کراسے اپنے حصار میں لیاتھا۔جیسے وہ ایک منٹ میں توڑ چکی تھی۔

آپ کو ہمارے نکاح کا پتا چلا آپ نے بس اسی بات پر میری اور میرے گھر والوں کی عزت داؤپر لگادی ایک لڑکی ہوکر ایک بار اپکا دل نہیں کانپا یہ سب کرتے ہوئے۔ارے یہ سب کرنے سے پہلے یہ تو جان لیتی کی ہمارا نکاح ہوا کن حالات میں تھا۔ہم اس رشتہ میں رہنا بھی چاہتے تھے کی نہیں۔انہوں نے تو نکاح کے دو گھنٹے بعد ہی سب کلئیر کردیا تھا۔ہم دونوں نے ہی اس رشتہ کو مجبوری میں قائم ضرور کیا تھا لیکن قبول نہیں کرپائے تھے۔شفق اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے بولی تھی۔لیکن وہ کیا بول گئی تھی اسے اس کا اندازہ نہیں تھا۔اسکا انداز توعاقب کو ہورہا تھا۔شفق اور اپنے فمیلی کے چہروں کو دیکھ کر۔

میں آپ کو معاف نہیں کرسکتی مس وفا۔آپ نہیں جانتی میں نے ان تین سالوں میں کتنی اذیتیں سہی ہے۔شفق نفی میں گردن ہلاتی پیچھے کی جانب قدم اٹھارہی۔شفق کی ایسی حالت دیکھ کرسب کا دل کٹ رہ گیا تھا۔

میں اپنے سارے جرم سارے گناہ قبول کرتی ہوں۔شفق لیکن پلز مجھے تم معاف کردو۔عاقب صرف میری ضد تھے جبکہ فائق میرے شوہر میری محبت ہیں۔پھر بھی میں ان کے ساتھ اپنا رشتہ نہیں نبھاپارہی ہوں۔ان تین سالوں میں میری مکمل خاموشی اور بے چینی کو دیکھتے ہوئے فائق بھی مجھے یہ کہ کر یہاں چھوڑ گئے ہیں کی اگر میں اپنے آپ کو نارمل کرلوں تو انکے پاس واپس ہوں۔ورنہ واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔شفق میں فائق کے ساتھ جینا چاہتی ہوں ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔میں اپنا رشتہ اپنا گھر برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔شفق پلز میرا گھر اجڑنے سے بچالو صرف تمہاری معافی ہی میرے گھر کو بچاسکتی ہے

شفق پلزززز۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے معاف کردو۔وفانے سچ میں شفق کے آگے ہاتھ جوڑدئے تھے۔سب نے حیرت اوردکھ سے مغروروفاکو دیکھاجس کاانصاف خود اللہ نے کیاتھا۔

آپ جانتی ہیں مس وفاان تین سالوں میں کوئی رات ایسی نہیں تھی جب میں نے محظ ڈھائی گھنٹے کی نیند کے لیئے نیند کی گولی ناکھائی ہو۔کسی رات کا ایسا تیسرا پہر نہیں گزراجب سومیہ کی دل دہلاد ینے والی چیخوں نے اسکی درد بھری سسکیوں نے مجھے جھنجھوڑ کرنا اٹھایاہو۔پتاہے میں ڈیپریشن کی مریض ہوگئی تھی۔اتنی ہیوی گولیاں مجھ سے ہینڈل نہیں ہوتے تھے۔جس کی وجہ محظ چھ مہینے پہلے میں سومیہ کی طرح کسی کے ہوس کے شکارہونے والی تھی۔اللہ جانے کس کی دعانے اس دن میری حفاظت کے لیئے مسٹرصمدکو بھیج دیاتھا۔ورنہ شاءد میری لاش دیکھناتک کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔شفق آنسوں کے دھاروں میں اپنی اب بیتی سنارہی تھی۔اور اسکے ان انکشفات پروہاں موجودلوگ پتھر کے بنتے جارہے تھے۔

شفق تمہیں تمہارے انہیں محبت کرنے والے رشتوں کی قسم ہے ۔ مجھ سے میری محبت میرارشتہ ناچھینوں۔پلزز مجھے معافی دیدو۔وفانے گڑگڑاکرشفق کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھاتھا۔

میرااتنابڑاظرف نہیں ہے۔ مس وفالیکن آپ نے جن رشتوں کی قسم دی ہے وہ مجھے بہت عزیزہے۔بہت تڑپی ہوں میں تین سال تک ان رشتوں کے لیئے اس لیئے جائیں میں نے آپ کو معاف کیا۔لیکن خدارادوبارہ کبھی میرے سامنے میرے زخموں کو کریدنے ناآئے گاپلزز۔شفق آخرہارکرگھٹنوں کے بل زمین

پر بیٹھ کر زاروقطار رونے لگی تھی۔ جبکہ وفا اس پر ایک تشکر بھری نظر ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی۔ عاقب زمین پر بیٹھی شفق کی طرف بڑھا تھا۔

شفی! اسے آواز دے کر اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کی کسی نے اسکا ہاتھ درمیان میں ہی جھٹک دیا تھا۔ عاقب نے تڑپ کے سر اٹھایا تھا جہاں شفق کے چھوٹے بھیا لہورنگ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

میں نے آپ کو پہلے ہی باور کرایا تھا مسٹر عاقب حیدر میں اپنی گڑیا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسوں بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ لیکن آپ نے تو اسے غم اور اذیت کی کھائی میں ہی دھکا دے دیا۔ چھوٹے بھیا سرد انداز میں بولتے ہوئے شفق کو اپنے بازوں کے حصار میں لے کر کھڑا کیا تھا۔

بابا کیا ابھی بھی آپ اپنی بات پر قائم ہیں کی یہ انسان یہ رشتہ میری گڑیا کے لیئے بہتر انتخاب ہے؟ چھوٹے بھیا نے تنفر بھری نظروں ابراز صاحب کو دیکھا۔ جو خود دکھ بھری نم آنکھوں سے اپنی پھول جیسی بچی کی اجڑی حالت دیکھ رہے تھے۔

دیکھیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ ثاقب بات کو بگڑتا دیکھ کر بیچ میں بولنا چاہا لیکن چھوٹے بھیا نے درمیان میں ہی ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

مسٹرثاقب حیدرہمیں آپ کی دولت شہرت یا یہ شاہی ڈیل ڈول والے بزنس ٹائیکون بھائی سے کوئی لینادینانہیں تھا۔ہمیں اپنی گڑیاکے لیئے ایک ایساانسان چاہیئے تھاجواسکاہم سے بھی زیادہ خیال رکھ سکے۔لیکن افسوس وہ انسان اپکا بھائی نہیں ہے۔چھوٹے بھیانے ایک نظر بے بسی سے شفق کو تک رہے عاقب پرڈالی تھی۔

عاقب کرب سے آنکھیں بندکرگیاتھا۔ہمیشہ اسکے ساتھ یہی ہوتاتھا۔جب اسے لگتاکی وہ اپنی منزل کے قریب ہے تبھی اس سے اسکاسب چھن جایاکرتاتھا۔آج پھراسکی قسمت نے دغادے دیاتھا۔اسکی اصل ہمت گھروالوں کی خاموشی نے توڑدیاتھا۔

چلو بیٹایہاں سے۔شکریہ آپ سب کا۔ابراز صاحب نے کہا۔وہ سب بیرونی دروازہ کی طرف بڑھنے ہی والے تھےکی دادو کی آوازپررک کرانہیں دیکھا۔

ابرازبیٹاشائدہم کچھ کام کی بات کررہے تھے۔

اب بات کرنے کے لیئے بچاہی کیاہے اماں جی۔شفق کے بابا نے دادو کو دیکھا۔

دیکھو بیٹابچوں کے درمیان جو غلط فہمی تھی وہ۔وہ لوگ آپس میں دورکرچکے ہیں۔آپ کو نہیں یقین تو شفق سے پوچھ لیں۔دادو نے چھوٹے بھیاکے ساتھ لگی شفق کی طرف اشارہ کیا۔

کیاہوگادادو جی۔ لیکن میں اپنی گڑیاکو دوبارہ اس سب سے گزرنے کے لئےیہاں نہیں بھیج سکتا۔ چھوٹے بھیاکی بات پرعاقب نے دہل کے انہیں دیکھاتھا۔

ایسانہیں کہتے بچے۔ دادو نے چھوٹے بھیاسے کہاپھرشفق کے پاس آئے۔

شفی بیٹاکیاآپ کو ابھی بھی عاقب سے شکایت ہے۔ سوچ سمجھ جواب دیجئے گا۔ کیونکہ یہاں آپ کاجواب بہت اہمیت رکھتاہے۔ دادو کی بات پر شفق نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھاکرعاقب پرڈالی تھی جو بے قرار نظروں سے اسے ہی دیکھارہاتھا۔ اور بس وہیں فیصلہ ہوگیاتھا۔

بھائی---بھائی---بھائی---کدھر---کدھر---عاقب جو ابھی اپنے دوستوں سے جان چھوڑاکراپنی شیروانی ٹھیک کرتابے قراری سے اپنے کمرے کی طرف بھررہاتھا۔ اچانک کزن پلٹن کے نازل ہونےپچونک کرپیچھے ہواتھا۔ پھرگھور کر پوری پلٹن کو دیکھاجس میں آج ثاقب بھی شامل تھا۔

یہ سوال میراہوناچاہئے کے تم لوگ میرے کمرے کے باہرکیاکر رہے ہو؟ عاقب نے تیکھے چتونوں سے سب کو گھوراتھا۔

پہریداری۔ سب کامشترکہ جواب آیاتھا۔

تھینکیومیرے آنے تک میری بیوی کا خیال رکھنے کے لیئے اب ہٹو۔عاقب ان کا شکریہ ادا کرتا جیسے ہی آگے بڑھا چاروں لڑکیاں سامنے ائیں تھیں۔

کیا؟عاقب نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

ٹیکس کمرے میں جانے کا۔جواب پھر سے مشترکہ آیا تھا۔

میرا کمرا میرا بیڈ اس پر بیٹھی بیوی بھی میری میں پھر اپنے ہی کمرے میں جانے کا کونسا ٹیکس دوں۔عاقب لڑاکا عورتوں کی طرح سوال کیا۔

نادیں۔ثاقب آپ شعیب کو اور راحب بھائی آپ پری کو آج رات سمبھال لیں پلز ہم شفق کے ساتھ سوینگے۔الینہ عاقب کو اگنور کرتی ان دونوں کو مخاطب کیا جنہوں نے فرمابر داری کا ثبوت دیتے ہوئے جی کہا تھا۔

یہ لو میرا کریڈیٹ کارڈ اور بخشو میری جان۔عاقب انہیں دروازہ کھولتا دیکھ کر ہار مانتے ہوئے اپنا کارڈ الینہ کے ہاتھ پر رکھا۔وہ لوگ جوش سے شکریہ کرتی وہاں سے غائب ہوگئی تھی۔اب عاقب کا رخ چاروں لڑکوں کی طرف تھا۔

بکو تم لوگ بھی۔عاقب سینے پرہاتھ باندھے بے زارگی سے بولا۔بے چارہ آج پندرہ دن کے مشکل انتظار کے بعد شفق کو ملنے والاتھااور یہ لوگ رورے اٹکارہے تھے۔

آپ کو پاپاسے کہکرمارکیٹ میں نئ آئی ہوئی سپورٹ بائیک مجھے دلوانی ہے۔راعب نے پورے دانت کی نمائیش کرتے ہوئےاپنامطالبہ رکھا۔

آپ کو بس باباکواس بات پرراضی کرناہے کی وہ مجھےاپنے دوستوں کے ساتھ دو مہینے کے لیئے لنڈن ٹور پرجانےکی اجازت دے دیں ۔راغب نے اپنااٹکاہوا معملہ نکلواناضروری سمجھا۔

آپ بس دو مہینے کے لیئے میری آفس سے جان چھڑوادیں میں نے الفشہ اورپری کے ساتھ کہیں گھومنے جاناہے۔

ایسالگ رہاہے تم لوگوں نے اپنے سارے الجھی ڈوری میری رخصتی والے دن ہی سلجھانے کے لیئے رکھے تھے۔اب دفع ہوجاؤ یہاں سے سب کاکام ہوجائے گا۔عاقب سب کو گھورکر راہ داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔اور پل کے پل میں وہ تینوں وہاں سے غائب ہوئے تھے۔

تو بھی بولدے بھائی تجھے کونسی گاڑی یا چھٹی کی درخواست کروانی ہے۔عاقب نے اسکی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہورہے ثاقب کو مخاطب کیا۔

میں آپ سے بہت قیمتی چیزمانگنے والاہوں بھائی۔ثاقب نے سسپین کرئیٹ کرناچاہا۔

ہاں!بس میری دو کدڑیاں مانگنا باقی رہ گیاہے تو وہ بھی مانگ لے۔عاقب کوفت سے بولاجس پر ثاقب کاقہقہ بے ساختہ تھا۔

اس سے پہلے کی میں اپنے ہاتھوں سے تیرے دانت اندر کروں مدع پرآ۔عاقب جل کے بولا۔

آپ اپنی دوسری شفق ابرازمیرے شعیب کو دے دیجئے گا۔میرامطلب ہے شفق عاقب حیدر۔ثاقب نے تصیح کرنا ضروری سمجھا۔

نہیں وہ شفق عاقب حیدرنہیں شفق ابراز ہی ہے۔کیونکہ شفق ابرازصرف ایک نام نہیں ایک مثال ہے ایک بریبنڈہے۔اس لیئے وہ شفق ابراز ہی رہے گا۔اور رہی بات دوسری شفق شعیب کو دینے کی تو اسکے لیئے ابھی میں اندرجاتاہوں۔

اوکے بیٹی والے ہیں۔ نخرے دکھانااپکا حق ہے۔اور مجھےآپ کی سوچ اچھی لگی۔اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ثاقب اس سے بغلگیر ہوتاوہاں سے چلاگیاتھا۔عاقب بھی ایک لمبی سانس لیتادھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہواتھا۔

ڈور لوک کرکے پلٹتے ہی بیڈپرسرخ جوڑے میں بیٹھے وجود نے ساری توجہ اپنے طرف کھینچ لی تھی بے چارہ روم کی سجاوٹ پربھی دھیان نہیں دے پایاتھا۔بس ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتابیڈ کے قریب پہنچاتھا۔

السلام علیکم۔گمبھیرآوازمیں سلام کرتااہستہ سے بیڈ پربیٹھ گیاجس پرشفق گھسک کرادورہونے کی کوشش کرنے ہی لگی تھی کے عاقب نے اسکاحنائی ہاتھ پکڑکر اپنے طرف کھینچاتھااور وہ جھٹکے سے اسکے باہوں کاہاربنی تھی۔گھونگھٹ خود ہی اٹھ چکاتھا۔اورعاقب مبہوت سااسکاسرخ چہرادیکھنے لگا۔عاقب کے مہویت سے دیکھنے پرشفق کسمسائی تھی۔

اھہم۔مسزاب یہ دورجانے کی کوشش اوربات دونوہی بے کار ہے۔کیونکہ اب آپ مکمل عاقب حیدرکے دسترس میں ہیں۔عاقب اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئےاسے سائیڈ پربیٹھانے لگا۔

اااا۔۔۔۔میرا جھمکا۔شفق نے عاقب کے بٹن سے الجھے اپنے جھمکے کی طرف اشارہ کیا۔

جھمکوں کی گزارش ہے یہ

پاس آجائیں

عاقب شفق کا جھمکا نکالتے ہوئے گنگنایا جس پر شفق نے سمٹ کر تھوڑا فاصلہ پیدا کیا۔ عاقب نے سائیڈ ٹیبل سے جھک کر ایک پیکٹ نکالا۔ پھر شفق کی طرف متوجہ ہوا۔

یہ تمہاری منہ دکھائی۔ عاقب نے ایک لمبا سا بلیو باکس شفق کی طرف بڑھایا۔ جیسے وہ ہولے سے تھام گئی تھی۔

کھول کر بھی دیکھو یار پورے دن خوار ہونے کے بعد کچھ آپ کے شایانِ شان پسند آیا ہے۔ عاقب اسے بوکس سائیڈ پر رکھتا دیکھ بولا۔ شفق نے اسکی بات پر مسکرا کر بوکس کھولا تھا جسے کھولنے کے بعد اسے ڈھیروں حیرت آن گھیرا تھا۔

یہ! شفق نے حیرانی سے عاقب کو دیکھا کیونکہ باکس کے اندر جو لاکیٹ تھا اسکا پینڈینٹ بلکل اسکے نکاح کے ٹاپس جیسا تھا۔

ہاں! کیونکہ مجھے پتا تھا شادی کے بعد تم وہی ٹاپس پہنوگی اس لیئے میں نے لاکیٹ بھی اسی کے حساب سے لیا تاکہ یہ ہمیشہ تمہارے سینے پر چمکتا تمہارے دل کی دھڑکنوں سے میرا نام سنتا رہے۔ عاقب نے باکس سے لاکیٹ نکال کر اسکے گلے کی زینت بنائی۔

اینڈیہ تمہارااے ٹی یم کارڈ۔جس میں میں نے ہر مہینے کے حساب تیس ہزارڈالے ہیں۔اب کاؤنٹ کرلوکتنے ہوئے ہونگے۔عاقب دوسرے چھوٹے سے باکس سے کارڈ نکال کراسکے حنائی ہتھیلی پررکھا۔جیسے مسکراتے ہوئے شفق تھام گئی تھی۔

اوربہت بہت شکریہ اس دن اپنے جلاد بھائی کے سامنے میرا ساتھ دینے کے لیئے۔

اپنے میرے بھائی کو جلاد کہا؟شفق فوراًاپناہاتھ چھوڑاکر فارم آئی تھی۔

نہیں یارمیری مجال جو میں سالے صاحب کے شان میں گستاخی کروں۔ویسے جب سے میں ہی بولے جارہاہوں اب تم بولو۔لیکن وہی بولناجو میں سنناچاہتاہوں۔عاقب اسکے گود میں سررکھتے ہوئے بولا۔

آپ کیاسنناچاہتے ہیں لوری۔لیکن مجھے تو لوری نہیں آتی۔شفق انجان ہوئی۔

شفی۔عاقب نے تنمھبہ کیا۔

جب میں آپ کے گھرتیسری بارآئی تھی تب آپ نے میرے اپر جیم گرایاتھا۔شفق مسکرائی اس دن کو یاد کرکے مسکرائی تھی۔عاقب بھی اسکی بات پرمسکرایا۔

تبھی مجھے عالی نے آپ کے بارے میں سب بتایاتھا۔جب میں محظ سترہ سال کی تھی تب میں نے پہلی بار اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں میں آپ کانام سناتھا۔

واٹ!خوشی اورحیرانی کے ملی جھلی کیفیت میں سراٹھا کراسے دیکھاجس پرشفق نے مسکراتے ہوئےاسباب میں سر ہلایا۔

لیکن میں نے کبھی آپ کو اپنی دعاؤں میں نہیں مانگاتھا۔کیونکہ میں جانتی تھی آپ مجھے نہیں مل سکتےہمارے بیچ بہت فرق تھا۔اگرمیں اپنی دعاؤں میں آپ کو مانگتی اورآپ مجھے نہیں ملتےتو مجھے خداسے شکایت ہوتی۔ لیکن اس خداکاکرم دیکھیں بن مانگے ہی اسنے آپ کو میرے تقدیرمیں لکھ دیاتھا۔اسکے بعدجو اپکامیرے ساتھ برتاؤتھاوہ میرے لیئے بہت بڑاامتحان تھاایک طرف جذبات اورایک طرف اپنی ذات کامان۔ لیکن میں نے اپنے ذات کے مان کو چنا محبت اپنی جگہ خوداری سے کوئی سمجھوتانہیں کرسکتی تھی میں۔پھر وہ دن بھی آیاجب میں نےاپنی محبت پرلعنت بھیجی تھی۔اور اپ نے وہ دن بھی لایاجب مجھےاپنی محبت پرفخر محسوس ہوا۔شفق نے جھک کرعاقب کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔ جیسے عاقب نےآنکھیں بند کرکےپوری شدد سے محسوس کیاتھا۔پھراسکے جھکے سرکو دونو ہاتھوں میں تھامتے ہوئےگویاہوا۔

سوری جان عاقب۔پھراسکے سرکابوسہ لیتااٹھ کربیٹھ گیا۔

لیکن میں تمہارا محرم تھا بتایا کیوں نہیں۔ارے بتاناتو دور کی بات احساس تک ہونے نہیں دیا۔عاقب نے شکوہ کیا۔

محبت کااظہار مرد کے منہ سے ہی اچھا لگتا ہے۔اور رہی بات آپ کو احساس ناہونے دینے کی تو۔اگر میں آپ کو احساس ہونے دیتی تو آج آپ کو شفق ابراز سے محبت نہیں ہوتی۔شفق مسلسل مسکرا رہی تھی۔اور عاقب اس ساحرہ کے سحر میں ہمشہ کی طرح قید ہو رہا تھا۔

ﷲﷲ لڑکی اپنی باتوں میں الجھا کر آدھی رات گزار دی۔گھڑی پر نظر پرتے عاقب بولا۔جس پر شفق کی ہوائیاں اڑی۔

میں۔۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں۔شفق کو یہی ایک راستہ نظر آیا۔

ضرورت نہیں ہے چھوٹی آفت صاحبہ۔عاقب نے فوراً اسے اپنے حصار میں لیا۔

اا۔۔۔اپنے۔۔پھر مجھے اس نام سے بلایا میں نہیں کرتی آپ سے بات۔شفق اسکا حصار توڑتے ہوئے بولی۔لیکن عاقب نے اپنا حصار اور تنگ کیا۔

نہیں کہتا جان عاقب۔ لیکن اس قید سے نکلنے کی کوشش بے کار ہے۔ عاقب نے اسکی ساری مزاہمت کو نظرانداز کرتا اس پر جھکا تھا۔

پتا ہے ثاقب نے مجھ سے ہماری بیٹی کا رشتہ مانگا ہے۔ عاقب نے سرگوشی کی تھی۔

کیا! شفق کی دھیمی آواز آئی۔

ہاں! نا مجھے پہلے بیٹی چاہیے جس کا نام ہم سومیہ رکھیں گے۔ عاقب دوبارہ سرگوشی کرتا سائیڈ لیمپ آف کر چکا تھا۔ اب کمرے میں انکی محبت کی روشنی تھی۔ اور جذبات کی سرگوشی ہو رہی تھی۔

ختم شدہ۔

Novelistan